﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد25 | جمعۃ المبارک 11 مئی 2018ء | 24 شعبان 1439 ہجری قمری ❁ 11 ہجرت 1397 ہجری شمسی | شمارہ19

ماہ رمضان کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے‘‘۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان اور شھر رمضان)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے۔
پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اُس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رُو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔
پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ۔

’’پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اُس کی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کے لئے بھاگنے کا رستہ بند ہے اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اُس نے حق کا اور نصّ ِقرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اِن دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اور اس لئے ہم تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے اور وہ چار سو کا شمار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بعد ہے تا دین کے غلبہ کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا پورا ہو جائے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے۔ اوّل وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے۔ پس کوئی شک نہیں کہ یہ آیت ایک لطیف اشارہ اُس آئندہ زمانہ کی طرف کرتی ہے جو شمار کے رُو سے شبِ بدر کی مانند ہو۔ اور وہ چار سو برس ہزار برس کے بعد ہے اور یہی استعارہ کے طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک شبِ بدر ہے اور ان سب کے باوجود ہم کو یہ بھی اعتراف ہے کہ اس آیت کے اور معنی بھی ہیں جو گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ عالموں کو معلوم ہے۔ کیونکہ اس آیت کے دو رُخ ہیں اور نصرت دو نصرتیں اور بدر دو بدر ہیں۔ ایک بدر گذشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر آئندہ زمانہ سے۔ اس وقت جبکہ مسلمانوں کو ذلّت پہنچے جیسا کہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اُس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رُو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ۔ پس اس امر میں باریک نظر سے غور کر اور غافلوں سے نہ ہو اور بے شک لَقَدۡ نَصَرَکُمۡ کا لفظ یہاں دوسری وجہ کے رو سے یَنۡصُرُکُمۡ کے معنوں میں آیا ہے۔ جیسا کہ عارفوں پر ظاہر ہے۔ الغرض خدا تعالیٰ نے اسلام کے لئے دو ذلّت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں یہود کے برخلاف کہ ان کے لئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی تھیں جیسا کہ بنی اسرائیل کی سورۃ میں اُن کے فاسقوں اور ظالموں کا قصہ پڑھتے ہو۔ پس جس وقت مسلمانوں کو پہلی ذلّت مکہ میں پہنچی خدا نے اُن سے اپنے اس قول میں وعدہ فرمایا تھا اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ آخر آیت تک [ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (الحج:40)] اور عَلٰی نَصۡرِھِمۡ کے قول سے اشارہ کیا کہ مومنوں کے ہاتھ سے کفار پر عذاب اترے گا۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بدر کے دن ظاہر ہوا اور کافر مسلمانوں کی آبدار تلوار سے قتل کیے گئے۔ پھر دوسری ذلّت سے خبر دی اپنے اس قول سے حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَ مَاۡجُوۡجُ (یعنی ان کو ایسا غلبہ اور فتح ملے گی کہ کوئی اُن کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکے گا) [یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کو کھولا جائے گا۔ (الانبیاء:97)] اور اس قول سے وَ ھُمۡ مِّنۡ کُلِّ حَدَبٍ یَّنۡسِلُوۡنَ... وَ تَرَکۡنَا بَعۡضَھُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ۔ [اور اس دن ہم ان میں سے بعض کو بعض پر چڑھائی کرنے دیں گے (الکھف:100)][**حاشیہ**۔ اس آیت کے بعد کی متصلہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے کہ یاجوج، ماجوج نصاریٰ ہی ہیں۔ کیا تو ارشادِ الٰہی نہیں پاتا۔ اَفَحَسِبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ۔ (پس کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا گمان کرتے ہیں کہ وہ میری بجائے میرے بندوں کو اپنے ولی بنا لیں گے۔ (الکھف :103)) اور اسی طرح قول الٰہی ہے قُلۡ ھَلۡ نُنَبِّئُکُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ اَعۡمَالًا اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُھُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ ھُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّھُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا۔ [کہہ دے کہ کیا ہم تمہیں ان کی خبر دیں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا کھانے والے ہیں۔ جن کی تمام تر کوششیں دنیوی زندگی کی طلب میں گم ہو گئیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ صنعت کاری میں کمال دکھا رہے ہیں۔ (الکھف :104،105)] اور اسی طرح فرمان الٰہی ہے قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ [کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں۔ (الکھف :110)] اور بلاشبہ عیسائی وہ قوم ہیں جنہوں نے مسیحؑ کو اللہ کے علاوہ معبود بنا لیا اور دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور صنعتوں کی ایجاد میں غیروں پر سبقت لے گئے اور انہوں نے کہا کہ مسیحؑ ہی کلمۃ اللہ ہے اور مخلوق ساری کی ساری اسی کلمہ سے ہے۔ پس یہ آیات ان کی تردید کرتی ہیں۔]‘‘

............(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 164 تا 168۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 جولائی 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں کچھ نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ نائلہ عارف بنت مکرم محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ کینیڈا کا ہے جو عزیزم عتیق احمد ابن مکرم رفیق احمد طاہر صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عائشہ خالد واقفۂ نو کا ہے جو تصور احمد خالد صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم سلمان احمد قمر معلم جامعہ احمدیہ یوکے کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نعمانہ قمر واقفۂ نو کا ہے جو داؤد احمد قمر صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم فخر احمد آفتاب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عروسہ شازیہ امجد کا ہے جو ڈاکٹر محمد امجد صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم طلحہ بشیر ابن مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب، واقف زندگی ڈاکٹر ہیں گانا میں، ان کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ماہا زارا احمد بنت مکرم سید امتیاز احمد صاحب کا ہے جو عزیزم عارف احمد طیب کے ساتھ، جو ڈاکٹر زاہد خان صاحب کے بیٹے ہیں۔ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح رابعہ الیاس کا ہے جو محمد الیاس صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم رضا شریف الرحمٰن واقف نو ابن مکرم شریف الرحمٰن صاحب مرحوم جرمنی کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فائزہ قمر واقفۂ نو کا ہے جو مقصود احمد قمر صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم انیس احمد ندیم ابن مکرم حنیف احمد صاحب جرمنی کے ساتھ پانچ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین صابر واقفۂ نو کا ہے جو سلیم احمد صابر صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم عبدالوکیل ابن مکرم عبدالصمد رفیق صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

حضور انور نے دریافت فرمایا: ایک رہ گیا ہے اور؟ ہوگئے ہیں سارے؟ کس کا رہ گیا ہے؟

جن کا نکاح رہ گیا تھا، ان کے عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: اچھا۔ اور پھر نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔ عزیزہ انا بشیر بنت مکرم خلیل احمد بشیر صاحب جرمنی کا نکاح عزیزم وجاہت احمد ابن مکرم سعادت احمد لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

یہ جتنے نکاح طے ہوئے ہیں ان میں سے بعض واقفات نو کے ہیں، واقفین نو کے ہیں، مربیان کے ہیں جو انشاء اللہ جلدی فارغ ہو کر میدان عمل میں آنے والے ہیں۔ پرانے احمدی خاندانوں کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے مبارک ہوں۔ اور یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں۔ ان کی آئندہ نسلیں بھی اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی ہوں۔ خلافت اور جماعت سے وفادار ہوں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ جوں جوں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے دُور جا رہے ہیں اتنی زیادہ نئے قائم ہونے والے جوڑوں پر بھی اور آئندہ نسلوں پر بھی ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنے نمونے قائم رکھیں تا کہ آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں۔ اور یہی ان آیات میں جو نکاح کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہیں سبق دیا گیا ہے، نصیحت کی گئی ہے، تلقین کی گئی ہے کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنے رشتے قائم کرو۔ اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کرو جو تمہارے لئے، تمہاری نسلوں کے لئے بہتر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تمام رشتے ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ اب دعا کرلیں۔

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 22 مارچ 2018ء بروز جمعرات کو نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف خان صاحب (سابق ڈپٹی سیکرٹری۔ اسلام آباد۔ حال گلفورڈ۔ یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف خان صاحب (سابق ڈپٹی سیکرٹری۔ اسلام آباد۔ حال گلفورڈ۔ یوکے)

19 مارچ 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بچپن سے تہجد گذار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، انتہائی نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق تھا اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبد الرؤوف یوسف صاحب مانچسٹر ویسٹ جماعت میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

مکرمہ آنسہ حبیب صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حبیب احمد باجوہ صاحب (جرمنی)

یکم جنوری 2018ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے محبت کا تعلق رکھنے والی، مالی قربانی میں پیش پیش، خوش اخلاق اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

❀...مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 26 مارچ 2018ء بروز سوموار 12 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ رضیہ اصغر باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر اصغر باجوہ صاحب مرحوم (نیو مالڈن۔ یوکے) اور مکرمہ ذکیہ بیگ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب مرحوم (یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔ مکرمہ رضیہ اصغر باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر اصغر باجوہ صاحب مرحوم (نیو مالڈن۔ یوکے)

21 مارچ 2018ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم حضرت چوہدری محمد عظیم باجوہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ 1954ء میں یوکے آئیں۔ لجنہ یوکے کی ابتدائی ممبران میں سے تھیں۔ آپ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق رکھنے والی بڑی نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے حلقہ میں لجنہ وناصرات کو ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ نیز آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قرآن کلاس کا رواں انگریزی ترجمہ کرنے کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب (رضا کار کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) کی خوشدامنہ تھیں۔

2۔ مکرمہ ذکیہ بیگ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب مرحوم (یوکے)

22 مارچ 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیخ محمد بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد شریف صاحب (لاہور)

14 مارچ 2018ء کو 96 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم شیخ محمد دین صاحب مرحوم مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (مبلغ امریکہ) اور مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب (مبلغ سلسلہ) کی ہمشیرہ تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ ضرورت مندوں کی مالی امداد بھی ہر ماہ باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔ سلسلہ کے جو بزرگ لاہور جاتے اور ان کے گھر قیام کرتے تو آپ ان کی بہت خاطر مدارات کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم شیخ نثار احمد صاحب امیر جماعت سمن آباد لاہور کی والدہ تھیں۔

2۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب (مدراس۔ انڈیا)

یکم فروری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے بڑے بھائی مکرم محی الدین صاحب کے ذریعہ سے آئی۔ جنہوں نے 1970ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، صدقہ وخیرات کرنے والے بہت مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بڑا فدائیت کا تعلق تھا۔ اپنے خاندان کے افراد میں بھی آپ نے خلافت سے محبت پیدا کی۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اس وجہ سے کئی دفعہ مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ایک مرتبہ تو تبلیغ کے دوران آپ کے سر پر چوٹ بھی آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔ مکرم احمد بشارت صاحب (ڈنمارک)

23 فروری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ آپ نے نائب امیر جماعت اور قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ڈنمارک سے جہاد کے نام سے ایک جماعتی رسالہ بھی نکالتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

4۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم فیض صاحب (لاہور)

14 فروری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی، بڑی مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری عبدالعزیز تجہ صاحب مرحوم سابق مینجر محمود آباد اسٹیٹ سندھ کی بڑی بیٹی اور مکرم خالد محمود اکرم صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

احمدیوں پر ہونے والے مظالم

(1982ء تا 2003ء)

مختصر جائزہ

(نصیر احمد قمر)

قسط نمبر3۔ آخری

احمدیہ مسجد مردان کا انہدام

اگست 1986ء کو مردان (پاکستان) میں عید کے دن جب افرادِ جماعت مرد وزن اور بچے عید پڑھ کر فارغ ہوئے ہی تھے۔ پیشتر اس کے کہ ان میں سے کوئی مسجد سے باہر جاتا بعض مسلمان کہلانے والے جنونی ملّاں حکومت کی سرپرستی میں، حکومت کے نمائندوں، ان کے افسران اور پولیس کے ساتھ دو تین سو کی تعداد میں مسجد پر حملہ آور ہوئے۔ پولیس نے اندر داخل ہو کر یہ اعلان کیا کہ وہ جماعت کے چار سرکردہ دوستوں کو گرفتار کریں گے۔ جب ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی تو تمام موجود احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں نے یہ اصرار کیا کہ ان کو تم اگر قید کرو گے تو ہم سب کو قید کر کے لے جانا پڑے گا۔ چنانچہ ان سب کو پولیس نے اپنی حراست میں لے کر ویگن بھر کر حوالات میں داخل کرنا شروع کیا اور جب مسجد خالی ہوگئی تو پھر ان تمام حملہ آوروں نے پولیس کی معیّت میں اور اس کی حفاظت میں مسجد پر ہلّہ بول دیا اور مسجد کو شہید کرنا شروع کر دیا۔ منہدم کرنے سے پہلے انہوں نے مسجد کے قالین، پنکھے اور دیگر قیمتی اشیاء کو سمیٹا اور جس کے ہاتھ میں جو چیز آئی وہ لے اڑا۔ ان حملہ آوروں کا یہ حال تھا کہ جب وہ مسجد پر ہلّہ بولتے تھے اور اسے مسمار کرتے تھے تو نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند کرتے تھے اور لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری آواز پر لبّیک کہتے ہوئے تیری عبادتگاہوں کو مسمار کر رہے ہیں۔ کونسا اللہ ہے جس کو مخاطب کر کے وہ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتے تھے! یقیناً وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تو نہیں جو غیروں کی عبادتگاہوں کی بھی حفاظت کی تعلیم دیتا ہے، وہ خدا جو عیسائیوں کے معابد کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے، وہ خدا جس نے تمام دنیا کے معابد کی حفاظت کی تعلیم دی بلکہ مسلمانوں کو ان کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ ان ظالموں نے جنہوں نے اللہ کے نام پر اور اسلام کے نام پر مسجد کو شہید کرنا شروع کیا انہوں نے مسجد احمدیہ سے جتنے قرآن کریم کے نسخے نکلے ان کو پھاڑ کر وہاں گندی نالیوں میں پھینکا، ان کو پاؤں تلے روندا اور بعض بدبختوں نے اس پر پیشاب کیا اور ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اگست و 29/اگست 1986ء)

ننکانہ صاحب، اور چک نمبر 563 گ ب

مؤرخہ 12/اپریل 1989ء کو ضلع شیخوپورہ کے علاقہ ننکانہ صاحب اور چک نمبر 563 گ ب میں 'عالمی تحریک تحفظِ ختمِ نبوت' کی زیرِ سرپرستی مخالفین کے ایک جلوس نے احمدیوں کے گھروں پر حملہ کیا۔ ان کو لوٹا، ان کو آگیں لگائیں۔ HRCP (ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان) کی رپورٹ کے مطابق اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ مؤرخہ 11/اپریل کی شام ننکانہ صاحب کی ایک مسجد سے اعلان ہونا شروع ہوئے کہ چک نمبر 563 گ ب میں احمدیوں نے قرآن شریف کو (نعوذ باللہ) جلا دیا ہے اس لئے کل ہڑتال ہوگی اور احتجاجًا جلوس نکالا جائے گا۔ جماعتِ احمدیہ کے نمائندگان نے معاملے کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے اپنے علاقہ کے ایس ایچ او، ڈی ایس پی اور اے سی کو اطلاع کرنے کی کوشش کی اور بمشکل ان تک پیغام پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ اگلے دن جب دوبارہ اے سی سے رابطہ کیا گیا تو اس نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت نے کسی بھی قسم کے بدمزگی سے بچنے کے لئے اور امن و امان کو یقینی بنانے کے لئے مناسب انتظام کر لئے ہیں۔ ڈی ایس پی نے بھی ایسی ہی یقین دہانی کروائی اور کہا کہ ضلعی ہیڈ کوارٹر شیخوپورہ سے مزید پولیس کی نفری بلوا لی گئی ہے۔ اس پر احمدیوں کو کسی قدر تسلی ہوئی۔ اس کے باوجود ستم گروں نے جلوس نکالا اور بدزبانی کرتے ہوئے انتظامیہ کی طرف سے کسی بھی قسم کی مداخلت کے بغیر دندناتے ہوئے انتہائی منظّم طور پر کئی گھنٹوں تک احمدیوں کے گھروں پر حملہ آور رہے۔ ان کو لوٹا، انہیں منہدم کرنے کی کوشش کی اور بقیہ ماندہ سامان کو آگ لگا دی۔ یہ بات توجہ طلب ہے کہ ننکانہ صاحب میں احمدیوں کے گھر شہر کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ حملہ آوروں کے مختلف گروپس نے بیک وقت مختلف علاقوں میں واقع احمدی گھروں پر حملے کئے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب کچھ باقاعدہ پلاننگ سے ہو رہا تھا۔ ان لوگوں نے گھروں کو آگ لگانے کے لئے سیاہ رنگ کا کیمیکل بھی استعمال کیا۔ ننکانہ صاحب میں جلاؤ گھیراؤ کے بعد یہ جلوس کچھ ہی فاصلے پر موجود گاؤں چک نمبر 563 گ ب کی طرف روانہ ہوا جہاں پر احمدیہ مسجد اور کچھ گھروں کو نقصان پہنچایا گیا۔ ان بدنصیبوں نے احمدیوں کے گھروں اور مسجد میں موجود کئی قرآن کریم اور تفاسیر قرآن کے نسخوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ اور کسی بھی قسم کے الزام سے بچنے کے لئے ان جلے ہوئے نسخوں کو کنویں میں ڈال دیا۔

مجموعی طور پر ان واقعات میں 28/احمدی گھروں کو نقصان پہنچایا گیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس موقعہ پر احمدیوں کو کسی بھی قسم کا جانی نقصان نہ اٹھانا پڑا۔

اس واقعہ میں انتظامیہ مکمل طور پر بلوائیوں کی سرپرستی کرتی رہی۔ اطلاعات کے مطابق ڈی ایس پی اسلم لودھی پولیس کی سرکردگی میں خود عوام کو ساتھ لے کر آگیں لگوا رہے تھے۔ دوسری طرف اے سی صاحب بھی اسی شغل میں مصروف تھے اور بعض دفعہ وہ خود سامان نکال کر پکڑاتے تھے کہ یہ چیز رہ گئی ہے اس کو بھی ڈھیری میں ڈالو اور آگ لگاؤ۔ جہاں تک ننکانہ صاحب کی جماعت کا تعلق ہے انہوں نے اپنے عظیم کردار سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا سر بلند کیا۔ اور کوئی بھاگ کر کہیں نہیں گیا۔ اپنے جلے ہوئے مکانوں میں اپنے بچوں کو لے کر وہیں بیٹھ رہے اور کلیجۂ دشمن کی اس کوشش کو ردّ کر دیا کہ وہ جماعت کی بزدلی دیکھیں۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اپریل 1989ء)

قرآن کریم میں سورۃ البروج میں بعض خدا کے پاک بندوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب انہوں نے رَبُّنَا اللہ کا دعویٰ بلند کیا تو بعض ظالموں نے ان کو گڑھوں میں اتارا یا ان کے اموال اور سامانوں کو اکٹھا کیا اور آگیں لگائیں اور تماشے دیکھے اور وہ اس بات کے گواہ تھے اور دیکھ رہے تھے اور مزے اڑا رہے تھے۔ ننکانہ صاحب میں بھی ایسا ہی واقعہ گزرا۔ پولیس اور حکومت کے افسران اپنے سامنے احمدی گھروں کو جلوا رہے تھے اور پھر تماشے دیکھ رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اپریل 1989ء میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"...قرآن کریم نے جو نقشے پرانی قوموں کے کھینچے ہیں اور پرانے متقیوں کے کھینچے ہیں ہم بھی وہ خوش نصیب ہیں جن پر وہ نقشے اطلاق پا رہے ہیں اور ننکانہ صاحب کی جماعت وہ خوش نصیب جماعت ہے جو اس صدی کی پہلی جماعت ہے۔ چک نمبر 563 اور 565 کو بھی شامل کر لیں جو آئندہ صدی کے لئے جماعت کے عزم کا نشان بن گئے ہیں۔ کوئی دنیا کی آگ ان کو مغلوب نہیں کر سکتی۔"

(ماخوذ از خطبات طاہر جلد 8۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اپریل 1989ء)

چک سکندر

اس افسوسناک واقعہ کے چند ماہ بعد گجرات میں اسی کہانی کو دہرایا گیا۔ چک سکندر ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں کا ایک گاؤں ہے۔ پانچ سو گھرانوں پر مشتمل اس گاؤں میں قریبا سوا سَو گھر احمدیوں کے ہیں۔ مسلک اور عقیدہ کے اختلاف کے باوجود گزشتہ ایک سَو سال سے یہاں کے باشندوں کے باہمی تعلقات انتہائی خوشگوار تھے، حتیٰ کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کی مسجد بھی مشترک تھی، لیکن جب ضیاء دور میں آمریت نے ملک میں صوبائی، لسانی اور فرقہ وارانہ عصبیتوں کو ہوا دی اور بطور خاص احمدیوں کی کردارکشی کے لئے سرکاری سطح پر ایک منظم مہم چلائی تو مولویوں کے ایک مخصوص گروہ نے شہ پا کر ملک کی پُرامن فضا کو مکدّر کر دیا۔ اس گاؤں میں پہلے مشترکہ عبادت گاہ سے احمدیوں کو بے دخل کیا گیا۔ جب احمدیوں نے اپنی زمین پر عبادت گاہ کی تعمیر شروع کی تو عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر کے اس کی تعمیر رکوا دی گئی۔

1989ء میں جماعتِ احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے بعد سے وہاں حالات کی کشیدگی میں اضافہ ہوا اور احمدیوں کو شدید تنگ کیا جا رہا تھا۔ احمدیوں کے مکانوں پر حملے کئے گئے، دروازے توڑے اور جلائے گے۔ ایک گھر کی چھت اکھیڑی گئی۔ ایذا رسانی اور مخالفت کی اس کیفیت کو احمدی نہایت صبر سے برداشت کرتے رہے۔ ضلعی انتظامیہ اور پولیس کو بار بار بتایا گیا کہ گاؤں کا امن برباد ہو چکا ہے۔ احمدیوں کا مالی نقصان بھی ہو چکا ہے اور ان کی جانیں بھی خطرے میں ہیں، لیکن پولیس نے ایک آدھ بار گاؤں کا چکر لگا کر واپس جانے کے سوا کوئی اقدام نہیں کیا۔

آخر 16/جولائی 1989ء کو ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت مذہب کے چند علمبرداروں نے قتل و غارت گری کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیوں پر وہ انسانیت سوز مظالم ڈھائے جن کے بیان سے قلم لرزتا ہے۔ سب سے پہلے گاؤں کے راستوں کی ناکہ بندی کی گئی اور پھر منظّم طریق پر احمدی گھروں کو آگ لگانی شروع کر دی گئی۔ مال و اسباب لوٹا گیا اور مخالفین نے اپنے گھروں کی چھتوں سے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ اسی اثناء میں پولیس پہنچ گئی۔ پولیس نے احمدیوں کو اپنا دفاع کرنے سے روک دیا۔ ان کو اپنے لائسنس یافتہ ہتھیار جمع کرانے کو کہا گیا۔ ایک احمدی نذیر احمد ساقی کو، جو اپنے مکان کی چھت پر تھے، پولیس نے نیچے بلایا۔ جب وہ نیچے آئے تو پولیس کی موجودگی میں ایک مخالف نے ان پر فائر کر کے ان کو شہید کر دیا۔ اس دوران مخالفین احمدی گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ اس سانحہ میں ایک سو سے زائد احمدی گھر جلائے گئے۔ اور کوشش کی گئی کہ احمدیوں کو ان کے گھروں کے اندر زندہ جلا دیا جائے۔ آگ سے بچ کر اور انگاروں پر سے گذرتے ہوئے جو احمدی باہر آ رہے تھے ان پر فائر کھول دیا گیا۔ چنانچہ محمد رفیق ولد خان محمد صاحب اور ایک بچی عزیزہ نبیلہ بنت مشتاق احمد صاحب اس ظالمانہ کارروائی میں جاں بحق ہو گئے۔ بہت سی خواتین، بچے اور ماسٹر عبدالرزاق ولد مولوی عبدالمالک جیسے معمّر بزرگ شدید زخمی ہوئے۔ شقاوتِ قلبی کی انتہا یہ تھی کہ احمدیوں کے اَسّی (80) کے قریب مویشی بھی ہلاک کر کے جلتی آگ میں جھونک دیے گئے۔

قابل ذکر امر یہ ہے کہ ایس پی، ڈی آئی جی اور ڈی سی، پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ اس خونی ڈرامہ کے شروع ہی میں گاؤں پہنچ گئے تھے اور یہ ساری قتل و غارت گری، لوٹ مار اور بھیانک مظالم ان کی موجودگی میں جاری رہے۔ اور پھر ظالموں کو تو کچھ نہ کہا گیا الٹا مظلوم احمدیوں کے سترہ افراد کو ایک غیر احمدی شخص احمد علی کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ یہ شخص احمدیوں کے گھروں پر کیے جانے والے حملوں کے دوران حملہ آوروں کی ہی گولی کا نشانہ بن گیا تھا۔ باقی احمدیوں کو ہراساں کر کے گاؤں سے نکال دیا گیا۔ جب احمدیوں نے اپنے مقتولین کو اپنی ملکیتی زمین میں واقع قبرستان میں دفن کرنا چاہا تو اس کی بھی اجازت نہیں دی گئی، بلکہ پولیس زبردستی ان لاشوں کو ربوہ چھوڑ گئی۔

احمدیوں پر اس قیامت صغریٰ کو بپا کرنے کے بعد کافی عرصہ تک گاؤں کے گرد پولیس کا محاصرہ رہا۔ کسی احمدی کو اندر جانے کی اجازت نہ تھی۔ جو احمدی گاؤں میں محصور رہے ان کے بارے میں کوئی اطلاع باہر نہیں جانے دی جاتی تھی۔ انتظامیہ سے ہر سطح پر درخواست کی گئی کہ احمدیوں کو دوبارہ ان کے گھروں میں جانے کی اجازت دی جائے یا کم از کم اتنی اجازت دی جائے کہ کوئی ذمہ دار احمدی پولیس کے ساتھ جا کر محصور احمدیوں کی خبر لے، لیکن کافی عرصہ تک ہر سطح پر ٹال مٹول سے کام لیا گیا۔ دوسری طرف قومی اخبارات میں انتہائی دیدہ دلیری سے مذہبی اجارہ داروں کے بیانات شائع کئے گئے کہ کسی احمدی کو چک سکندر میں واپس جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور بڑے فخر سے یہ خبریں چھاپی گئیں کہ چک سکندر کے محصور قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ گاؤں میں بانیٔ جماعت احمدیہ اور احمدیوں کے خلاف نمایاں طور پر دل آزار بینر آویزاں کیے گئے۔ بعد ازاں احمدیوں کے گھروں سے لوٹا گیا سامان نیلام کر دیا گیا اور احمدیوں کو الٹی میٹم دیا گیا کہ وہ اپنے عقائد سے توبہ کر لیں بصورتِ دیگر انہیں قتل کر دیا جائے گا۔

قومی اخبارات وحشت و بربریت کے اس مظاہرہ پر خاموش رہے۔ حقوق انسانی کے علمبردار ان مظلوموں کے حق میں آواز بلند کرنے سے گھبراتے رہے۔ پاکستان کا وہ آئین جو بلا امتیاز تمام شہریوں کے جان و مال اور

عزتوں کی حفاظت کا ضامن ہے، حرکت میں آنے سے قاصر رہا۔

اس واقعہ کے بعد علاقہ میں حکومت نے صوبائی یا وفاقی سطح پر چک سکندر کے مظلومین کے لئے نہ کوئی امدادی کیمپ کھولا، نہ زخمیوں کو طبی امداد دی، نہ ان کی دادرسی کے لئے کسی وزیر نے کوئی بیان دیا۔

(بحوالہ www.thepersecution.org)

اس واقعہ کے بعد ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے فریقین کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کے ساتھ رابطہ کرکے ایک رپورٹ تشکیل دی۔ یہ مختصر مگر جامع رپورٹ شائع شدہ ہے۔ اس کے آخر میں جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں وہ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

''جائے حادثہ پر موجود شواہد اور اس واقعہ سے متعلق اخذ کیے جانے والے قرائن کی روشنی میں کمیٹی درج ذیل نتائج تک پہنچی ہے:

1۔ مؤرخہ 16/ جولائی 1989ء کو احمدیوں کے خلاف ہونے والے فسادات نفرت انگیز فرقہ وارانہ جذبات کو ابھارنے کے باعث ہوئے۔ ایک شخص جس نے ان فسادات میں اپنا شامل ہونا تسلیم کیا 'محمد عامر' ہے۔ اس کی حرکات وسکنات کا نوٹس انتظامیہ کو قبل از وقت لے لینا چاہئے تھا۔

2۔ وہاں سے اکٹھے کئے جانے والے قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کے خلاف فرقہ وارانہ فسادات کی رَو چلانے اور ان فسادات کے دوران مؤرخہ 16/ جولائی 1989ء کو احمدیوں پر حملے کرنے میں منظم اینٹی احمدیہ تنظیمیں سرگرمِ عمل تھیں۔

3۔ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ مؤرخہ 16/ جولائی 1989ء کو ہونے والے واقعہ کے بعد احمدیوں کو جائے وقوع سے زبردستی نکال لے جانے اور ان کے زخمیوں کے ساتھ کئے جانے والے سلوک میں انتظامیہ نے احمدیوں کے خلاف دوسرے فریق کی بے جا طرفداری سے کام لیا۔

4۔ کمیٹی کا یہ خیال ہے کہ اگر احمدیوں کو ان کی حفاظت کے لئے جائے وقوع سے نکال لے جانا مقصود تھا تو ان کا وہاں سے نکالا جانا عارضی نوعیت کا ہونا چاہیے تھا نیز ان کے عارضی قیام کے لئے مناسب انتظامات کئے جانے چاہیے تھے۔ یہ انتظامیہ کا فرض تھا کہ اس گاؤں میں احمدیوں کے محفوظ قیام کو ممکن بناتی اور ان کی جان و مال کو جو بھی خطرات درپیش تھے ان کا سدِّ باب کرتی۔

انتظامیہ اس لحاظ سے اپنے فرائض کو سرانجام دینے میں بری طرح سے ناکام رہی۔

5۔ اس واقعہ کے رونما ہونے کے بعد اس واقعہ کی باقاعدہ تحقیق وتفتیش قطعًا عمل میں نہیں لائی گئی اور اس واقعہ سے تعلق رکھنے والی کوئی بھی سرکاری رپورٹ موجود نہیں ہے۔

6۔ جن لوگوں نے احمدیوں کے جان و مال پر حملہ کیا ان لوگوں کے خلاف کارروائی نہ کرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔''

(HRCP Report on Chak Sikandar Arson & Violence against Minorities July 1989 by Human Rights Commission of Pakistan P. 16-17)

یہ سارا ظلم پاکستان کی پنجاب پولیس نے کروایا۔ اس وقت وہاں جو آئی جی پولیس تھے وہ وہی تھے جن کی زیرِنگرانی 1974ء میں سرگودھا میں احمدیوں کے گھر جلائے گئے تھے۔ سارے ضلع کی انتظامیہ اس خبیثانہ اور ظالمانہ فعل میں پوری طرح ملوّث اور ذمہ دار تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/ جولائی 1989ء میں چک سکندر کے اس واقعہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''... احمدی شہداء کا خون ضائع ہونے والا نہیں ہے۔ اس کے ایک ایک قطرے کا ظالموں سے حساب لیا جائے گا اور اس کا ایک ایک قطرہ جماعت احمدیہ کے لئے نئی بہاریں لے کر آئے گا اور نئے چمن کھلائے گا اور نئی بستیوں کی آبیاری کرے گا اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے نشوونما کے لئے یہ قطرہ باران رحمت کے قطروں سے بڑھ کر ثابت ہوگا۔''

اسی طرح آپؒ نے فرمایا:

''ان شہادتوں کا جواب ہوئی ہیں اور ان واقعات کا مجھے کوئی شبہ نہیں کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ شہید کی شہادت سے ایک گہرا تعلق ہے اور بہت سے امور اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ واقعہ اتفاقی نہیں ہے۔ اس لئے افغانستان کے سو سال جس عذاب میں گزرے ہیں اس شہادت کے بعد اس سے پاکستان کو سبق لینا چاہئے۔ اگر پاکستان نے اس بات سے سبق نہ لیا تو جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اس کی ترقی کو کوئی دنیا کی طاقت روک نہیں سکتی۔ جب سے پاکستان نے مخالفت شروع کی ہوئی ہے جماعت اگر چل رہی تھی تو تیزی سے دوڑ رہی ہے، اگر دوڑ رہی تھی تو اڑتی چلی جارہی ہے۔ کوئی دنیا کا ایسا ملک نہیں جہاں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہی۔ اس لئے جماعت کی تقدیر تو آسمان پر لکھی ہوئی ہے۔ تمہارے ذلیل اور رسوا ہاتھ آسمان پر لکھی ہوئی تقدیر کو مٹا نہیں سکتے۔ تمہاری رسوائی کی تقدیر اس زمین پر بھی لکھی جائے گی اور اگر تم اپنے ظلم اور سفاکی سے باز نہ آئے تو تمہیں خدا کی تقدیر عبرت کا نشان بنادے گی اور تم ماضی کا حصہ بن جاؤ گے، مستقبل میں آگے بڑھنے والی قوموں میں شمار نہیں کئے جاؤ گے۔''

(خطباتِ طاہر جلد 8 صفحہ 497–498۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 21/ جولائی 1989ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ کس شان کے ساتھ پورے ہوئے اور جماعت احمدیہ بیسیوں گنا تیز رفتاری سے شاہراہِ غلبہ اسلام احمدیت پر آگے بڑھتی چلی جارہی ہے اور دوسری طرف پاکستان میں معاندین احمدیت مُلّاں اور ان کی سرپرست حکومتیں ذلّت و رسوائی کا شکار ہیں۔ یہ ایسی کھلی حقیقتیں ہیں جن سے کوئی شپّرہ چشم ہی انکار کرسکتا ہے۔

سانحہ گھٹیالیاں ۔ 30/ اکتوبر 2000ء

ضلع سیالکوٹ میں واقع گھٹیالیاں کا گاؤں جماعتِ احمدیہ میں اس وجہ سے بھی مشہور ہے کیونکہ ربوہ کے بعد اسی قصبے میں جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج قائم ہوا جن میں سے تعلیم الاسلام سکول آج بھی قائم ہے۔ اس قصبے کی تین ہزار آبادی میں دوتہائی غیر از جماعت افراد ہیں۔ اس قصبے میں دو احمدی مساجد ہیں، ایک شمال میں اور دوسری شرقی سمت ہے۔ شرقی سمت کی مسجد قصبے کے شرقی کونے میں واقع ہے جس کے قریب ہی پسرور جانے والی سڑک گزرتی ہے۔ مؤرخہ 30/ اکتوبر 2000ء کی صبح نماز فجر پانچ بج کر پچیس منٹ پر ادا کی گئی۔ امام الصلوٰۃ کے فرائض مکرم مشتاق احمد صاحب انجام دیتے تھے جو اس مجلس کے زعیم انصاراللہ اور جماعت کے سیکرٹری امورِ عامہ بھی تھے۔ نماز کے بعد انہوں نے تفسیر صغیر سے سورۃ فاتحہ کا درس دیا جو معمول سے قدرے طویل ہوگیا۔ درس ختم ہونے کے بعد ایک نوجوان خادم محمد اسلم نے ان سے قرآن کریم لیا اور ان کے دائیں ہاتھ بیٹھ کر تلاوت کرنے ہی لگا تھا کہ مسجد میں قیامت برپا ہوگئی۔

گھٹیالیاں سے پسرور جانے والی سڑک پر ایک سلیٹی رنگ کی کار آ کر رکی جس میں دو افراد بیٹھے رہے اور باقی دو جنہوں نے چادریں لپیٹی ہوئی تھیں اور منہ پر نقاب ڈالے ہوئے تھے مسجد میں داخل ہوئے۔ ادھر درس ختم ہونے کے بعد تین افراد باہر نکلے، سب سے آگے عباس علی صاحب تھے جو ایک مضبوط اور تنومند 35/ سالہ نوجوان تھے۔ کلاشنکوفوں سے مسلح دو افراد نے جو مسجد کے صحن سے آگے آکر دروازے تک پہنچ چکے تھے اندر سے نکلنے والے تینوں افراد کو واپس مسجد میں جانے کو کہا۔ عباس علی صاحب بڑی جرأت اور دلیری سے آگے والے شخص سے الجھ پڑے اور اس کی گن پر ہاتھ ڈال دیا اور ڈپٹ کر کہا ''تم کون ہو تم باہر نکلو''۔ اسی لمحے دوسرے مسلح شخص نے کلاشنکوف عباس علی صاحب کے جسم سے لگا کر پورا برسٹ ان کے پیٹ میں اتار دیا اور اندر سے آنے والے دوسرے نوجوان کو بٹ مار کر اندر گرا دیا اور تیسرے نوجوان تسنیم عرف مٹھو کو بھی دھکیل دیا۔ اس نے اندر آتے ہی دروازہ بند کرنے کی کوشش کی اور ایک دروازے کی کنڈی لگا دی مگر دوسرا دروازہ بند نہ کرسکا۔ مسجد کے اندر بعض لوگ ابھی بیٹھے تھے اور بعض کھڑے تھے۔ مشتاق صاحب نے جو محراب میں بیٹھے تھے جب ایک نوجوان کو اندر کی طرف گرتے دیکھا تو وہ فورًا اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی مسلح شخص کی کلاشنکوف سے گولیاں چلنے لگیں۔ اس نے نیم دائرہ بنا کر ساری مسجد کے اندر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ فائرنگ سے نکلنے والا دھواں اور جسموں سے نکلنے والا لہو ہر طرف پھیل گیا۔ دونوں مسلح افراد نے چند لمحوں میں اپنی کارروائی ختم کی اور باہر نکل گئے۔ باہر نکل کر انہوں نے ہوائی فائر کیا تاکہ کوئی ان کے پیچھے نہ آسکے۔ پھر وہ بھاگ کر گاڑی میں بیٹھے اور سلیٹی رنگ کی کار پسرور کی طرف فرار ہوگئی۔

مسجد کے اندر لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے۔ جن کو زیادہ گولیاں لگی تھیں وہ جان کنی کی کیفیت میں تھے۔ حملہ آور کے سامنے مسجد کا ستون اور اس کے پیچھے محراب تھی جس میں مشتاق صاحب کھڑے تھے۔ جب ان کو یہ احساس ہوا کہ وہ زندہ سلامت ہیں مگر بہت سے احباب شدید زخمی ہیں تو ان کے سینے سے اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی جو لوگ زندہ بچ گئے تھے انہوں نے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے لگانے شروع کردیئے۔ مشتاق صاحب نے لوٹے میں پانی لاکر زخمیوں کو پلانا شروع کیا۔ قصبے کے دیگر لوگ بھی جمع ہوگئے۔ اس واقعہ میں 4/ افراد شہید جبکہ 6/ افراد شدید زخمی ہوئے۔ شہداء میں محترم غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب (عمر 68/ سال)، محترم عطاء اللہ صاحب ولد مولا بخش صاحب (عمر 65/ سال)، محترم عباس علی صاحب ولد فیض احمد صاحب (عمر 35/ سال) اور محترم افتخار احمد صاحب ولد چوہدری محمد صادق صاحب (عمر 35/ سال) شامل ہیں۔

حکومتِ پاکستان کی شرانگیزی اور پشت پناہی کے نتیجہ میں پاکستان سے باہر کے ممالک میں بھی احمدیہ مساجد، مشن ہاؤسز اور جماعتی املاک کو نقصان پہنچانے کی مذموم کارروائیاں کی گئیں۔ چنانچہ کسی نامعلوم شخص نے 8/ اگست 1987ء کو صبح 4/ بجے مسجد احمدیہ ہالینڈ میں داخل ہوکر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی جس سے مسجد کا قالین، دیواروں پر لکھی ہوئی قرآنی آیات، کھڑکیوں، دروازے اور چھت کو نقصان پہنچا۔ مسجد سے ملحقہ دفتر میں فرنیچر، جماعتی ریکارڈ، اور ایک قرآن مجید کا نسخہ بھی نذرِ آتش ہوگئے۔

ہالینڈ ریڈیو کے مطابق ایک غیر احمدی مسلمان نے اس واقعہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے پولیس کو اپنے بیان میں کہا کہ احمدی اِسلام کی غلط تصویر پیش کرتے ہیں۔

1986ء میں بھی ایک شخص نے مسجد کی کھڑکیاں وغیرہ توڑ دی تھیں اور نقصان پہنچایا تھا۔

اس کے علاوہ بلغاریہ، مصر، جرمنی، انڈیا، انڈونیشیا، قازاقستان، قرغزستان، ملیشیا، فلسطین، سعودی عرب، سنگاپور، تھائی لینڈ، ہالینڈ، ناروے، بنگلہ دیش اور یُوکے میں بھی احمدیوں کے خلاف ظلم وزیادتی کے بعض واقعات منظرِ عام پر آئے۔

بنگلہ دیش

پاکستان میں مخالفت کی اس آگ کو معاندینِ احمدیت نے جن دیگر ممالک میں بھی منتقل کرنا شروع کردیا بنگلہ دیش بھی ان ممالک میں سے ایک ملک ہے۔ اس میں منظم طور پر جب احمدیوں کی مخالفت کا شوشہ چھوڑا گیا اور حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے تو اس ملک کے بعض عقلمند سیاسی لیڈرز نے پاکستان سے سبق سیکھتے ہوئے انٹرنیشنل ختمِ نبوّت موومنٹ کے مطالبات کو ماننے سے انکار کردیا۔ تاہم اس کے باوجود بنگلہ دیش کے شہروں اور گاؤں ساتکھیرہ (Sathkira) (سُندربن)، ناٹور (Natore)، براہمن بڑیا (Brahmanbaria)، بھادوگڑھ (Bhadugarh) کھلنا، جمال پور، چٹاگانگ، ناصر آباد، طاہر آباد، شری شاباڑی، کھڑم پور، دیبوگرام، کروڑا، گھٹورا اور ڈھاکہ (Dhaka) وغیرہ میں احمدیہ مساجد اور احمدی گھروں پر حملے کئے گئے۔ کئی گھر جلا دیئے گئے، مسجدوں کو بھی جلایا گیا۔ بعض جگہوں پر احمدیہ مساجد پر مخالفین نے زبردستی ناجائز قبضہ کرلیا۔ اسی طرح انہیں پتھراؤ اور ایک جگہ بموں سے نقصان پہنچایا گیا۔ ان فسادات میں سات احمدی شہید جبکہ متعدد احمدی زخمی ہوئے۔

جماعتہائے احمدیہ بنگلہ دیش نے جس صبر و استقامت کے ساتھ ان مظالم کو برداشت کیا اور ایمانی جرأت اور ہمت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ فروری 1993ء میں جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے سالانہ جلسے کے اختتام پر اُن سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''بنگلہ دیش بہت ہی بڑے ابتلا میں سے بلکہ بار بار ابتلاؤں میں سے گزرا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ باوجود اس کے کہ جماعت چھوٹی اور دیکھنے میں کمزور ہے مگر ایمان اور ہمت اور استقلال اور بہادری میں اور ثابت قدمی میں دنیا کی کسی جماعت سے پیچھے نہیں بلکہ اکثر جماعتوں سے آگے قرار دیا جاسکتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ جو تین باتیں ہیں یعنی دعوت الی اللہ کرنا، عمل صالح کرنا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر یہ اعلان کرنا کہ مَیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تمام باتوں پر عمل کرنے والا یا عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنے والا ہوں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن میں سے پہلی بات ایک مومن کو دینی علم سیکھنے اور اسے دنیا کو سکھانے والا بناتی ہے۔ جو یہ سکھاتی ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے حق کیا ہیں اور تم نے انہیں کس طرح ادا کرنا ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ دوسروں کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک دوسرے کے کیا حقوق رکھے ہیں اور تم نے انہیں کس طرح ادا کرنا ہے۔ دوسروں کو بتانے کی طرف تبھی توجہ پیدا ہوسکتی ہے جب دوسروں کے لئے ایک درد دل میں ہو۔ ان کو شیطان کے نرغے اور قبضہ سے بچانے کے لئے ایک تڑپ اور توجہ ہو۔

پھر دوسری خصوصیت یہ ہے کہ فرمایا کہ عمل صالح بجالاؤ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دو بلکہ خود ایک مثال بن کر اپنا نمونہ دوسروں کے لئے قائم کرو ورنہ اگر اپنا عمل نہیں تو تمہارا دینی علم بھی بے فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور بہتر نتائج سے خالی ہوگا۔

اور پھر تیسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ حقیقی مومن یہ اعلان کرے کہ مَیں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر کامل ایمان لاتا ہوں اور نہ صرف ایمان لاتا ہوں بلکہ ان کو اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہوں۔ مَیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہوں اور رہوں گا۔ فرمانبرداری میں خلیفۂ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی آجاتی ہے۔

عمل صالح اور نیک عمل اور تقویٰ کے معیار بھی اسی وقت حاصل ہوتے ہیں جب اطاعت اور فرمانبرداری کا معیار بھی بلند ہوگا۔ بعض دفعہ بظاہر نیک یا دین کا کام کرنے والے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا انجام نظر آتا ہے کہ اچھا نہیں ہوا۔

ہماری تبلیغ تبھی کامیاب ہوگی اور ہماری نیکیاں تبھی عملِ صالح کہلائیں گی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نظام خلافت کی بھی پوری اطاعت کرنے والے ہوں گے اور خلافت کے زیرِ انتظام جو نظام ہے اس سے بھی تعاون کرنے والے ہوں گے۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں برکت تبھی پڑے گی جب جماعت کا ہر فرد اور ہر عہدیدار بھی، ہر کارکن بھی اور ہر مربی بھی نظام کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا ہوگا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کا خوبصورت پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور پھیل رہا ہے۔ اس کے بارہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے متعدد الہاموں کے ذریعہ خوشخبری بھی دی ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دنیا میں خود پیغام پہنچا رہا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے کام ہیں اور اس کے وعدے ہیں۔ یہ تو پورے ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اس میں ہمارا یا کسی انسانی کوشش کا کمال نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہترین مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کرے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام میں حصہ دار بنانا چاہتا ہے جو کام وہ خود کر رہا ہے، جس کے کرنے کا فیصلہ وہ کر چکا ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ پس ہر احمدی کو اس بات کو اہمیت دینی چاہئے۔

افرادِ جماعت احمدیہ سپین کو خصوصیت کے ساتھ دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دینے کی تاکیدی نصائح اور اس سلسلہ میں اہم ہدایات۔

تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20/اپریل 2018ء بمطابق 20/شہادت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بشارت، پیدروآباد، سپین

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (حٰم السجدۃ:34) اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ آیت ایک کامل مثال ہے اور ان تمام خصوصیات کو سمیٹے ہوئے ہے جو ایک مومن کا خاصہ ہونا چاہئے۔ ایک حقیقی مسلمان سے زیادہ کون ان باتوں کو کرنے والا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ تین باتیں یا تین خصوصیات بتائی ہیں اگر کسی میں ہوں تو اس کی زندگی میں انقلاب پیدا ہوسکتا ہے اور ایسا شخص نہ صرف اپنی زندگی میں انقلاب پیدا ہوسکتا ہے بلکہ معاشرے میں بھی انقلاب پیدا کرنے والا بن سکتا ہے۔ یہ جو تین باتیں ہیں یعنی دعوت الی اللہ کرنا، عمل صالح کرنا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر یہ اعلان کرنا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تمام باتوں پر عمل کرنے والا یا عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنے والا ہوں۔

یہ باتیں ایسی ہیں جن میں سے پہلی بات ایک مومن کو دینی علم سیکھنے اور اسے دنیا کو سکھانے والا بناتی ہے۔ جو یہ سکھاتی ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے حق کیا ہیں اور تم نے انہیں کس طرح ادا کرنا ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ دوسروں کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک دوسرے کے کیا حقوق رکھے ہیں اور تم نے انہیں کس طرح ادا کرنا ہے۔ دوسروں کو بتانے کی طرف تبھی توجہ پیدا ہو سکتی ہے جب دوسروں کے لئے ایک درد دل میں ہو۔ ان کو شیطان کے نرغے اور قبضہ سے بچانے کے لئے ایک تڑپ اور توجہ ہو۔ عبادالرحمٰن کے گروہ کو بڑھانے کے لئے ایک تڑپ ہو۔ جس میں یہ خصوصیت پیدا ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے ایک جذبہ اور شوق ہو خاص طور پر ایسے حالات میں جبکہ شیطان کے منصوبے اور اللہ تعالیٰ سے دُور کرنے کے لئے مختلف دلچسپیوں کے سامان اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اور اس کے قرب کو تلاش کرنے والا ہی یہ کوشش اور جدوجہد کر سکتا ہے۔

پھر دوسری خصوصیت یہ ہے کہ فرمایا کہ عمل صالح بجا لاؤ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دو بلکہ خود ایک مثال بن کر اپنا نمونہ دوسروں کے لئے قائم کرو ورنہ اگر اپنا عمل نہیں تو تمہارا دینی علم بھی بے فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور بہتر نتائج سے خالی ہوگا۔ جب یہ صورتحال ہو تو پھر دعوت الی اللہ کی تمام کوششیں بیکار گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی پھر حاصل نہ ہوئی۔

اور پھر تیسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ حقیقی مومن یہ اعلان کرے کہ مَیں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر کامل ایمان لاتا ہوں اور نہ صرف ایمان لاتا ہوں بلکہ ان کو اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہوں۔ مَیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہوں اور رہوں گا۔ فرمانبرداری میں خلیفۂ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی آ جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ میں بڑی تبلیغ کر رہا ہوں، میرے پاس بڑا علم ہے، مجھے کسی نظام کی ضرورت نہیں ہے، یہ طریق اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ ایک جماعت قائم کرنا چاہتا تھا اور اس نے قائم کر دی۔ پس اس کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ بیشک دعوت الی اللہ بڑی اچھی بات ہے لیکن یہ اعلان بھی ضروری ہے کہ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ کہ میں اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم رکھتے ہوئے فرمانبرداری کا بھی اعلان کرتا ہوں۔

اسی طرح عمل صالح اور نیک عمل اور تقویٰ کے معیار بھی اسی وقت حاصل ہوتے ہیں جب اطاعت اور فرمانبرداری کا معیار بھی بلند ہوگا۔ بعض دفعہ بظاہر نیک یا دین کا کام کرنے والے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا انجام نظر آتا ہے کہ اچھا نہیں ہوا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن کو، ایک عمدہ ترین بات کہنے والے کو بھی اعلیٰ نمونہ دکھانے والے کے معیار اس وقت حاصل ہوں گے اور نتیجہ خیز ہوں گے جب وہ یہ اعلان بھی کرے کہ مَیں فرمانبردار ہوتا ہوں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کرتا ہوں۔ اور ہم احمدیوں کے لئے یہ معیار جو کامل فرمانبرداری کے ہیں تبھی قائم ہوں گے، ہماری تبلیغ تبھی کامیاب ہو گی اور ہماری نیکیاں تبھی عملِ صالح کہلائیں گی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نظام خلافت کی بھی پوری اطاعت کرنے والے ہوں گے اور خلافت کے زیر انتظام جو نظام ہے اس سے بھی تعاون کرنے والے ہوں گے۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں برکت تبھی پڑے گی جب جماعت کا ہر فرد اور ہر عہدیدار بھی، ہر کارکن بھی اور ہر مربی بھی نظام کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا ہوگا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور ان وعدوں کے مطابق بھیجا ہے کہ جن کاموں کی تکمیل آپ کے سپرد ہے وہ انشاء اللہ پورے ہونے ہیں۔ کچھ تو آپ کی زندگی میں پورے ہوئے اور کچھ آپ علیہ السلام کی زندگی کے بعد پورے ہونے تھے اور ہو رہے ہیں اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام بھی دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے اور آہستہ آہستہ پاک دل احمدیت اور اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو جن مقاصد کے لئے بھیجتا ہے ان کو پورا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ: کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلة:22) کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی متعدد بار یہ الہام ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی الہاماً فرمایا۔ (تذکرہ صفحہ 84 ایڈیشن چہارم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے''۔ (الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ304)

پھر آپ فرماتے ہیں ''خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بارہ میں فرماتے ہیں کہ ''چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد18 صفحہ 381-380)

پس جس پودے کو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا کے ہر کونے میں لگانا چاہتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری ہوئی شریعت کا پودا ہے جس کی تکمیل اشاعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مقدر ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جس راستبازی کو اللہ تعالیٰ دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اس کی تخم ریزی اپنے رسولوں کے ہاتھوں کروا دیتا ہے اور یہ تکمیلِ اشاعتِ اسلام کا بیج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ لگوا دیا بلکہ اس بیج کی بعض علاقوں میں ہری بھری فصلیں بھی آپ کو دکھا دیں اور پھر نظام خلافت کے ذریعہ سے آپ کے لگائے ہوئے بیج کے پودے دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ گویا وہ بیج جو آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے لگوایا تھا اس کے پودے دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیل رہے ہیں۔ جیسے زمیندار جانتے ہیں اور یہاں بھی زمیندارے کا بڑا رواج ہے کہ پودوں کی نرسری تیار کر کے پھر ان پودوں کو کہیں بھی لے جایا جا سکتا ہے اور وہاں لگایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح آپ کی قرآن کریم کے علم و معرفت کی تفسیر کی نرسری اور جس طرح آپ نے ہمیں اسلام کا پیغام قرآن کریم کی روشنی میں واضح کر کے بتایا دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا جا رہا ہے اور دنیا اسلام کی خوبصورت تعلیم کی گرویدہ ہو رہی ہے۔

پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کا خوبصورت پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور پھیل رہا ہے۔ اس کے بارہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے متعدد الہاموں کے ذریعہ خوشخبری بھی دی ہے۔ ایک تو کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی الہام ہیں۔ چند ایک بیان کرتا ہوں۔ مثلاً فرمایا یَنۡصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیۡ دِیۡنِہٖ۔ (تذکرہ صفحہ 574 ایڈیشن چہارم)۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔ یعنی جس کام کو آپ پھیلا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے وہ اسلام ہے۔ پھر ایک الہام ہے کہ یَنۡصُرُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ۔ (تذکرہ صفحہ 39 ایڈیشن چہارم)۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ پھر ایک الہام ہے کہ ''میں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا''۔ (تذکرہ صفحہ 149 ایڈیشن چہارم)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت قائم ہوگی اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی وجہ سے قائم ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوگی۔ پھر یہ الہام ہے جو ہر جگہ کافی مشہور بھی ہے اور ہر جگہ کہا جاتا ہے۔ اس کا میں ذکر کرنا چاہتا تھا کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ (تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم)۔ ہر کوئی جانتا ہے، ہر کوئی کہتا ہے۔ پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ کا پیغام دنیا میں پہنچنا ہے اور دنیا آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور ایک جری پہلوان کی حیثیت سے جانے گی اور جان رہی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دنیا میں خود پیغام پہنچا رہا ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہمارے دنیاوی وسائل کبھی بھی اس بات کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے یا کم از کم اس وقت تک اس بات کے متحمل نہیں ہیں کہ ہم ٹی وی چینل چلائیں، چوبیس گھنٹے چلائیں اور دنیا کی مختلف زبانوں میں پروگرام دیں اور دنیا کے ہر خطے میں اس کے پروگرام پہنچ رہے ہوں اور دنیا کے جو مختلف خطے ہیں، ان میں ہر خطہ میں، میرے خطبات کے ترجمے پہنچ رہے ہوں۔ چھ سات زبانوں میں ساتھ کے ساتھ رواں ترجمہ ہو رہا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ اور پھر اس کے ذریعہ یعنی میرے خطبات کے ذریعہ اور پروگراموں کے ذریعہ اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں کے ذریعہ سعید فطرت لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔

مجھے کئی لوگ لکھتے ہیں کہ کس طرح ایم ٹی اے پر آپ کے خطبات نے یا دوسرے پروگراموں نے ہم پر اثر ڈالا اور ہم نے احمدیت میں دلچسپی لی اور اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ دو تین دن ہوئے Guadelope کے مربی کے ساتھ وہاں کے نو احمدی کا ایک پروگرام آ رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت کا تعارف تو مجھے ہو گیا لیکن میں بیعت نہیں کر رہا تھا اور خطبات سننے کے بعد پھر تسلی ہوئی اور ان کے ذریعہ پھر مجھے بیعت کی بھی تحریک پیدا ہوئی۔ پس یہ تو اللہ تعالیٰ کے کام ہیں اور اس کے

وعدے ہیں۔ یہ تو پورے ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اس میں ہمارا یا کسی انسانی کوشش کا کمال نہیں ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہترین مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کرے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام میں حصہ دار بنانا چاہتا ہے جو کام وہ خود کررہا ہے اور جس کے کرنے کا وہ فیصلہ کر چکا ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ پس ہر احمدی کو اس بات کو اہمیت دینی چاہئے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اس میں حصہ دار بن کر ثواب میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

پس آپ لوگ جو یہاں سپین میں ہیں وقت نکال کر مہینہ میں کم از کم ایک دو دن تبلیغ کے لئے دیں۔ یہاں کے لوگوں کی نفسیات کے مطابق تبلیغ کے مختلف طریقے تلاش کریں۔ ایک نو احمدی سپینش ہیں دو تین دن ہوئے مجھے ملنے آئے تو کہنے لگے کہ جس طرح ہمیں یہاں اسلام کی تبلیغ کرنی چاہئے ہم اس طرح نہیں کر رہے، جماعت نہیں کر رہی۔ بلکہ ان کے خیال میں ایک آدھ مربی کے علاوہ مربیان بھی سپینش نفسیات کو سمجھتے ہوئے تبلیغ نہیں کر رہے یا ان کو پتا نہیں کس طرح تبلیغ کرنی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم بیشک یورپ میں شمار ہوتے ہیں لیکن ہماری نفسیات یورپ سے کچھ مختلف ہے۔ یورپ کے لوگوں کی طرح آجکل کے حالات کی وجہ سے اسلام سے اور مسلمانوں سے ہم یہاں کے لوگ خوفزدہ بھی ہیں۔ یورپ کا اثر ہے۔لیکن ساتھ ہی مسلمانوں کے ایک لمبا عرصہ سپین میں رہنے کی وجہ سے غیر محسوس طریقے پر ہمارے اندر مسلمانوں سے تعلق کا جذبہ بھی ہے جسے ابھارنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر بعض علاقوں میں جیسے اندلس کا صوبہ ہے۔

پس ہمارے مرکزی تبلیغ سیکرٹری بھی اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریان بھی اور دوسرے عہدیدار بھی جہاں حالات کے مطابق منصوبہ بندی کریں وہاں ہر احمدی کو بھی خدام، انصار، لجنہ کو بھی تبلیغ کے لئے وقت دینا چاہئے۔ یہاں مسلمانوں کو سات آٹھ سو سال پہلے تلوار کے زور پر عیسائی بنایا گیا لیکن ہم نے محبت پیار اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ دلوں کو جیتنا ہے۔ جماعت کا تعارف، اسلام کا تعارف تو یہاں وسیع پیمانے پر اب ہو رہا ہے۔ ٹی وی چینل اور اخبار جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں اور اس ذریعہ سے بھی ایک تبلیغ ہو رہی ہے۔ قرطبہ کے ایک اخبار کے ایڈیٹر یا شاید مالک مجھے ملنے آئے تھے۔ انہوں نے اخبار دکھایا کہ کس طرح میں جماعت کے بارے میں لکھتا ہوں اور پورا صفحہ لکھا ہوا ہے۔ لندن میں جب ہمارا پیس سمپوزیم ہوا ہے تو وہاں بھی یہاں کے اخبار والے اور ٹی وی چینل کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ ٹی وی چینل کے نمائندے نے میرا انٹرویو بھی لیا اور پھر یہاں آ کر اپنے ٹی وی چینل پر جماعت کے بارے میں اور جماعت اسلام کی جو پُرامن تعلیم پیش کرتی ہے اس کے بارے میں ایک پروگرام بھی دکھایا۔ میرے انٹرویو کا کچھ حصہ بھی اس میں دکھایا۔ تو اب سپین کی وہ صورتحال نہیں ہے جو آج سے پینتیس چالیس سال پہلے تھی۔

آج اگر پیغام پہنچانے میں کمی ہے تو ہماری طرف سے ہے۔ پھر یہاں مختلف شہروں میں مرا کو اور دوسرے عرب ممالک کے لوگ آ کر بس گئے ہیں۔ ان کے علاقوں میں عربی بولنے والوں کے ذریعہ سے تبلیغ کی جائے۔ عربی لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ سپینش زبان میں لٹریچر کا جہاں تک تعلق ہے اور اسلام اور احمدیت کے تعارف پر مبنی لٹریچر کا جہاں تک تعلق ہے گزشتہ چند سال سے مَیں یُوکے اور جرمنی کے فارغ التحصیل طلباء جو شاہد کر کے میدان عمل میں آنے والے ہیں، ان کو میدان عمل میں بھیجنے سے پہلے یہاں بھیجتا ہوں اور وہ ہر شہر میں یہ لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ میرے خیال میں شاید تین ملین سے زیادہ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم ہو چکا ہوگا۔ نئے مربیان اور جامعہ کے وہ لڑکے جو یہاں آتے ہیں ان کا بھی عمومی تاثر یہی ہے کہ سپین کے لوگ زیادہ بہتر طریق پر لٹریچر وصول کرتے ہیں اور عموماً عزت اور احترام سے ملتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ بہت کم ہیں جو پھینکتے ہوں۔ عموماً دیکھتے ہیں، پڑھتے ہیں اور پھر جیب میں ڈال لیتے ہیں۔

اسی طرح ہماری ایک سپینش خاتون ہیں جو احمدی ہوئی ہیں اور لندن میں رہتی ہیں۔ وہاں ہمارے سیکرٹری نو مبایعین کی اہلیہ ہیں۔ ان کا خاندان یہیں ہے۔ ماں باپ یہیں ہیں۔ وہ بھی یہاں آتی ہیں تو مختلف سکولوں میں یا یونیورسٹی میں، کالجوں میں جا کر تبلیغ کرتی ہیں۔ وہ لندن سے آ کے مواقع تلاش کر لیتی ہیں کہ کس طرح جماعت کا تعارف کروانا ہے اور اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو جو یہاں رہنے والے ہیں، مربیان ہیں وہ ایسے مواقع کیوں نہیں پیدا کر سکتے۔ پس یہاں رہنے والے احمدی عہدیداروں اور مربیان کو اس بارے میں ایک مضبوط اور مربوط پروگرام بنانا چاہئے۔ نو احمدی سپینش جس کا میں نے ذکر کیا ہے ان کو بھی میں نے یہی کہا تھا کہ تمہارے خیال میں تبلیغ کے جو بہترین طریقے ہو سکتے ہیں وہ مجھے لکھ کر بھجواؤ۔ جب اس کا وہ مشورہ آئے گا تو وہ بھی یہاں بھجوا دوں گا۔ اگر وہ قابل عمل ہے اور آپ لوگوں کو سمجھ آتی ہے تو پھر اس کے مطابق عمل ہونا چاہئے۔لیکن اصل چیز یہی ہے کہ آپس کے تعاون کی ضرورت ہے۔ ذاتیات سے ہٹ کر جماعتی مفادات کو مقدم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے احمدی ہو کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں اور ایک خاص جوش، جذبے اور لگن سے ادا کرنی ہیں۔ صرف سال بعد نئے مربیان کے یہاں مہینہ کے لئے آ کر لٹریچر تقسیم کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوگا۔ میں نے ان لوگوں کو اس لئے بھجوانا شروع کیا تھا کہ ایک تو آپ کی مدد ہو جائے گی کیونکہ یہاں افراد جماعت کی تعداد کم ہے۔ دوسرے اس طرح آپ کے دل میں بھی تبلیغ کا شوق پیدا ہوگا یا زبان صحیح طرح نہ آنے کی وجہ سے کم از کم تبلیغ کرنے کے لئے جو حجاب ہے وہ دُور ہوگا اور سب تبلیغ کے کام میں شامل ہو جائیں گے۔ جو مربیان نئے آتے ہیں ان کو تو زبان نہیں آتی لیکن پھر بھی ہر جگہ جاتے ہیں اور اپنا مقصد پورا کر لیتے ہیں۔

پس یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کا کام جو ایک حقیقی مومن کے سپرد کیا ہے اسے ہم نے بھی پورا کرنا ہے۔ ایک تڑپ اور جذبے سے اس میں حصہ لینا ہے اور اس کام میں سب سے زیادہ مربیان کا پہلے فرض ہے کہ وہ تبلیغ کے مختلف راستے تلاش کریں۔ افراد کو بتائیں اور افراد جماعت کو ساتھ لے کر چلیں۔ جو نیشنل سیکرٹری تبلیغ ہیں وہ تبلیغ کے بارے میں بڑے جذبے کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کھل کر تو مجھے نہیں کہا لیکن لگتا ہے کہ انہیں بجٹ کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ افراد جماعت کے تعاون کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ پس یہ امیر جماعت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر سیکرٹری تبلیغ اور مربیان اور افراد جماعت کو بجٹ کا مسئلہ ہے تو حل کریں، مجھے لکھیں۔ اور اس کے لئے امیر جماعت کا بھی کام ہے کہ بھرپور تعاون دیں۔ پہلے بھی تو اخراجات بہت سارے مرکز پورے کرتا ہے۔ یہی طریق ہے جس سے ہم اسلام کی کھوئی ہوئی شان دوبارہ قائم کر سکتے ہیں۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تھا۔ زمانے کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور اسلام کی موجودہ حالت کو سامنے رکھ کر اپنے دل کے درد کا ذکر فرماتے ہوئے اور یہ بتاتے ہوئے کہ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسلام کی شان و شوکت دوبارہ قائم ہو، اسلام کی برتری دنیا پر دوبارہ ثابت ہو، مخالفین اسلام کے منصوبوں کو اللہ تعالیٰ تباہ کرنا چاہتا ہے اور تباہ کرنے والا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجنے اور سلسلہ کو قائم کرنے کا انتظام فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اب اس سلسلہ کی عظمت کو دکھا رہا ہے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا۔‘‘ (خدا تعالیٰ نے ان پرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا) ’’کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ مَیں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اُس کی عزت اور وقعت اُن کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانے سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اِس قدر سبّ و شتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوتی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے۔ اور بعض وقت مَیں اس درد سے بیقرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حس بھی باقی نہیں رہی کہ اس بے عزتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفینِ اسلام کے منہ بند کر کے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے۔ اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی صورت میں کیا ہے۔‘‘ (یعنی جماعت احمدیہ کو قائم کر کے۔) فرمایا ’’مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ رُوئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔ اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 14-13۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور ہم گواہ ہیں کہ یہ عظمت اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ یہاں بھی پریس کی اور لوگوں کی توجہ پیدا ہوئی ہے اور دنیا کے بعض ممالک میں اس کے کھل کر اظہار بھی ہو رہے ہیں۔ پس یقیناً یہ باتیں جو ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات کی تصدیق کرنے والی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے کام تو وہ خود کر رہا ہے لیکن اس میں ہمیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے اس لئے اس میں حصہ دار بنیں اور بھرپور طریقے سے بنیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں یہ بتاتے ہوئے کہ عمر بڑھانی ہے تو تبلیغ کے کام میں مصروف ہو جاؤ، فرماتے ہیں کہ:

’’سب آدمی اپنے اپنے کام اور غرض سے جس کے لئے وہ آئے ہیں واقف نہیں ہوتے۔ بعض کا اتنا ہی کام ہوتا ہے کہ چوپایوں کی طرح کھا پی لینا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اتنا گوشت کھانا ہے۔ اس قدر کپڑا پہننا ہے وغیرہ اور کسی بات کی ان کو پرواہ اور فکر ہی نہیں ہوتی۔ ایسے آدمی جب پکڑے جاتے ہیں تو پھر یک دفعہ ہی ان کا خاتمہ ہوجاتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’لیکن جو لوگ خدمت دین میں مصروف ہوں ان کے ساتھ نرمی کی جاتی ہے اس وقت تک کہ جب تک وہ اس کام اور خدمت کو پورا نہ کرلیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہوسکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکہ دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہوجاوے گا‘‘۔ فرمایا کہ ’’پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد6 صفحہ 330-329۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو نصیحت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمائی تھی وہی ہمارے لئے بھی ایک سنہری نصیحت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پاجانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد باب من اختار الغزو بعد البناء حدیث 2942)

سرخ اونٹ اس زمانے میں بڑی قیمتی چیز سمجھی جاتی تھی۔ سرخ اونٹ رکھنے والا جو ہوتا ہے وہ امیر کبیر انسان سمجھا جاتا تھا۔ پس آپ نے فرمایا یہ دنیاوی مال و متاع جو ہے اس بات کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ تم تبلیغ کرو اور کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنو۔

پس بیشک یہاں دنیا کمائیں جو یہاں آئے ہوئے ہیں لیکن کچھ وقت تبلیغ کے لئے بھی ضرور دیں۔ میں نے تو مہینہ میں ایک دو دن کہا ہے اس سے زیادہ آپ لوگوں کو دینا چاہئے۔ اس سے دنیا بھی ملے گی اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا۔ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ تبلیغ کرنے کی وجہ سے اپنا دینی علم بھی بڑھے گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ ثواب اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور اس کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ (صحیح مسلم کتاب العلم باب من سنّ سنۃ حسنۃ ...الخ حدیث 6804)

پس یہ اس آیت کی وضاحت ہے جو شروع میں تلاوت کی گئی تھی کہ اس سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔ بلانے والے کو بھی ثواب مل رہا ہے۔ نیکی کرنے کا بھی ثواب مل رہا ہے اور جس کو ہدایت مل رہی ہے اس کا بھی ثواب مل رہا ہے۔ دعوت الی اللہ کرنے والے کو دنیاوی انعام بھی ملا، عمر میں بھی برکت پڑی اور نیکی کا ثواب بھی ملا۔ پس اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننے کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ اس وقت تبلیغ اور دنیا کی ہدایت کے لئے وقت دیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اس اہم خدمت جو اسلام کی خدمت ہے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اب وقت تنگ ہے۔ مَیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اِس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقع دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اُس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد6 صفحہ 264-263۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا اور ’کشتی نوح‘ کے حوالے سے جو بات کی تھی کہ ’کشتی نوح‘ میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری ’کشتی نوح‘ ہی آپ نے فرمایا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد3 صفحہ 408)

ہمیں دعوت الی اللہ کی جو توفیق ملنی ہے، اور ہمیں اعمال صالحہ بجالانے کی جو توفیق ملنی ہے اس کی طرف بھی یہ ہماری تعلیم والے جو ارشادات ہیں وہ رہنمائی کرتے ہیں اور یہی وہ تعلیم ہے جو ہمیں بہترین مومن بنا سکتی ہے۔

اعمال صالحہ کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بھی قائل ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی اور دوسری طرف ان اعمال صالحہ کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال، اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں کئے جاتے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان کے مخالف سارے کام کررہے ہیں۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ جو کام مسلمان کررہے ہیں وہ اعمال صالحہ نہیں ہیں اور جو بعض نیکیاں کر بھی رہے ہیں وہ صرف فرمایا) ’’بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمّہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمال صالحہ کی برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمال صالحہ اُسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صلاح کی ضد فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّ ا منزّ ہ ہو۔ جن کی نمازوں میں فساد ہے اور نفسانی اغراض چھپے ہوئے ہیں ان کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہرگز نہیں ہیں اور وہ زمین سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی ہیں کیونکہ ان میں اخلاص کی روح نہیں اور وہ روحانیت سے خالی ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد6 صفحہ 237۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اعمال صالحہ کی حقیقت کیا ہے؟ اس کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو اللہ تعالیٰ روح اور روحانیت پر نظر کرتا ہے۔ وہ ظاہری اعمال پر نگاہ نہیں کرتا۔ وہ ان کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کی تہ میں خود غرضی اور نفسانیت ہے یا اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت اور اخلاص۔ مگر انسان بعض وقت ظاہری اعمال کو دیکھ کر دھوکہ کھا جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں تسبیح ہے یا وہ تہجد اور اشراق پڑھتا ہے، بظاہر اَبرار و اَخیار کے کام کرتا ہے، (بڑی نیکی کی باتیں کررہا ہے) تو اس کو نیک سمجھ لیتا ہے‘‘۔ (ایک انسان عام طور پر تسبیح جس کے ہاتھ میں ہو اس کو انسان دوسرا بڑا نیک سمجھتا ہے) ’’مگر خدا تعالیٰ کو تو پوست پسند نہیں۔‘‘ (جو ظاہری چیزیں ہیں وہ پسند نہیں ہیں۔) ’’یہ پوست اور قشر ہے اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک وفاداری اور صدق نہ ہو۔‘‘ (ظاہری چمک دمک، ایک چیز کی ظاہری حالت، اس کا ایک shell، باہر کا خول یہ چیزیں اللہ کو پسند نہیں ہیں بلکہ یہ راضی نہیں کرتیں۔) فرمایا ’’بے وفا آدمی کتّے کی طرح ہے۔ جو مردار دنیا پر گرے ہوئے ہوتے ہیں وہ بظاہر نیک بھی نظر آتے ہوں لیکن افعالِ ذمیمہ اُن میں پائے جاتے ہیں۔‘‘ (برے کام کرنے والے ہیں) ’’اور پوشیدہ بدچلنیاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جو نمازیں ریاکاری سے بھری ہوئی ہوں ان نمازوں کو ہم کیا کریں اور ان سے کیا فائدہ۔‘‘

(ملفوظات جلد6 صفحہ 240-239۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایسے دکھاوے کے جو اعمال ہیں انسان کے کچھ کام نہیں آسکتے۔ ایسے عمل جس میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی رضا مدّ نظر نہ ہو اس کا کوئی ثواب نہیں ہوتا۔ ایسی دعوت الی اللہ کرنے والوں کے نتائج بھی خاطر خواہ نہیں ہوتے چاہے وہ جتنی مرضی کوشش کرلیں۔ پس اس طرف بھی ہمیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر اعمال صالحہ کثرت سے بجالانے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’پس جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمالِ صالحہ میں ترقی کرے۔ یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے۔‘‘ (اگر مضبوط ایمان ہونا ہے تو اعمال بجالانے ضروری ہیں۔) ’’جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہوگا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدے پر اثر ڈال کر اسے ضائع کردیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمالِ صالحہ کثرت سے بجالاوے۔ اگر اِس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اَوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا؟ اور خدا تعالیٰ کو اُن کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت ہے؟ خدا تعالیٰ اُسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ، طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے۔ یاد رکھو کہ اس کا کسی سے کچھ رشتہ نہیں ہے‘‘۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔) ’’محض لاف اور یاوہ گوئی سے کوئی بات نہیں بنا کرتی‘‘۔ (فضول باتیں کرتے رہو یا دعوے کرتے رہو۔ ان دعووں کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک وفا نہ ہو۔) فرمایا کہ ’’سچی اطاعت ایک موت ہے۔ جو نہیں بجالاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب نہ ہو تو

ناراض ہو گیا۔ مومن کا یہ دستور نہیں چاہیئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا رہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہان موحّد نہیں ہوسکتا''۔ (ایک خدا کو ماننے والا نہ بن جائے۔) ''اور خصوصیت کیا رہے گی۔ اسی لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا''۔ (ملفوظات جلد6 صفحہ 367-366۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اعمال صالحہ اس وقت اعمال صالحہ ہیں جب اطاعت بھی کامل ہو اور کامل اطاعت کے ساتھ بجا لائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بجا لائے جائیں۔ جب اپنی خواہشات کی دیواروں کو مکمل طور پر گرا دیا جائے اور صرف اور صرف ایک مقصد ہو کہ ہم نے اپنے ہر عمل کے پیچھے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق عمل کرنا ہے۔ اور سچی فرمانبرداری یہی ہے۔ یہ نہیں کہ جہاں مفاد حاصل ہو جائے وہاں اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلان کر دیا۔ جہاں مرضی کے مطابق کام نہ ہو وہاں شکوے شروع ہو گئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نظام سے بھی غیر ضروری شکوے نظام سے ہٹاتے ہیں۔ پھر دین سے بھی ہٹاتے ہیں۔ خلافت سے بھی دُور کرتے ہیں اور پھر انسان کو اللہ تعالیٰ سے بھی دُوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم نے بعض لوگوں کا یہی انجام دیکھا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو''۔ (ملفوظات جلد5 صفحہ 303۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی اشاعت اور غلبہ کا حصہ بنائے۔ پیغام کو پہنچانے کا اور اشاعت کے غلبہ کا حصہ بھی بنائے۔ توبہ استغفار کرتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے ہم تبلیغ کے کام کو سر انجام دینے والے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجا لانے والے ہوں۔ یہی حقوق ہیں جو اعمال صالحہ بجا لانے کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ ہمارے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں ہم شامل ہوں۔ اور جب ہم ان باتوں کی طرف اپنی توجہ رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ، اسلام کے غلبہ کے دن بھی دیکھنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: احمدیوں پر ہونے والے مظالم

از صفحہ 4

اتنے بڑے بڑے بوجھ، اس حیرت انگیز طریق پر جماعت نے اٹھائے اور ہمت سے مسکراتے ہوئے بغیر خوف کے اظہار کے بڑے بڑے خوفوں سے گزر گئے اور بڑے بڑے نقصانات کے رونے نہیں روئے اور اللہ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے اس بات پر شکر کرتے ہوئے کہ خدا نے ہمیں توفیق بخشی اور استقامت عطا فرمائی وہ جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور ہر ابتلاء کا فوری نتیجہ خدا کے غیر معمولی فضلوں کی صورت میں ان پر نازل ہو رہا ہے اور ہر وہ کوشش جو ان کو کمزور بنانے کی جا رہی ہے وہ ان کو پہلے سے بہت زیادہ طاقتور بنا کر نکالتی ہے۔ یہ تو خدا کا ایک عمومی سلوک ہے جو سب الٰہی جماعتوں سے ہوا کرتا ہے۔ لیکن جیسے کہتے ہیں جتنا گُڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہو گا۔ تو وہ ماشاء اللہ اپنی قربانیوں میں گُڑ بہت ڈالتے ہیں اور ویسے بھی ان کو میٹھے کی بہت عادت ہے اس لئے یہ گُڑ والا محاورہ ان پر خاص صادق آتا ہے۔۔۔ مگر قربانیوں کا جہاں تک تعلق ہے ان میں جتنا میٹھا ڈالیں اچھا ہے کیونکہ وہ میٹھا تو منظور ہی منظور ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی قربانیوں کو بہت جلد جلد پھل عطا کرتا ہے۔۔۔''

حضورؒ نے فرمایا:

''جماعت احمدیہ کا سورۃ صف کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے اور جماعت احمدیہ بنگلہ دیش جس شان کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہی ہے اور جس اخلاص کے ساتھ ثابت قدمی سے ابتلاؤں کو برداشت کر رہی ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھ رہی ہے اس وجہ سے میں نے انہی آیات کو آج اُن کے جلسہ کے لئے موضوع بنایا تا کہ ان کو پتا لگے کہ قرآن کریم میں ان کا ذکر موجود ہے بظاہر کہنے کو تو یہاں یہ ذکر نہیں کہ 4۔ بخشی بازار ڈھا کہ میں یہ ہوگا یا برہم بڑیہ میں فلاں بات ہوگی لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو نقشے کھینچے ہیں کہ خدا کی خاطر کیا کیا تکلیفیں اٹھائی جاتی ہیں وہ یہاں موجود ہیں اور اس کی جزا جو دی جاتی ہے وہ بھی ذکر ہے فرمایا تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ جو کچھ بھی مصیبتیں تم پر ٹوٹیں جو مظالم تم پر توڑے جائیں تم ثابت قدمی کے ساتھ اپنے اموال کی قربانی بھی پیش کرتے چلے جاتے ہو اور جانوں کی قربانی بھی پیش کرتے چلے جاتے ہو۔ چنانچہ وہاں جس قسم کے ہولناک حالات پیدا کئے گئے ہیں، برہمن بڑیہ میں مثلاً اور 4۔ بخشی بازار ڈھا کہ میں ان حالات کے نتیجہ میں بڑے بڑے بہادروں کا بھی پتّہ پانی ہو سکتا تھا اور بڑے بڑے دلیر کہلانے والے بھی خوفزدہ ہو سکتے تھے۔ لیکن چھوٹے بچے کیا اور مرد کیا اور بڑے کیا سب نے صبر کا اور استقامت کا ایسا عظیم نمونہ دکھایا ہے۔ اس دلیری کے ساتھ ان خوفوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھجکے بغیر اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے اور ظلموں نے ان کو اس طرح پیٹا ہے جس طرح کسی مٹی کے ڈھیر پر سوٹے برسائے جا رہے ہوں اور اُف تک نہیں کی۔ چیخیں نہیں ماریں، شور نہیں مچایا، منتیں نہیں کیں اور کسی قسم کی بھی کمزوری کا اظہار نہیں کیا۔ ان میں جو بوڑھے تھے وہ بھی تقریباً جاں بلب ہو گئے اور جوان اور بچے جو تھے وہ بھی بُری طرح پیٹے گئے۔ بہت دردناک طریق پر اُن کو مارا گیا یہاں تک کہ بعض دیکھنے والے غیر احمدیوں نے جب دیکھا تو بعد میں تعجب کا اظہار کیا کہ بچ کس طرح گئے۔ کیونکہ جس حال میں وہ چھوڑ کر گئے تھے بظاہر بچنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ لیکن بنگلہ دیش کی جماعت کی جو خوبی مَیں بیان کر رہا ہوں وہ ان کی بہادری ہے۔ ذرّہ بھر بھی انہوں نے وحشت نہیں دکھائی۔ خوف کا اظہار نہیں کیا اور اللہ کے فضل سے بڑی محبت اور پیار کے ساتھ خدا کی خاطر ان دکھوں کو برداشت کیا۔ ان کے سامنے لمبے عرصہ کی قربانیوں کا پھل جو بخشی بازار کی عمارت کی صورت میں تھا اور اس میں مختلف قسم کا قیمتی فرنیچر بھی سجا ہوا تھا مختلف کمرے تھے، رہائش کی مختلف جگہیں بھی تھیں، مسجد بہت خوبصورت سجائی گئی تھی۔ بہت خرچ کیا گیا تھا ان سب چیزوں کو اپنے سامنے آگ لگتے، جلتے، برباد ہوتے ہوئے بظاہر دیکھا لیکن قطعاً واویلا نہیں کیا اور بعد میں بھی جو خط مجھے وہاں سے ملے ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے اس جماعت کو غیر معمولی طور پر اخلاص اور استقامت عطا فرمائی ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ غیر معمولی طور پر بنگال کی جماعت نے خدا کی راہ میں ثابت قدمی دکھائی ہے۔

ایک احمدی خاتون کے متعلق مثلاً مجھے خط ملا کہ جب اُن کو خبر ملی۔ اُن کا کوئی عزیز رشتہ دار کوئی تعلق والا نہیں تھا اور جب اُن کو پتا چلا کہ کتنے خوفناک حالات ہیں اور کس بُری طرح مارا پیٹا جا رہا ہے اور تقریباً ذبح کر کے لوگ چھوڑ گئے ہیں تو اُن کا پہلا ردّ عمل یہ تھا کہ بغیر کسی سے بات کئے فوراً رکشہ پکڑا اور کہا کہ میں کیوں محروم رہوں، میں وہاں پہنچوں گی اور میں بھی دفاع میں حصہ لوں گی۔ چنانچہ جب وہ پہنچی ہیں تو وہاں سب ہنگامہ ختم ہو چکا تھا اور پہنچ کر انہوں نے وہاں لوگوں کو دیکھا۔ کچھ زخمی تھے اور کچھ دوسرے۔ انہوں نے کہا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو مار رہے تھے۔ میں بھی تو اسی لئے آئی تھی، تو اُن کو بتایا گیا کہ یہ سب معاملہ تو ختم ہو چکا ہے۔ اب تو زخمی ہسپتال جا رہے ہیں۔ جو آگیں تھیں وہ کچھ ٹھنڈی ہو گئی ہیں اور کچھ ٹھنڈی کی جا رہی ہیں۔۔۔

تو بنگالی احمدیوں کا ذکر خیر اور اُن کی استقامت کا اور اخلاص کا ذکرِ خیر تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے سنہری لفظوں سے محفوظ ہونا چاہیئے۔۔۔

پس اہلِ بنگال اور بنگال کی جماعتوں کو یہ خوشخبری ہے کہ جو کچھ ہوا ہے اُس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل مختلف صورتوں میں ظاہر ہوں گے، آخرت سے تعلق رکھنے والے فضل بھی نازل ہوں گے اور دنیا سے تعلق رکھنے والے فضل بھی نازل ہوں گے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اس خوشخبری میں صرف بنگال کے احمدی ہی نہیں بلکہ بنگال کے عوام الناس بھی عموماً داخل ہیں۔ اس لئے کہ بنگالی مزاج میں ایک ایسی شراف پائی جاتی ہے جو مذہبی جنون رکھنے والی قوموں میں عموماً نہیں پائی جاتی۔ مذہبی جنونی تو وہاں موجود ہیں لیکن بنگال کا مزاج عدل والا مزاج ہے اور عقل کے لحاظ سے میں نے بنگالی کا دماغ دیکھا ہے کہ ہمارے پنجابیوں کی نسبت روزمرّہ معاملات میں سیاست میں مسائل کو سمجھنے میں بہت زیادہ روشن ہے۔ وجہ یہ نہیں ہے کہ اُن کے دماغ کی قسم اچھی ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اُن میں انصاف پایا جاتا ہے اور سب سے زیادہ پاگل کرنے والی چیز بے انصافی ہے۔ اس لئے پنجاب میں ویسے دماغ بہت اچھے ہیں وہ جب دنیا کے علوم میں تتبع کرتے ہیں، جستجو کرتے ہیں تو بڑی بڑی ترقیاں پا جاتے ہیں۔ سیاست کے اینچ پینچ میں بھی خوب جوہر دکھاتے ہیں لیکن گہری عقل اور تقویٰ کی روشنی عدل کے بغیر نصیب نہیں ہوا کرتی۔ وہاں عدل کم ہے اور اسی نے ساری مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ اگر پاکستان کو عدل نصیب ہو جائے تو پاکستانی قوم دنیا کی کسی قوم سے پیچھے نہیں بلکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ صفِ اوّل کی قوموں میں غیر معمولی چمکنے والی قوم بن سکتی ہے۔ مگر بہرحال بنگلہ دیش کی جو خاص خوبی مجھے دکھائی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں عدل پایا جاتا ہے۔ پنجابی کے مقابل پر بہت زیادہ عدل مزاج لوگ ہیں۔

پس ساری قوم نے بڑا ہی عمدہ ردِّ عمل دکھایا ہے۔ اتنی کھلم کھلا اور اتنی زور کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تائید ہوئی ہے اور اکثریت کے رہنما ہونے کے دعویدار علماء کو مجرم گردانا گیا ہے اور کھلم کھلا کہا گیا ہے کہ تم دھوکے باز ہو، تم نے ظلم کیا ہے۔۔ تم نے قرآن کی بے عزتی کی، تم نے اسلام کی بے عزتی کی، تمہیں کوئی حق نہیں تھا۔ جب بابری مسجد والا واقعہ ہوا ہے تو بعض اخباروں نے بڑے سخت اداریئے لکھے ہیں کہ اے ملّاں! تو بابری مسجد کو روتا ہے۔ 4۔ بخشی بازار میں جماعت احمدیہ کی مسجد کے ساتھ کل تو نے کیا کیا تھا؟ تجھے حق کیا ہے کہ کسی اور مسجد کی بربادی پر کسی قسم کا احتجاج کرے؟ تو ساری قوم نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قیامِ عدل کا جو نمونہ دکھایا ہے اُس سے میرا دل بنگلہ دیش کے لئے بہت راضی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر فضل فرمائے گا۔ اور جہاں جماعت پر فضل فرمائے گا بنگالیوں پر بالعموم بھی فضل فرمائے گا۔ خدا کرے کہ ان کی سیاست اُن کو عدل پر قائم رہنے دے۔۔۔

اے اہلِ بنگالہ! مَیں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ تم نے جس طرح میرے دل کو راضی کیا میری دعا ہے کہ اس سے اَن گنت زیادہ خدا کا دل تم سے راضی ہو اور خدا تعالیٰ جب کسی کو نصیب ہو جائے تو اُسے دنیا بھی عطا ہو گئی اور آخرت بھی ہو گئی۔ آمین''

(خطباتِ طاہر جلد 12 صفحہ 120 تا 136، خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مورخہ 12رفروری 1993ء)

شہداء دورِ خلافتِ رابعہ

تاریخ انبیاء اس بات پر شاہد ہے کہ بسا اوقات خدا کے مامورین و مرسلین پر ایمان لانے والوں کو ان کے معاندین و مکذّبین کی طرف سے اس قدر شدید مخالفتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا کہ انہیں اپنے خون دے کر اور اپنی جانیں قربان کر کے اپنے ایمان کی صداقت پر گواہی دینی پڑی۔ اس پہلو سے سیّد المرسلین، خاتم النبیین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور شہادتوں کی تاریخ نہایت ارفع اور روشن اور دلگداز تاریخ ہے۔

اسی سنت انبیاء کے مطابق اس زمانہ میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کامل اور عاشق صادق اور آپ کے موعود مہدی و مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کو بھی سخت اذیتوں اور ابتلاؤں سے گزرنا پڑا۔ چنانچہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ میں ہی شہادتوں کی بنیاد بھی پڑی۔ حضور علیہ السلام نے افغانستان سے تعلق رکھنے والے دو جلیل القدر صحابہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور حضرت سیّد عبداللطیف صاحب شہید کا ذکر اپنی تصنیف ''تذکرۃ الشہادتین'' میں بڑے ہی دلگداز انداز میں فرمایا۔ ہر دو شہدائے کرام کے واقعاتِ ہائلہ پڑھ کر انسان لرز جاتا ہے کہ انہیں کس بیدردی کے ساتھ شہید کیا

گیا۔ دوسری طرف ان شہداء کی غیر معمولیاستقامت و ثابت قدمی انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈالتی ہے۔سلسلہ احمدیہ میں ان ابتدائی شہادتوں کی تفصیل جاننے کے لئے ’تذکرۃ الشہادتین‘ کا مطالعہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے ان شہداء کے ذکر میں ایک مقام پر فرمایا:

”...ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تُو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں میری موت کے بعد رہیں گے مَیں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔“

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد20 صفحہ60)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ کے مختلف ادوار میں بھی متعدد شہداء نے اپنے بزرگ اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانیاں دیں اور اسی طرح صدق و وفا کے شاندار نمونے دکھائے۔ خلافت رابعہ کے عہد میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا ارشاد کو بیان کرنے کے بعد اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ اپریل 1999ء میں فرمایا:

”جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کو میں کامل یقین سے یہ پیغام دے سکتا ہوں۔ اے ہمارے آقا! تیرے بعد تیری جماعت انہی راستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبداللطیف شہید نے ہمارے لئے بنائے تھے۔گو ان سے نسبت کوئی نہیں مگر غلامانہ ہم انہیں راستوں پر چل رہے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ اپریل 1999ء۔خطباتِ طاہر بابت شہداء صفحہ 25)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1999ء میں ’شہدائے احمدیت‘ کے تذکرہ پر مشتمل خطبات کا ایک سلسلہ شروع فرمایا۔ جو بعد میں ’شہدائے احمدیت‘ کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ یہ کتاب جماعت کی ویب سائیٹ پر موجود ہے اور مومنین کے ایمان و اخلاص اور جذبۂ قربانی کو بڑھانے کا موجب ہے۔

اس مختصر تمہید کے بعد ذیل میں عہدِ خلافتِ رابعہ میں شہادت کا اعزاز پانے والوں کی فہرست درج کی جاتی ہے۔(ان شہادتوں کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو کتاب ”شہدائے احمدیت“)۔ یہ کتاب حسب ذیل لنک پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے:

[www.alislam.org/urdu/pdf/Shuhda-e-Ahmadiyyat-Aaghaz-ta-Khilafat-4.pdf]۔

ان شہداء میں پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں شہادت پانے والے شامل ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں اور بچے بھی۔ ع خدا رحمت کُنَد ایں عاشقانِ پاک طینت را

نمبر شمار	تاریخ	اسماء شہدائے کرام	مقام
1	16/ اپریل 1983ء	ماسٹر عبدالحکیم ابڑو شہید	وارہ لاڑکانہ
2	8/ اگست 1983ء	ڈاکٹر مظفر احمد شہید	امریکہ
3	8/ ستمبر 1983ء	شیخ ناصر احمد شہید	اوکاڑہ
4	10/ اپریل 1984ء	چوہدری عبدالحمید شہید	محراب پور (سندھ)
5	یکم مئی 1984ء	قریشی عبدالرحمان شہید	سکھر (سندھ)
6	16/ جون 1984ء	ڈاکٹر عبدالقادر شہید	فیصل آباد
7	15/ مارچ 1985ء	ڈاکٹر انعام الرحمٰن شہید	سکھر
8	7/ اپریل 1985ء	چوہدری عبدالرزاق شہید	بھریا روڈ
9	9/ جون 1985ء	ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر شہید	حیدر آباد
10	29/ جولائی 1985ء	محمود احمد اٹھوال شہید	پنوں عاقل
11	10/ اگست 1985ء	قریشی محمد اسلم شہید (مربی سلسلہ)	ٹرینیڈاڈ
12	18/ اپریل 1986ء	مرزا منور بیگ شہید	لاہور
13	11/ مئی 1986ء	سید قمر الحق شہید	سکھر
14	11/ مئی 1986ء	راؤ خالد سلیمان شہید	کراچی
15	9/ جون 1986ء	رخسانہ طارق شہید	مردان
16	9/ جولائی 1986ء	بابو عبدالغفار شہید	حیدر آباد
17	25/ فروری 1987ء	غلام ظہیر احمد شہید	سوہاوہ، جہلم
18	14/ مئی 1989ء	ڈاکٹر منور احمد شہید	سکرنڈ (سندھ)
19	16/ جولائی 1989ء	نذیر احمد ساقی شہید	چک سکندر۔گجرات
20	16/ جولائی 1989ء	رفیق احمد ثاقب شہید	چک سکندر۔گجرات
21	16/ جولائی 1989ء	نبیلہ شہید	چک سکندر۔گجرات
22	اگست 1989ء	ڈاکٹر عبدالقدیر جدران شہید	قاضی احمد۔نواب شاہ
23	28/ ستمبر 1989ء	ڈاکٹر عبدالقدوس جدران	قاضی احمد۔نواب شاہ
24	17/ جنوری 1990ء	قاضی بشیر احمد کھوکھر شہید	شیخو پورہ
25	30/ جون 1990ء	مبشر احمد شہید	تیما پور۔کرناٹک۔بھارت
26	17/ نومبر 1990ء	نصیر احمد علوی شہید	دوڑ۔نواب شاہ
27	16/ دسمبر 1992ء	محمد اشرف شہید	جلہن۔گوجرانوالہ
28	5/ فروری 1994ء	احمد نصر اللہ شہید	لاہور
29	5/ فروری 1994ء	رانا ریاض احمد شہید	لاہور
30	30/ اگست 1994ء	وسیم احمد بٹ شہید	فیصل آباد
31	30/ اگست 1994ء	حفیظ احمد بٹ شہید	فیصل آباد
32	10/ اکتوبر 1994ء	ڈاکٹر نسیم احمد بابر شہید	اسلام آباد
33	28/ اکتوبر 1994ء	عبدالرحمان باجوہ شہید	کراچی
34	30/ اکتوبر 1994ء	دلشاد حسین کھچی شہید	لاڑکانہ
35	10/ نومبر 1994ء	سلیم احمد پال شہید	کراچی
36	19/ دسمبر 1994ء	انور حسین ابڑو شہید	لاڑکانہ
37	9/ اپریل 1995ء	ریاض احمد شہید	شب قدر۔مردان
38	3/ مئی 1995ء	مبارک احمد شرما شہید	شکار پور۔سندھ
39	8/ نومبر 1996ء	محمد صادق شہید	حافظ آباد
40	19/ جون 1997ء	چوہدری عتیق احمد باجوہ شہید	وہاڑی
41	26/ اکتوبر 1997ء	ڈاکٹر نذیر احمد ڈھونیکی شہید	گوجرانوالہ
42	12/ دسمبر 1997ء	مظفر احمد شرما ایڈووکیٹ شہید	شکار پور
43	8/ فروری 1998ء	میاں محمد اکبر اقبال شہید	یوگنڈا
44	7/ جولائی 1998ء	محمد ایوب اعظم شہید	واہ کینٹ
45	4/ اگست 1998ء	ملک نصیر احمد شہید	وہاڑی
46	10/ اکتوبر 1998ء	ماسٹر نذیر احمد بگھیو شہید	نواب شاہ
47	30/ اکتوبر 1998ء	چوہدری عبدالرشید شریف شہید	لاہور
48	یکم دسمبر 1998ء	ملک اعجاز احمد شہید	وزیر آباد۔گوجرانوالہ
49	14/ اپریل 1999ء	مرزا غلام قادر احمد شہید	ربوہ
50	9/ مئی 1999ء	مبارکہ بیگم شہید (اہلیہ عمر سلیم بٹ صاحب)	چونڈہ۔سیالکوٹ
51	8/ اکتوبر 1999ء	نور الدین احمد شہید	کھلنا۔بنگلہ دیش
52	8/ اکتوبر 1999ء	محمد جہانگیر حسین شہید	کھلنا۔بنگلہ دیش
53	8/ اکتوبر 1999ء	محمد اکبر حسین شہید	کھلنا۔بنگلہ دیش
54	8/ اکتوبر 1999ء	سبحان علی موڑل شہید	کھلنا۔بنگلہ دیش
55	8/ اکتوبر 1999ء	محمد محبّ اللہ شہید	کھلنا۔بنگلہ دیش
56	8/ اکتوبر 1999ء	ڈاکٹر عبدالماجد شہید	کھلنا۔بنگلہ دیش
57	8/ اکتوبر 1999ء	ممتاز الدین احمد شہید	کھلنا۔بنگلہ دیش
58	18/ جنوری 2000ء	ڈاکٹر شمس الحق طیّب شہید	فیصل آباد
59	15/ اپریل 2000ء	مولانا عبدالرحیم شہید	لدھیانہ۔بھارت
60	8/ جون 2000ء	چوہدری عبداللطیف اٹھوال شہید	چک بہوڑو۔شیخو پورہ
61	30/ اکتوبر 2000ء	افتخار احمد شہید	گھٹیالیاں۔سیالکوٹ
62	30/ اکتوبر 2000ء	شہزاد احمد شہید۔(عمر16/ سال)	گھٹیالیاں۔سیالکوٹ
63	30/ اکتوبر 2000ء	عطاء اللہ شہید	گھٹیالیاں۔سیالکوٹ
64	30/ اکتوبر 2000ء	غلام محمد شہید	گھٹیالیاں۔سیالکوٹ
65	30/ اکتوبر 2000ء	عباس علی شہید	گھٹیالیاں۔سیالکوٹ
66	10/ نومبر 2000ء	ماسٹر ناصر احمد شہید	تخت ہزارہ۔سرگودھا
67	10/ نومبر 2000ء	مبارک احمد شہید۔(عمر15/ سال)	تخت ہزارہ۔سرگودھا
68	10/ نومبر 2000ء	نذیر احمد رائے پوری شہید۔(والد)	تخت ہزارہ۔سرگودھا
69	10/ نومبر 2000ء	عارف محمود شہید۔(بیٹا)	تخت ہزارہ۔سرگودھا
70	10/ نومبر 2000ء	مدثر احمد شہید	تخت ہزارہ۔سرگودھا
71	22/ جون 2001ء	پاپو حسن شہید	انڈونیشیا
72	28/ جولائی 2001ء	شیخ نذیر احمد شہید	فیصل آباد
73	13/ ستمبر 2001ء	نور احمد چوہدری شہید۔(والد)	سدہ والا نیواں۔نارووال
74	13/ ستمبر 2001ء	طاہر احمد شہید۔(بیٹا)	سدہ والا نیواں۔نارووال
75	10/ جنوری 2002ء	غلام مصطفیٰ محسن شہید	پیر محل۔ٹوبہ ٹیک سنگھ
76	یکم ستمبر 2002ء	مقصود احمد شہید	فیصل آباد
77	14/ نومبر 2002ء	عبدالوحید شہید	فیصل آباد
78	15/ نومبر 2002ء	ڈاکٹر رشید احمد شہید	رحیم یار خان
79	25/ فروری 2003ء	میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ شہید	راجن پور

ہیومینیٹی فرسٹ کی سالانہ کانفرنس 2018ء کا بخیر و خوبی انعقاد

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تشریف آوری اور خطاب اور دنیا بھر سے آئے ہوئے نمائندگان کے ساتھ ڈنر میں شمولیت۔ 26 ممالک سے تشریف لانے والے 115 نمائندگان سمیت کُل 230 مندوبین نے شرکت کی۔

(رپورٹ: محمود احمد ملک)

ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے دفاتر واقع کنگسٹن (لندن۔ یُوکے) سے جاری کی جانے والی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق امسال 2 تا 4 مارچ 2018ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن سے ملحقہ طاہر ہال میں ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کی کامیاب سالانہ کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ امسال اس سہ روزہ کانفرنس کا مرکزی خیال "Sustainable Development" یعنی ’’پائیدار ترقی‘‘ رکھا گیا تھا۔

اس انٹرنیشنل کانفرنس میں کُل 230 مندوبین نے شرکت کی۔ شریک ہونے والے افراد میں 26 ممالک سے تشریف لانے والے 115 نمائندگان بھی تھے جن میں 29 خواتین نمائندگان بھی شامل تھیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے چیئرمین مکرم سیّد احمد یحییٰ صاحب نے کانفرنس میں خیراتی ادارے ’’ہیومینیٹی فرسٹ‘‘ کی گزشتہ بائیس سالہ کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس ادارہ کی جانب سے دنیا کے تمام برّاعظموں سے تعلق رکھنے والے متعدد ممالک میں ایک محدود اندازہ کے مطابق 46 لاکھ ضرورتمند افراد کی مدد کی جاتی رہی ہے۔ چنانچہ اگر مختلف فلاحی سکیموں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ:

- غریب ممالک میں صاف پانی مہیا کرنے کے حوالہ سے جاری سکیم Water for Life کے تحت اب تک 19 ممالک سے تعلق رکھنے والے 37 لاکھ سے زائد افراد نے استفادہ کیا ہے اور اس سکیم کے نتیجہ میں 2510 کی تعداد میں ہاتھ سے چلانے والے نَل یا صاف پانی مہیا کرنے کی مشینیں نصب کی جاچکی ہیں۔
- گزشتہ بائیس سال کے دوران ہیومینیٹی فرسٹ نے 61 ممالک میں 127 آفات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہنگامی حالات سے نپٹنے کی کوششوں میں بھرپور ہاتھ بٹایا اور قریباً ایک ملین مستحقین کی عملاً مدد کی۔ اس مقصد کے لئے ساڑھے چھ صد سے زائد افراد کی پیشہ ورانہ مخصوص تربیت بھی کی گئی تا کہ وہ ہنگامی حالات کی صورت میں فوری طور پر متأثرہ علاقہ میں پہنچ کر امدادی سرگرمیوں کا آغاز کرسکیں۔
- گزشتہ تین سال کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے 4292 رضاکاروں نے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ہونے والی امدادی سرگرمیوں میں نہایت اخلاص کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیق پائی ہے۔

مکرم چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ کی اعداد و شمار کی بنیاد پر پیش کی جانے والی رپورٹ کے بعد چند امدادی سرگرمیوں اور تعمیری منصوبہ جات کے بارہ میں پریزنٹیشنز دی گئیں۔ ان شاندار منصوبوں میں گوئٹے مالا میں ہسپتال کی تعمیر کے علاوہ مختلف تعلیمی اداروں میں پیش کی جانے والی مستقل خدمات، فلپائن میں آنے والے شدید خطرناک سمندری طوفان (Typhoon Haiyan) کے متأثرین کے لئے امدادی سرگرمیوں کی رپورٹ شامل ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس طوفان کی ماضی میں جنوبی ایشیائی علاقہ میں آنے والے سمندری طوفانوں کے ریکارڈ میں بھی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ ڈیٹا پروٹیکشن اور ہیومینیٹی فرسٹ کی نئی ویب سائٹ کے حوالہ سے بھی معلومات حاضرین کی خدمت میں پیش کی گئیں۔

کانفرنس کے دوسرے دن 3 مارچ 2018ء کو سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر کانفرنس کو رونق بخشی۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ اور بعض دیگر معززین بھی مدعو تھے۔ اس اجلاس میں مکرم چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ نے کانفرنس کے انعقاد کے مقاصد بیان کئے۔ نیز گزشتہ سالوں میں مختلف ممالک میں مکمل کئے جانے والے ترقیاتی منصوبوں اور متأثرہ علاقوں میں کئے جانے والے امدادی و خیراتی کاموں پر روشنی ڈالی اور اس حوالہ سے بعض منتخب ویڈیوز بھی دکھائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آجکل

آپ لوگ جو دنیا بھر کے مختلف ممالک میں ہیومینیٹی فرسٹ کے نمائندے ہیں، اپنی کانفرنس میں شرکت کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں جو تین سال کے وقفہ کے بعد منعقد ہو رہی ہے۔ مجھے یہ امید ہے اور مَیں توقع رکھتا ہوں کہ اس کانفرنس کے دوران آپ نے دیانتداری سے اُن امور کو پیش نظر رکھا ہوگا جو ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کے لئے سر انجام دیئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ نے سابقہ سالوں میں اپنے کام کے معیار کا بھی جائزہ لیا ہوگا اور ہیومینیٹی فرسٹ کے زیر انتظام جاری مختلف سکیموں کا بھی جائزہ لیا ہوگا۔ مجھے توقع ہے کہ آپ نے اپنے مستقبل کے منصوبوں کو بھی پیش نظر رکھا ہوگا کہ وہ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے کیسے آگے بڑھائے جاسکیں گے تا کہ بنی نوع انسان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جاسکے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یقیناً آج کی دنیا میں غیر یقینی اور غیر مساویانہ صورتحال بہت زیادہ درپیش ہے۔ مظلوم طبقہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا کے قریباً تمام خطّوں میں بدامنی، بے چینی اور اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ ایسی صورتحال مکمل طور پر انسانوں کی ہی پیدا کردہ ہے جس کی بنیادی وجہ عدل و انصاف کا فقدان ہے۔

چنانچہ جنگیں لڑی جا رہی ہیں، اختلافات جنم لے رہے ہیں اور ظالمانہ اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ہم قوموں کے درمیان جنگیں ہوتی ہوئی بھی دیکھ رہے ہیں اور چند ملکوں میں خانہ جنگی کی صورتحال کا بھی مشاہدہ کر رہے ہیں۔ معاشرہ میں تقسیم اور اختلافات بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ قریباً روزانہ کی بنیاد پر دہشتگرد اپنی کارروائیوں میں معصوم لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ قدرتی آفات بھی سارے کرۂ ارض پر مسلسل آ رہی ہیں جن کے نتیجہ میں غمزدہ صورتحال میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

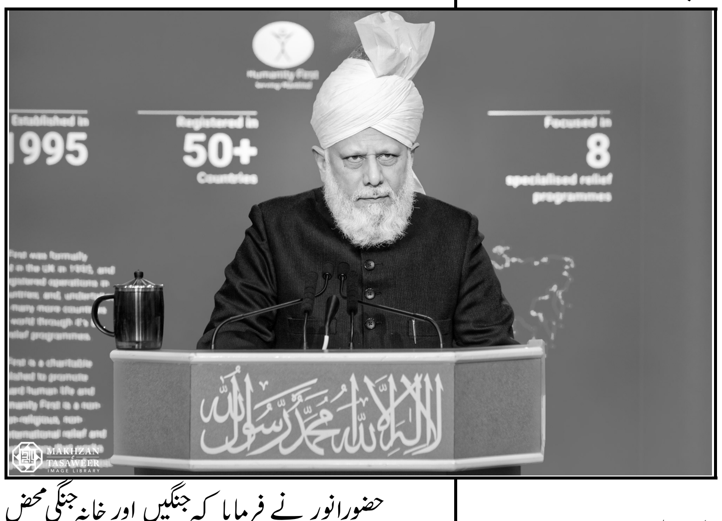

حضور انور نے فرمایا کہ جنگیں اور خانہ جنگی محض انسان کی اپنی پیدا کردہ ہے وہاں قدرتی آفات کے آنے کی بنیادی وجہ بھی بنی نوع انسان کی طرف سے ہی کئے جانے والے بہت سے نامناسب اقدامات ہیں جن کے نتیجے میں یہ آفات آتی ہیں۔ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بے حد رحیم و کریم ہے لیکن دوسری طرف آج کا انسان اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کر رہا ہے اور اُس کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں کر رہا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دُور کیا جا رہا ہے۔

پس اگر ہم سچے مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ تکلیف میں مبتلا لوگوں کی تکالیف کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا مذہب اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کے دو طریق ہیں: اوّل یہ کہ لوگوں کو اُن کے خالق کی طرف بلایا جائے تا کہ وہ خالق کے حقوق پہچانیں اور اُن کو ادا کریں۔ ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے کہ خالق اور مخلوق کے تعلق کو مضبوط بنایا جائے۔ دوسرا بنیادی طریق ہر ممکن طریق سے ضرورتمندوں کی مدد کرنا ہے اور اس کے لئے تمام موجود ذرائع کا استعمال کرنا ہے۔

یقیناً مذکورہ دونوں اصولی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُن خوشخبریوں کے مطابق بھیجا گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھیں اور حضرت اقدسؑ کے ذریعہ پھر جماعت احمدیہ مسلمہ کا قیام

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ کشتی۔ جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مئی 1983ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ تشہد وتعوذ کے بعد سورۃ ہود کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ۔

(سورۃ ہود: 37-38)

اور پھر فرمایا:

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا کا بھی ذکر کیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا گویا آپ نے اپنی قوم کے لئے بالآخر بددعا کی اور اپنے رب سے عرض کی کہ اے خدا! ان کافروں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہے اور دنیا کو ان سے اور ان کی ناپاک پیدا ہونے والی نسلوں سے ہمیشہ کے لئے پاک کردے۔ ساتھ ہی میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دعا دراصل بددعا نہیں تھی بلکہ منشاء الٰہی کے مطابق آپ کو پہلے سے خبر دے دی گئی تھی کہ اب اس قوم میں کوئی بھی ہدایت پانے والا موجود نہیں ہے اور چونکہ انسانی زندگی کے مقصد کے خلاف ہے کہ کوئی انسان خدا تعالیٰ کو کلیۃً بھلا کر ہمیشہ کے لئے اس سے کٹ جائے اور اس کی آئندہ نسلیں بھی ناپاک پیدا ہوں، اس لئے ان لوگوں کے لئے دعا کی اجازت ہی نہیں دی گئی تھی۔

وہ آیات جن سے میں نے استدلال کیا تھا ان کی میں نے اس وقت تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے نوح کی طرف وحی کی کہ اب تیری قوم میں سے کوئی تجھ پر ایمان نہیں لائے گا سوائے اس کے جو پہلے ایمان لا چکا ہے۔ پس اب تُو ان پر کسی قسم کا افسوس نہ کر، حسرت نہ کر۔ جو اُن کی تقدیر تھی وہ لکھی جا چکی ہے۔

یہ جو میں نے کہا دراصل ہر نبی اپنی قوم کے لئے دعا کرنا چاہتا ہے اور کسی حالت میں بھی بددعا نہیں کرنا چاہتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے معاً بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا کہ اے نوح! ہم جانتے ہیں کہ اس خبر کے بعد بھی تیرا دل بے قرار ہوگا اور تو اپنی قوم کے لئے دعا کرنا چاہے گا مگر ہم تجھے اس کی اجازت نہیں دیتے۔ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ہمیں اس قوم کے متعلق کچھ نہ کہہ، اس کے متعلق ہم سے ہرگز کوئی بات نہ کر جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ کیونکہ ان کی یہ تقدیر کہ یہ غرق کئے جائیں گے لکھی گئی ہے، آخری ہو چکی ہے۔

اگر آپ ان آیات کا غور سے مطالعہ کریں تو ان میں اور بھی بہت سے گہرے سبق ملتے ہیں۔ فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا یہاں ایک ایسی کشتی کا ذکر ہے جس کے متعلق دو باتیں اس کو تمام دنیا میں بننے والی کشتیوں سے نمایاں اور ممتاز کر دیتی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا ہماری نگاہ کے سامنے، ہماری نظر کے سامنے یہ کشتی بنا۔ ایک مالک کو جو چیز بہت پیاری ہو وہ اسے اپنے سامنے بنواتا ہے لیکن نسبتاً کم پیاری یا ایسی چیزیں جن کی اس کو خاص پرواہ نہیں ہوتی ان کی نگرانی ملازموں کے سپرد کر دیتا ہے اور بعض دوسروں کو بھی اس بارہ میں تاکید کر دیتا ہے۔ لیکن جس چیز سے اس کو غیر معمولی پیار ہو اور وہ پسند نہ کرے کہ اس کی بناوٹ میں ذرا سی بھی کوئی چیز اس کی مرضی کے خلاف ہو جائے اس کو بنوانے کے لئے وہ خود کھڑا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بڑے بڑے قیمتی اوقات والے لوگ بھی مسلسل کھڑے ہو کر بعض چیزوں کو اپنے سامنے بنواتے ہیں۔ مثلاً جب تعلیم الاسلام کالج بنایا جانے لگا تو چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ (اس وقت تو آپ خلیفۃ المسیح نہیں تھے) کو تعلیم سے بڑا پیار تھا اور کالج سے بڑا پیار تھا اس لئے دن رات سردی ہوتی یا گرمی، موسم کیسا بھی خراب ہوتا آپ اپنا سارا زائد وقت اس کی تعمیر کی نگرانی پر لگایا کرتے۔ خود چھت پر کھڑے ہو کر اپنے سامنے مزدوروں کو ہدایات دیتے کہ فلاں کمی پوری کرو، فلاں نقص پیدا ہو رہا ہے اس کو ٹھیک کرو۔ الغرض آپ نے کالج کی تعمیر پر بڑی محنت کی تھی۔ پس یہ ایک فطرتی تقاضا ہے کہ جس چیز سے انسان کو زیادہ پیار ہو اور جس کو وہ اہمیت دے اس پر وہ مسلسل نظر رکھتا ہے۔ اس لئے یہ ایک عجیب کشتی تھی کہ اس جیسی کشتی نہ کبھی پہلے بنی، نہ کبھی بعد میں ظاہری صورت میں بنائی گئی اس لئے کہ فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا اے نوح! ہم اس کشتی کے اوپر مسلسل نگاہ رکھیں گے۔

وَوَحْيِنَا دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ اے نوح! ہم نے تجھے جو ہدایت کی ہے اور جو کاریگری ہم نے تجھے سکھائی ہے اس کے مطابق یہ کشتی بنا۔ یہ کاریگری حضرت نوحؑ نے کسی اور سے تو نہیں سیکھی تھی۔ کشتی بنانا تو آپ جانتے ہی نہیں تھے۔ پس ایک ایک کیل جو ٹھونکا گیا اور ایک ایک میخ جو لگائی گئی اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس کو اس طرح رکھو اور اس طرح لگاؤ۔ الغرض یہ کشتی مسلسل اللہ تعالیٰ کی آنکھوں کے سامنے اور اس کی وحی کے تابع بنائی جا رہی تھی۔

اس سے ایک یہ خیال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اتنی عظیم الشان اور مقدس کشتی جو اپنی نوع میں بے نظیر اور بے مثل ہو، بعید نہیں کہ اس کا نشان آج کہیں مل جائے۔ نسبتاً ادنیٰ ادنیٰ چیزیں بھی زمانے نے محفوظ رکھی ہیں۔ مٹی کے ڈھیر میں دبی ہوئی Fossilized شکلوں میں مختلف قوموں کی تاریخیں ملتی ہیں اور لکڑی کے بہت پرانے کام بھی ملتے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ چونکہ کشتی لکڑی کی تھی اس لئے ضرور ضائع ہو گئی ہوگی، یہ بھی درست نہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے پرانے زمانوں کی لکڑی کی بنی ہوئی چیزیں بھی اب دستیاب ہو چکی ہیں۔ چنانچہ یہ خیال بہت سے مفکرین اور محققین کو بھی آچکا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی تلاش مختلف جگہوں پر ہوتی رہی ہے۔ کوہ ارارات پر بھی اور بعض دوسری جگہوں پر بھی وقتاً فوقتاً بعض Expeditions یعنی مہمات اس کشتی کی تلاش میں بھیجی گئی ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اس کو تلاش کرنے کی کوشش کی ان کا جغرافیہ بائبل پر مبنی تھا اور قرآن کریم جو جغرافیہ بیان کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو بائبل بیان کرتی ہے، اس لئے طبعی بات ہے کہ ان کی ساری کوششیں ناکام ہوئی تھیں اور اب تک ناکام رہی ہیں۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی احمدی مہم کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ قرآن کریم کے بیان فرمودہ نقشے اور جغرافیے کے مطابق اس کشتی کو تلاش کرے اور وہ دستیاب ہو جائے۔ اگر یہ کشتی دستیاب ہو تو یہ ایک بے نظیر کشتی ہوگی۔ لیکن یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔

مَیں ایک اور کشتی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ یہ کشتی بھی خدا کی آنکھوں کے سامنے بنائی گئی اور خدا تعالیٰ کی ہدایات کے تابع تشکیل دی گئی۔ وہ کشتی آپ ہیں یعنی جماعت احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ تُو ایک کشتی تیار کر۔ وہ کشتی کیا ہے؟ وہی جماعت احمدیہ جس میں شامل ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دیتا ہے کہ تمام دنیا کی ہلاکتوں سے تم محفوظ کئے جاؤ گے۔ پس حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہری لکڑی کی کشتی کی بھی بڑی قدر و قیمت ہے اور اس کو تلاش کرنے والے بھی یقیناً بڑے خوش قسمت ہوں گے لیکن بہت زیادہ قیمتی ہے وہ کشتی جو حضرت نوحؑ کی قوم کو نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی قوم کو عطا ہوئی جو پہلے ایک تعلیم کی شکل میں ظاہر ہوئی اور پھر اس تعلیم نے ایک جماعت کا روپ دھار لیا اور ایک جماعت کی شکل میں آج وہ دنیا میں موجود ہے اور دنیا کے ہر ملک میں اس کشتی کے نمونے بن رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جتنے اعلیٰ کاریگر نے کوئی چیز بنائی ہو اتنا ہی زیادہ ظلم ہوتا ہے اس میں دخل اندازی کرنا اور اس کی شکل کو بگاڑنا۔ کیونکہ ایک کامل تصویر کو اگر ایک ادنیٰ نقاش چھیڑے گا تو اس میں کوئی خوبصورتی پیدا نہیں کر سکے گا بلکہ بدصورتی پیدا کرے گا۔ ایک کامل صناع کی پیداوار میں اگر کوئی اناڑی دخل دے گا تو سوائے اس کے کہ اس کی اچھی بھلی صورت کو بگاڑ دے اور کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔

پس یہ کشتی یعنی جماعت احمدیہ وہ مقدس کشتی ہے جس کے خدوخال خود اللہ تعالیٰ نے اپنی آنکھوں کے سامنے اور اپنے وحی کے مطابق تشکیل دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نظام کو ڈھالنے میں اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی دخل نہیں دیا۔ آپ کی اپنی سوچ کا اس میں کوئی بھی دخل نہیں۔ کشتی نوحؑ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا، اللہ تعالیٰ بہت کھلے اور واضح طور پر فرماتا ہے کہ اس کی تمام تفاصیل ہم نے بتائیں اور اسے اپنی نگرانی میں بنوایا۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تعلیم جس نے جماعت احمدیہ کی شکل میں تجسم اختیار کیا، کشتی نوحؑ ہے اور یقیناً یہ کشتی نوحؑ ہے تو اس کا ہر پہلو، اس کا ہر ذرہ اور اس کی ہر نوک پلک اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع بنی ہے۔ اس لئے خوبصورت جماعت کے خدوخال کو زندہ اور جاری رکھیں۔ اگر تابعین نے یا تبع تابعین نے ان نقوش میں فرق ڈال دیا اور تبدیلیاں پیدا کر دیں تو پہلے بھی اگرچہ جماعتیں یہ ظلم کرتی چلی آئی ہیں لیکن یہ بہت بڑا ظلم ہوگا کہ ایسی جماعت جس کو اللہ تعالیٰ نے کشتی نوحؑ سے تشبیہ دی ہو اور نہایت ہی پیار کے ساتھ اس کا ذکر قرآن کریم میں محفوظ فرمایا ہو، وہ دیکھتے دیکھتے دو تین نسلوں میں ہی اس کشتی کے نقوش بگاڑ دے۔

دوسرا پہلو اس میں یہ ہے کہ جتنے بڑے طوفان ہوں اتنی زیادہ احتیاط کے ساتھ کشتیاں بنائی جاتی ہیں اور بہت بڑے بڑے ماہر صنّاع اپنی ساری کوششیں اور اپنا سارا علم اس بات میں صَرف کر دیتے ہیں کہ یہ کشتی یا یہ جہاز ہر قسم کے امکانی خطرے کا مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ جنگ عظیم ثانی میں بھی ایسے جہاز بنائے گئے اور ان کے بارے میں بڑے بڑے دعاوی بھی کئے گئے۔ مثلاً انگلستان نے ایک ایسا جہاز بنایا جس کے متعلق یہ دعویٰ تھا کہ یہ ہر قسم کے امکانی خطرے کا مقابلہ کرنے کے قابل ہے لیکن جب وہ سمندر میں اتارا گیا تو پہلی دفعہ ہی ایسے طوفان سے اس کا سامنا ہوا کہ وہ پھر واپس نہیں آسکا حالانکہ اس زمانے کی سب سے Advanced ٹیکنالوجی اس کے پیچھے تھی اور دنیا کے چوٹی کے جہاز بنانے والوں نے اپنی قوتیں اس پر صرف کی تھیں۔ انسان تو نااہل ہوتا ہے۔ وہ اپنی لاعلمی کے نتیجے میں، اپنی جہالت میں بعض دفعہ بڑے دعاوی کر دیتا ہے لیکن عملاً ان دعاوی کو سچا ثابت نہیں کر دکھاتا۔

لیکن جو کشتی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہو اس کے متعلق یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی ایسا طوفان بھی آئے گا جو اس کشتی کو غرق کر سکے۔ پس اگر آپ اس کشتی کے خدوخال کی حفاظت کریں گے تو یہ خود آپ کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ کتنی بڑی بڑی تحریکیں آپ کو مٹانے کے لئے چلی ہیں اور کس طرح ان کی لہریں آپ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں اور ان کا کوئی وجود باقی نہیں رہا اور کس شان کے ساتھ مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کی بنی ہوئی یہ کشتی اسی طرح لہروں کے اوپر غلبے کے ساتھ تیرتی چلی گئی۔

پس اگر آپ نے اس مقدس صنّاع کی بنائی ہوئی ترکیبوں میں اپنے دماغ کی بیہودہ اور لغو ترکیبوں کو دخل نہ دینے دیا، اگر آپ نے بڑی حفاظت اور پیار کے ساتھ اور جاں سوزی کے ساتھ اس کے ادنیٰ سے ادنیٰ نقوش کی بھی حفاظت کی تو یہ چند معمولی تحریکیں کیا چیز ہیں اگر وہ طوفان بھی اٹھے جسے عالمی طوفان نوحؑ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، اگر ایسی لہریں بھی بلند ہوں جو پہاڑوں کو غرق کر دیں اور دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو تباہ کر دیں تو میں آپ کو قرآن کریم کی تعلیم کی رُو سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کی روشنی میں یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ وہ کشتی ہے جس کا دنیا کا کوئی طوفان بھی کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ یہ لازماً غالب آئے گی اور پہاڑوں کی بلندیوں پر بلند ہوگی۔ طوفان تھمیں گے تو یہ نیچے اترے گی لیکن ایسا کوئی طوفان نہیں جو اس کشتی کو ڈبونے کے لئے پیدا کیا گیا ہو۔ لیکن شرط یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کی بنائی ہوئی کشتی ہے، اسے انسانی ہاتھوں سے ناپاک اور گندہ نہ کریں۔

آیت وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا کا دوسرا پہلو جو خاص طور پر توجہ کا مستحق ہے، وہ ہے وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ۔ کہ اے نوح! ظالم لوگوں کے متعلق مجھ سے خطاب نہ کر۔ حالانکہ دوسرے انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کے لئے دعا کرنے سے منع نہیں فرمایا۔ نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منع فرمایا، نہ ہی حضرت لوط علیہ السلام کو۔ دعا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ تو کہا کہ اب اس بات کو چھوڑ دو لیکن یہ اور طرح کا منع کرنا ہے۔ یہ تو فرمایا کہ ہم تمہیں خبر دے رہے ہیں لیکن یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنے کی اجازت نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تو یہاں تک فرمایا يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ (ہود: 75) کہ وہ ہمارے ساتھ جھگڑ رہا تھا۔ اب یہ جھگڑنا بڑے پیار کا اظہار ہے۔ یہ مراد نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہو چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ناپسند نہیں کرتا اور پھر بھی وہ اصرار کر رہے تھے کہ خدا قوم لوط کو بچا لے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اشارۃً یا کنایۃً بھی اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دعا سے منع نہیں فرمایا کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خدا کی نگاہ میں جو مقام تھا اس کی وجہ سے یہ ناممکن تھا کہ آپؑ خدا کی طرف سے اشارہ پانے کے بعد کسی قسم کی گفتگو

فرماتے۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محبت اور پیار کے ساتھ مجادلے کا موقع دینا ایک بہت بڑی بات ہے۔ چنانچہ آپؑ نے قوم لوطؑ کو ہلاکت سے بچانے کے سلسلہ میں خوب زور لگایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی زور لگانے دیا کہ یہ دلیلیں بھی نکالو، وہ دلیلیں بھی نکالو۔ اس قوم کو بچانے کے لئے جو بھی جواز تمہارے ذہن میں آسکتا ہے وہ پیش کرلو اور ہم تمہیں بتاتے چلے جائیں گے کہ یہ جواز بھی درست نہیں، وہ جواز بھی درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابراہیم! اس قوم کو بچانے کی اگر ایک بھی وجہ جواز ہوتی تو ہم اسے بچالیتے۔ پھر منع بھی کیسے پیار سے فرمایا :يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ (ہود:77) کہ اے ابراہیم! اب بس کر، جانے بھی دے، چھوڑ اس قصے کو، اللہ کا حکم تو آبھی چکا ہے۔ سر پہ آکھڑا ہے جس کو ٹالنے کی تو کوشش کر رہا ہے۔ اب دیر ہو چکی ہے، اب وقت نہیں رہا کیونکہ ہماری تقدیر ظاہر ہوگئی ہے۔ کیسا عظیم الشان پیار کا اظہار ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اور آپؑ کی دعاؤں کو بھی کتنے پیار سے ردّ کیا ہے۔ ساتھ ہی إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ (ہود:76) کہہ کر آپؑ کی تعریف بھی کردی اور آپؑ کی بڑی ہی دلجوئی فرمائی۔

اس کے برعکس حضرت نوح علیہ السلام کو اجازت ہی نہیں ملی کہ وہ اپنی قوم کے متعلق کوئی ذکر بھی کرسکیں۔ اس میں کیا حکمت تھی؟ اگر آپ غور کریں تو اس میں آپ کو بہت ہی گہرا اور بہت ہی عظیم الشان سبق نظر آئے گا۔ ایک ایسا سبق جو انسانیت کے مقام کو بہت بلند اور ارفع کر دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس قوم کے لئے دعا کر رہے تھے اس کا آپؑ سے کوئی بھی رشتہ نہیں تھا۔ آپؑ کی اولاد میں سے کوئی ایک فرد بھی اس قوم میں شامل نہیں تھا جس کے لئے آپؑ بے قرار تھے، جس کو بچانے کے لئے آپؑ ترساں ولرزاں تھے اور عاجزانہ دعائیں کر رہے تھے۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے جس قوم کے لئے دعا کرنی تھی اس میں ان کے بیٹے نے بھی شامل ہونا تھا۔ اس لئے اس لطیف بات میں یہ بھی ایک انذار کا پہلو تھا کہ نوحؑ کو اس لئے منع کیا جا رہا ہے کہ انبیاء کی شان کے خلاف ہے کہ ان کے ترحم میں نفس کی ادنیٰ سی ملونی بھی شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے لئے بھی دعائیں کرنے کی اجازت دے دیتا ہے لیکن چونکہ نبی کا اپنا بیٹا شامل ہو گیا ہے اس لئے فرمایا کہ اب تیرا یہ مقام نہیں رہا کہ تو اس کے لئے دعا کرے۔ اب اگر تو دعا کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ کہنے والا یہ کہے اور سوچنے والا آئندہ یہ سوچے کہ نوحؑ نے اس لئے دعا کی تھی کہ آپؑ کا اپنا بیٹا بھی شامل تھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نوح! میں تجھ پر یہ داغ نہیں لگنے دینا چاہتا۔ تمام انبیاء کو دعا کی اجازت دوں گا لیکن تجھے یہ اجازت نہیں دوں گا کیوں کہ تیرے اپنے خون کا حصہ بھی ان لوگوں میں شامل ہو گیا ہے جن پر عذاب آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت نوح علیہ السلام کو دعا سے منع فرمانا جس غرض سے تھا اس کو کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادٰى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِينَ۔ قَالَ سَاٰوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ۔ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ وَنَادٰى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ۔ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ۔ (ھود:47-42)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت نوح نے کہا کہ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو فرمایا کہ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا یہ کہتے ہوئے کہ اللہ ہی کے سپرد ہے، اسی کے نام کے ساتھ اس کا جاری ہونا اور اس کا بلند ہونا۔ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ میرا رب تو بہت بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور یہ ایسی کشتی تھی جو پہاڑوں کی طرح بلند موجوں پر سوار تھی اور وہ موجیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھیں۔ اچانک نوحؑ نے کیا دیکھا کہ اس کا بیٹا ایک ایسی جگہ کھڑا ہے جہاں قریب تھا کہ موجیں اس کو جا لیتیں۔ آپ نے اسے دیکھ کر بے قراری سے آواز دی اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں سے نہ ہو۔ نوحؑ کے بیٹے نے جواب دیا میں تو پہاڑ پر پناہ لے لوں گا۔ یہ طوفان کیا چیز ہے۔ ایک سے ایک بلند پہاڑ میرے سامنے ہے۔ جوں جوں موجیں بڑھتی چلی جائیں گی میں بھی بلند تر ہوتا جاؤں گا۔ معلوم ہوتا ہے وہ ایسا علاقہ تھا جس کے اردگرد پہاڑ بھی تھے اور ایک کے بعد دوسری بلند چوٹی تھی۔ جب یہ واقعہ ہوا اس وقت نسبتاً نچلی جگہ پہ تھے۔ بہر حال جب حضرت نوحؑ نے بیٹے کو پکارا تو اس نے جواب دیا یہاں تو پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ میں ایک کے بعد دوسرے پہاڑ کی طرف رجوع کرتا چلا جاؤں گا۔ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ - حضرت نوحؑ نے جواب دیا۔ اے میرے بیٹے! آج اللہ کے عذاب سے کوئی پناہ نہیں۔ اگر ہے تو اس کشتی میں ہے۔ اس کے سوا آج رُوئے زمین پر کوئی جگہ نہیں جو کسی انسان کو خدا کے فیصلے سے بچا سکے۔ اور ابھی آپؑ یہ جواب دے ہی رہے تھے کہ ایک ایسی موج اُٹھی جس نے آپؑ کے بیٹے کو نظر سے غائب کر دیا اور پھر اس کو دوبارہ نہیں دیکھا گیا کیونکہ وہ غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا۔ پس یہ واقعہ ہونے والا تھا جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو خطاب کرنے سے منع فرما دیا۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت تک حضرت نوحؑ نے کلام نہیں کیا جب تک کہ یہ سارا طوفان گزر نہیں گیا۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ادھر یہ واقعہ ہوا ادھر حضرت نوحؑ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اے خدا! تو نے اس کو ہلاک کر دیا حالانکہ یہ تو میرا بیٹا تھا لیکن یہ بات ہرگز درست نہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ کہ خدا نے زمین کو حکم دیا کہ وہ اپنا پانی جذب کرلے اور آسمان کو فرمایا کہ وہ تھم جائے۔ پھر پانی نیچے ہوا اور اس کے بعد کشتی پہاڑ کی چوٹی پر جا لگی۔ اس کے بعد حضرت نوحؑ کے خدا سے کلام کا ذکر ہے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس سارے عرصے میں حضرت نوحؑ کو اپنے بیٹے کے مرنے کا دکھ ضرور تھا لیکن اس کی موت کا اتنا دکھ نہیں جتنا اس تعجب کی بنا پر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا کہ تیرے اہل کو میں نجات بخشوں گا پھر یہ کیا واقعہ ہو گیا؟ پس دراصل یہ دکھ نہیں تھا کہ میرا بیٹا کیوں ہلاک ہوا بلکہ یہ دکھ تھا کہ میری پیشگوئی کیوں پوری نہیں ہوئی۔ خدا کا کلام جو مجھ سے ہوا تھا میں نے اس کو سمجھنے میں غلطی کی ہے یا یہ کیا واقعہ ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو واضح خبر دی تھی کہ میں تیری اولاد کو بچا لوں گا اور میرا بیٹا تو میری اولاد تھی پھر وہ میری نظروں کے سامنے دیکھتے دیکھتے کیوں ہلاک ہو گیا۔ لیکن یہ عرض اس وقت کی جب یہ سارا معاملہ گزر گیا۔ ورنہ اس وقت تو انبیاء کی شان کے خلاف ہے کہ اشارۃً یا کنایۃً بھی ایسا کلام منہ پر لائیں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے کلام پر کسی معنی میں بھی کوئی حرف آئے۔

پس حضرت نوح علیہ السلام نے بڑی خاموشی اور صبر کے ساتھ بیٹے کی ہلاکت کو برداشت کیا اور کوئی لفظ منہ پر نہیں لائے اور جب پوچھا ہے تو یہ نہیں کہا کہ بیٹا کیوں مرا ہے اس کو تو زندہ رہنا چاہئے تھا بلکہ یہ عرض کی کہ اے خدا! وہ تو میری اولاد تھی۔ وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے۔ پھر یہ کیا معمہ ہو گیا اور یہ کیا واقعہ ہو گیا کہ تیرے وعدے کے باوجود بیٹا ہلاک ہو گیا؟ اس لئے اس طرز بیان میں کوئی گستاخی نہیں ہے۔ بڑی ہی عاجزی کا اظہار ہے کہ میری انسانی عقل، میری بشری نظر اس معمے کو حل نہیں کرسکتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ معمہ کھولا اور فرمایا: يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ کہ اے نوحؑ! وہ تیرا بیٹا کس طرح ہو گیا، وہ تیرے اہل بیت میں سے نہیں تھا اس لئے کہ اس کے عمل گندے تھے۔

چنانچہ ہمیشہ کے لئے اہل بیت کی تعریف فرمادی۔ فرمایا کوئی ظاہری رشتہ اور ظاہری خون کا تعلق کسی کو نہیں بچا سکے گا۔ ادنیٰ لوگوں کو بھی نہیں بچا سکے گا کیونکہ زیادہ سے زیادہ اظہار محبت اور پیار اللہ تعالیٰ نبی سے کرسکتا ہے۔ پس نبی کا ظاہری خون بھی اس کی ایسی اولاد کو نہیں بچا سکا جس نے اس خون کی قدر نہیں کی، اس کے پیغام کی حفاظت نہیں کی اور اپنے اعمال صالحہ میں نبی کے اعمال صالحہ کو جاری نہیں کیا اس لئے جو روحانی طور پر کاٹا گیا وہ جسمانی طور پر بھی کاٹا گیا۔

یہ ایک اور سبق ہے جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کشتی نوح میں حفاظت کی خوشخبری تو ضرور ہے، اہل خاندان کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جو خاندان سے ظاہری تعلق تو نہیں رکھتے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے اس کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ ضمانت اس وقت تک ہے جب تک اعمال صالحہ موجود رہیں گے۔ جب بھی اعمال صالحہ میں کمزوری واقع ہوئی تو وہ خدا جس نے حضرت نوحؑ کے بیٹے کو ہلاکت سے نہیں بچایا وہ آئندہ بھی کبھی نہیں بچائے گا ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے غیر منصف خدا سمجھا جائے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں تو خدا نے نبی کے ظاہری بیٹے کو بچانے سے انکار کر دیا لیکن بعد کے کسی زمانے میں ظاہری اولاد کی قدر کرتے ہوئے اسے اس لئے بچا لیا کہ کسی پیارے کی اولاد ہے۔ کیا قیامت کے دن حضرت نوحؑ یہ سوال نہیں کرسکیں گے کہ اے خدا! مجھے بھی تو تُو نے ہی نبی بنایا تھا مجھ سے بھی تو تُو نے ہی پیار کا اظہار کیا تھا ایسا پیار کہ میری خاطر ساری دنیا کو ہلاک کر دیا اور کوئی پرواہ نہیں کی، تو میرے بیٹے کو کیوں معاف نہیں کیا۔ جبکہ بعد میں آنے والوں کے بیٹوں کو معاف کیا گیا۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کے انصاف پر یہ ایک ایسا الزام ہے جو کبھی نہیں لگایا جاسکتا۔

اس لئے جہاں امن کا مقام ہے وہاں خوف کا بھی مقام ہے۔ جہاں خوشخبری سے ہمارے دل بلیوں اچھل رہے ہیں کہ تمام دنیا کے طوفان مل کر بھی ہمیں ہلاک نہیں کرسکیں گے وہاں یہ خوف بھی دامن گیر رہنا چاہئے اور تقویٰ کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے۔ خدا نہ کرے ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں جو بظاہر اس کشتی میں سوار ہوں لیکن حقیقت میں اس کشتی سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو۔ جو بظاہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل ہوں اور جماعت کی طرف منسوب ہو رہے ہوں لیکن جب طوفان آئیں تو وہ ان کو الگ کر دیں اور کھوٹے اور کھرے میں ایسی تمیز ہو جائے کہ اس وقت معلوم ہو کہ کون احمدی تھا اور کون احمدی نہیں تھا۔ خدا ایسا وقت نہ لائے کہ ہم میں سے کچھ، ہمارے پیاروں میں سے کچھ، ہمارے قریبیوں میں سے کچھ ایسے طوفان میں غرق کئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ کامل وفا کے ساتھ، پوری احتیاط کے ساتھ، پورے تقویٰ کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ، حق کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اس کشتی کی حفاظت کرتے چلے جائیں، جو آج تمام دنیا کو بچانے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔''

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 269 تا 279)

بقیہ: مکرم چوہدری صادق علی ہُندل صاحب

از صفحہ 17

بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کرتے اور اس کی نگرانی بھی کرتے اور سینیئر عہدیداروں سے اُن کے متعلق پوچھتے۔

آپ 28 مئی 2010ء کو میرے ساتھ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں موجود تھے۔ آپ اُن لوگوں میں سے تھے جو خود بھی بہت حوصلے میں تھے اور دیگر افراد کو بھی صبر اور حوصلہ دیتے رہے۔

آپ کو خلافت احمدیہ سے بہت زیادہ عشق تھا۔ تمام بچوں کو خلیفہ وقت کی اطاعت کا درس دیتے۔ حضور کے تمام خطبات کو باقاعدگی سے سنتے اور تمام اہل خانہ کو بھی چیک کرتے کہ وہ خطبہ کے وقت موجود ہیں کہ نہیں۔ اپنی تمام زندگی نماز تہجد اور دیگر نمازوں میں باقاعدگی رکھی۔

اسی طرح قرآن کریم اور تفسیر کا بھی باقاعدگی سے مطالعہ کرتے۔ تمام لوگ آپ کی سچائی اور صاف گوئی کے معترف تھے۔ آپ کی محبت اور مہمان داری کی لوگ ہمیشہ تعریف کرتے۔ آپ کی وفات 6 فروری 2018ء کو ہوئی۔ اگلے دن 7 فروری کو آپ کی نماز جنازہ آپ کے گھر واقع کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ بعد میں ہانڈو گجراں میں تدفین کی گئی۔

قارئین سے ہمارے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی ساری اولاد کو ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

... ...

گوئٹے مالا

گوئٹے مالا میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد

(خلاصہ رپورٹ مرسلہ: عبدالستار خان صاحب، امیر و مبلغ انچارج گوئٹے مالا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دسمبر 2017ء کے آخری عشرہ اور جنوری 2018ء کے ابتدائی دو ہفتوں کے دوران ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کے تعاون سے ہیومینٹی فرسٹ گوئٹے مالا نے مختلف مقامات پر کُل تین میڈیکل کیمپس لگائے۔ ان تینوں میڈیکل کیمپس کے تحت کُل 4459 مریضوں کا چیک اَپ کیا گیا اور مفت ادویات مہیّا کی گئیں۔ امریکہ سے ڈاکٹرز، نرسز اور سٹوڈنٹس گروپس کی صورت میں تشریف لاتے اور مقامی ڈاکٹرز، ٹرانسلیٹرز، نرسز، سٹوڈنٹس اور ہیومینٹی فرسٹ کے کارکنان کے ساتھ مل کر مریضوں کا معائنہ کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں کیمپس نہایت کامیاب رہے۔ قارئین الفضل سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ ہیومینٹی فرسٹ گوئٹے مالا کو آئندہ بھی ایسے پروگرامز منعقد کرنے کی توفیق ملے۔ آمین۔

☆...☆...☆

مالی (مغربی افریقہ)

مالی کے ریجن سیگو میں انٹرنیشنل فیسٹیول کے موقع پر جماعت احمدیہ کا بُک سٹال

(خلاصہ رپورٹ مرسلہ: تاثیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ مالی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالی کو سیگو انٹرنیشنل فیسٹیول میں 29 جنوری تا 4 فروری 2018ء جماعتی کتب پر مشتمل بُک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اس سٹال کے ذریعہ جہاں وسیع پیمانے پر جماعت کا تعارف ہوا وہاں تبلیغ کا بھی ایک وسیع ذریعہ مہیا ہوا۔ فیسٹیول کے دوران کثیر تعداد میں کتب کی فروخت ہوئی اور 7100 کی تعداد میں جماعتی پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ نیز اس دوران 14 سوال و جواب کی محفلیں منعقد ہوئیں۔ اس سٹال کے ذریعہ ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً 40000 لوگوں تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

☆...☆...☆

تھائی لینڈ

تھائی لینڈ کے 46ویں سالانہ نیشنل بُک فیئر اور 16ویں انٹرنیشنل بُک فیئر کے مشترکہ انعقاد پر جماعت احمدیہ کی شمولیت

(خلاصہ رپورٹ مرسلہ: مکرم Uung Kurnia صاحب صدر جماعت تھائی لینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تھائی لینڈ کو تھائی لینڈ کے 46ویں سالانہ نیشنل بُک فیئر اور 16ویں انٹرنیشنل بُک فیئر کے مشترکہ انعقاد پر شمولیت اختیار کرنے کی توفیق ملی۔ Bangkok میں مشترکہ بُک فیئر کا انعقاد Queen Sirkit Convention Hall میں 29 مارچ تا 8 اپریل 2018ء کو ہوا جس کا افتتاح عزت مآب شہزادی Sirindhorn نے کیا۔

جماعت احمدیہ کے سٹال پر قرآن کریم کے مختلف تراجم کے علاوہ تھائی، انگریزی اور چینی زبانوں میں جماعتی لٹریچر رکھا گیا۔ سٹال کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرنے کے لئے تزئین و آرائش roll-up بینرز کے ذریعہ کی گئی جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کے ساتھ اسلام احمدیت کے پیغام کا خلاصہ درج تھا۔ امسال خاص طور پر اس بات کو محسوس کیا گیا کہ غیر مسلموں نے اسلام کی تعلیمات کو سمجھنے میں بہت گہری دلچسپی لی اور عصر حاضر کے مسائل کے بارہ میں کئی سوالات کئے۔

قرآن کریم کا تھائی ترجمہ، تھائی اور انگریزی زبان میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی''، World Crisis and the Pathway to Peace نیز لائف آف محمد ﷺ اور کتاب ''God'' کی سب سے زیادہ ڈیمانڈ تھی۔

تھائی غیر از جماعت مسلمانوں میں سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث کتاب The second coming of Jesus اور کتاب Al-Bushra میں تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کے ذریعہ ہمیں بہترین پھل عطا ہوں۔ آمین۔

☆...☆...☆

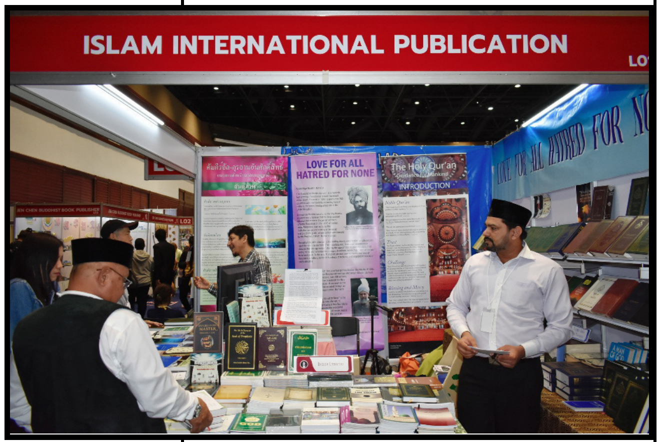

تھائی لینڈ کے انٹرنیشنل بُک فیئر 2018ء میں جماعت احمدیہ کے سٹال کی بعض تصاویر

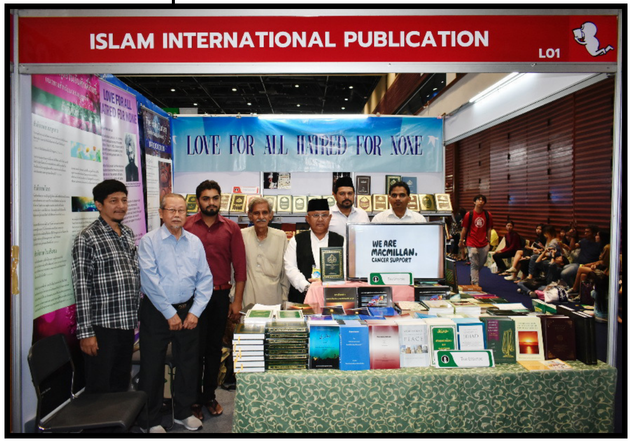

2017ء کی بعض اہم خبریں

بینن (مغربی افریقہ)

بینن کے ریجن آٹلانٹک کے گاؤں آگلانگبین AGLANGBIN میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

(خلاصہ رپورٹ مرسلہ: مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ بینن)

AGLANGBIN گاؤں اٹلانٹک ریجن میں واقع ہے اور ZE (زَے) کمیون کا سرحدی اعتبار سے آخری گاؤں ہے۔ اس لئے انتہائی دور افتادہ اور پسماندہ گاؤں ہے۔ گاؤں کی آبادی ایزو کہلاتی ہے اور ان کی زبان کا بھی یہی نام ہے۔ ان کا ذریعۂ معاش کھیتی باڑی اور ماہی گیری ہے۔ بارشوں کے باعث یہ علاقہ 5 ماہ پانی میں ڈوب جاتا ہے اس لئے رہائشگاہوں کو ستونوں کے ذریعہ سطح زمین سے بلند کر کے تعمیر کیا جاتا ہے۔ گاؤں تک پہنچنا ایک بہت مشکل امر ہے۔ اس کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا پیغام اس گاؤں تک پہنچا اور سن 2016ء میں جماعت احمدیہ کا پودا اس گاؤں میں لگا۔

بینن کے ریجن آٹلانٹک کے گاؤں آگلانگبین AGLANGBIN میں احمدیہ مسجد کی ایک تصویر

جب اس علاقہ کے دیگر مسلمانوں کو پتہ چلا کہ اگلانگبین گاؤں کے لوگوں نے جماعت احمدیہ قبول کر لی ہے تو انہوں نے اپنا وفد بھیجا کہ یہ لوگ جماعت سے دستبردار ہو جائیں۔ لیکن گاؤں والوں نے جواب دیا کہ ہم گزشتہ تیس سالوں سے مسلمان ہیں آج تک آپ میں سے کوئی نہیں آیا کہ ہمیں دین سکھائے اور دینی علوم سے واقف کروائے مگر جماعت احمدیہ کے مبلغین اور معلمین ہیں جو باقاعدہ ہمارے پاس آتے اور ہمیں دینی علوم سکھاتے اور کلاسز کا انعقاد کرتے ہیں اور صرف اسی طرح ہمیں یہ ادراک ہوا ہے کہ اسلام ایک نہایت خوبصورت مذہب ہے اور اسی لئے ہمیں امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی ہے۔ اس طرح اس وفد کو شرمندہ واپس لوٹنا پڑا۔

قبول احمدیت سے قبل گاؤں والے گاؤں میں ایک کچی اور بوسیدہ حالت کی ایک مسجد میں نمازیں ادا کرتے تھے اور نماز جمعہ کے لئے افامے شہر جاتے تھے۔ قبول احمدیت کے بعد باقاعدہ اسی گاؤں میں نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کا انتظام کیا گیا۔ مگر پہلے سے تعمیر شدہ بوسیدہ مسجد ان ضروریات کے پیش نظر چھوٹی اور ناکافی تھی۔ چنانچہ مقامی جماعت نے 20x25 میٹر پر مشتمل قطعہ جماعت کے لئے وقف کیا جس کو قانونی طور پر جماعت کی ملکیت میں شامل کیا گیا ہے۔

اس علاقہ کا براہ راست زمینی راستہ تعمیراتی سامان کی ترسیل کے لئے انتہائی کٹھن ہونے کے باعث بذریعہ کشتیاں اور آخر پر بذریعہ موٹر سائیکلز کے ٹنوں سیمنٹ، ریت، بجری اور لکڑی وغیرہ کی ترسیل کی گئی۔

15 مارچ 2017ء کو اس مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی۔ علاقہ میں پانی کے چڑھاؤ کو مدّنظر رکھتے ہوئے مسجد کو زمین سے ڈیڑھ میٹر بلند کنکریٹ کے ستونوں پر تعمیر کیا گیا۔ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم منتظر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی نگرانی میں مسجد کی تعمیر کی گئی اور جولائی کے شروع میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔

راستہ کی مشکلات اور پانی کے چڑھاؤ کے باعث ماہ نومبر کی 24 تاریخ کو مسجد کے باقاعدہ افتتاح کا پروگرام رکھا گیا۔ مرکز سے مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن، مکرم منتظر احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مسجد کی افتتاحی تقریب کے لئے کوتونو سے گاڑی پر روانہ ہوئے۔ 115 کلومیٹر سفر طے کرنے کے بعد کشتیوں میں پانی کا راستہ عبور کر کے موٹر سائیکلوں کے ذریعہ گاؤں پہنچے۔ احباب جماعت نے والہانہ طور پر وفد کا استقبال کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ایزو اور فرنچ ترجمہ سے ہوا۔ عربی قصیدہ کے بعد مقامی صدر صاحب نے مہمانوں اور مرکزی وفد بالخصوص امیر جماعت احمدیہ بینن کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ اب ہم نمازیں اور نماز جمعہ بہ سہولت ادا کر سکتے ہیں۔

☆... بعد ازاں امام صاحب نے تقریر کی اور کہا کہ گزشتہ تیس سالوں سے اس علاقہ میں مسلمان آبادی موجود

ہے مگر کسی مسلمان تنظیم کو یہ توفیق نہیں ملی جو جماعت احمدیہ کو ملی ہے۔

☆... گاؤں کے چیف صاحب نے جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اب ہمارے گاؤں کی پہچان یہ خوبصورت مسجد ہے۔ مسجد کی تعمیر سے ہمارے گاؤں کا تعارف مزید بڑھا ہے۔

☆... VEDEKO کے کِنگ (بادشاہ) نے کہا کہ مَیں نے لوکل معلم نورالدین صاحب کی کاوشوں سے احمدیت قبول کی ہے۔ میرا نام عبدالجبار رکھا گیا ہے۔ میں اس علاقہ کے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ مسجد میں باقاعدگی سے نمازیں ادا کریں اور جماعت کی پُرامن تعلیم کا پرچار کریں۔

☆... معلم نورالدین صاحب نے اپنی تقریر میں مالی قربانی کی اہمیت بیان کی۔

آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے قرآن کریم کی روشنی میں مساجد کی تعمیر کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ بظاہر مسجد سیمنٹ، ریت اور بجری سے بنتی ہے لیکن اس کی حقیقی خوبصورتی نمازوں اور نمازیوں سے ہے۔

خطاب کے بعد فیتہ کاٹ کر آپ نے مسجد کا افتتاح کیا۔ تمام احباب کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے۔ جمعہ کی ادائیگی کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

علاقہ کی اس پہلی مسجد کا مسقّف حصہ 10x8 میٹر پر مشتمل ہے۔

اس تقریب میں 6 جماعتوں کے 310 احباب نے شرکت کی۔ جن میں نومبایعین کی کثیر تعداد تھی۔

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس مسجد کو علاقہ کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: ہیومینیٹی فرسٹ کی عالمی کانفرنس

از صفحہ 11

عمل میں آیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جماعت احمدیہ اپنے آغاز سے ہی اسی راستہ پر عمل پیرا ہے اور خلافت احمدیہ کی رہنمائی میں خدمت کا یہ نظام آئندہ بھی جاری رہے گا۔ اسی دوسرے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ کا قیام عمل میں آیا تھا۔

پس ہیومنیٹی فرسٹ کا پہلا فرض یہی ہے کہ بنی نوع انسان کی جسمانی اور ذہنی تکالیف کا ازالہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ جہاں بھی لوگ تکالیف کا شکار ہو جائیں وہاں ہیومینیٹی فرسٹ ایسی تنظیموں کی صف اوّل میں کھڑی نظر آنی چاہئے جو متأثرہ لوگوں کی مدد کے لئے، اُن کی تکلیف اور پسماندگی کے ازالہ کے لئے وہاں پہنچے خواہ وہ متأثرین دنیا کے کسی بھی خطّہ میں موجود ہوں یا کسی بھی کمیونٹی (معاشرہ) سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہی آپ کا نصب العین ہے، یہی آپ کا فرض ہے اور یہی آپ کا ایمان آپ سے تقاضا کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لاتعداد مواقع پر احباب جماعت کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ وہ ہمیشہ دوسروں کی خدمت کرنے کی کوشش کریں اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے اور اُن کی ضرورتیں پوری کرنے کی سعی کرتے رہیں۔ اس فرض کی ادائیگی میں انہیں کسی ضرورتمند کے مذہب یا اُس کی معاشرتی وابستگی کے حوالہ سے نہیں سوچنا چاہئے بلکہ احمدیوں کا مقصد انسانی ہمدردی اور انسان سے محبت کی بنیاد پر یہی ہونا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلانے کا اہتمام کریں، قید و بند کی صعوبت میں مبتلا افراد کی آزادی کے لئے کوشش کریں۔ مقروض کے لئے اُن کے قرض کی ادائیگی کے سامان پیدا کرنے کی سعی کریں اور دوسروں کے بوجھ کو اٹھانے کے لئے اپنا کندھا پیش کریں۔

ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو روزانہ اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے دوسروں کا کس قدر خیال رکھا اور اپنے بھائیوں کے لئے محبت اور ہمدردی کے جذبات کے تحت کس قدر عمل کیا۔

بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حدیث مبارکہ کے حوالہ سے بیان فرمایا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے فرمائے گا کہ مَیں بھوکا تھا لیکن تُو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، مَیں پیاسا تھا لیکن تُو نے مجھے پانی نہیں پلایا، مَیں بیمار تھا لیکن تُو نے میرے آرام کا خیال نہیں کیا۔ اس پر وہ بندے عرض کریں گے کہ اے ہمارے ربّ! کب ایسا ہوا ہے کہ تُو بھوکا تھا اور ہم نے تجھے کھانا نہیں کھلایا؟ کب ایسا تھا کہ تُو پیاسا تھا اور ہم نے تجھے پانی نہیں پلایا؟ اور کب ایسا تھا کہ تُو بیمار تھا اور ہم نے تجھے آرام نہیں پہنچایا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا ایک پیارا بندہ جب اِن تکلیفوں میں مبتلا تمہارے پاس آیا تھا تو تم نے اُس کے ساتھ کوئی ہمدردی اور کسی رحمت اور شفقت کا سلوک نہیں کیا۔ اُس کے ساتھ محبت کا سلوک کرنا ایسا ہی تھا جیسے میرے ساتھ محبت کا سلوک کیا جاتا۔

اسی طرح لوگوں کے ایک دوسرے گروہ کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ بہت خوب۔ تم نے میرے ساتھ محبت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ جب مَیں بھوکا تھا تو تم نے مجھے کھانا کھلایا اور جب مَیں پیاسا تھا تو تم نے مجھے سیراب کیا۔ اس پر اُس گروہ کے لوگ عرض کریں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہم نے کب تیری اس طرح خدمت کی تھی، ہم تو اس بارہ میں کچھ نہیں جانتے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب تم نے میرے کسی پیارے بندے سے ہمدردی اور محبت کو سلوک کیا تو یہ ایسا ہی تھا کہ گویا تم نے مجھ سے ہمدردی اور محبت کا سلوک کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پس بنی نوع انسان سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرنا ایک بہت بڑی خدمت ہے اور جو خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس جماعت احمدیہ کے رُکن کے طور پر ہمیں ہمیشہ اپنے اس فرض کو ادا کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر دوسروں کی مدد کرتے چلے جائیں۔ اور بلاشبہ ہم اپنے اس فرض کو مختلف ذرائع اور طریقوں سے، اپنی ہمّت، اہلیت اور وسائل کے مطابق ادا کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ بھوکوں کی بھوک مٹانے کے لئے اور پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لئے، نیز بیماروں کی خدمت کے لئے (تاکہ انہیں مناسب علاج کی سہولیات میسر آسکیں)۔ اسی طرح دیگر ضرورتمندوں کی مدد کے لئے بھی سرگرم عمل ہیں۔

پس آپ میں سے ہر ایک کو، جو ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمت کے میدان میں کھڑا ہے، یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس بابرکت کام کے لئے آپ کو اپنی تمام تر توانائی سے کام کرنا چاہئے۔ کسی ذاتی غرض کے بغیر آپ کے پیش نظر وہ مقاصد ہونے چاہئیں جن کے پیش نظر یہ تنظیم قائم کی گئی تھی۔ آپ دیگر فلاحی اداروں میں کام کرنے والوں کی طرح صرف اس لئے ہیومینیٹی فرسٹ سے وابستہ نہیں ہیں کہ آپ کی فطرت نیک ہے یا یہ آپ کی دنیاوی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی خدمات آپ کے ایمان کا حصہ ہیں۔ جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں کہ انسانیت کی خدمت اسلامی تعلیم کا ایک جزو ہے۔

اسلام کی تعلیم ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ تکلیف میں مبتلا افراد کی تکلیف دُور کرنے کی کوشش کریں۔ لوگوں کی بے چینیوں کا تدارک کریں۔ اور کسی دنیاوی انعام یا شہرت کے لالچ میں مبتلا ہوئے بغیر بنی نوع انسان سے محبت اور اُن سے ہمدردی کریں۔ پس کہیں بھی کوئی فرد یا طبقہ ظلم اور تکلیف کا شکار ہوگا تو یہ آپ کا فرض ہوگا کہ اُس کی مدد اور حمایت کریں۔ ہمیشہ اپنی توفیق کو بڑھانے کی کوشش کریں اور کبھی اپنی کارکردگی سے مطمئن ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔ آپ کا ٹارگٹ یہی ہونا چاہئے کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعے کی جانے والی خدمات کا دائرہ وسیع تر کیا جاتا رہے۔ خدمت میں بھی اضافہ ہو اور اُن کی تعداد میں بھی اضافہ ہو جن کی خدمت کی جا رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چونکہ دنیا میں جاری آفات اُن مظلوموں کی پیدا کردہ نہیں ہیں جو مصائب میں مبتلا ہیں اس لئے آپ کو اُن معصوموں کی مدد کے لئے ہمیشہ اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔ اُن کے آنسو پونچھنے چاہئیں۔ اُن کی امید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے ہیومینیٹی فرسٹ کی بعض مستقل خدمات اور آفات کے نتیجہ میں کی جانے والی خدمات کا ذکر فرمایا اور خصوصاً افریقہ اور تھر پارکر (پاکستان) میں کی جانے والی متفرق مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

قریباً پچیس منٹ تک جاری رہنے والے اپنے اس خطاب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی جس میں تمام حاضرین شامل ہوئے۔

اس کانفرنس کے دوران متفرق امور کے حوالہ سے چھ سب کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئی تھیں۔ کانفرنس کے نمائندگان اپنی مرضی سے کسی بھی کمیٹی کا حصہ بن سکتے تھے۔ ان سب کمیٹیوں کا تعلق درج ذیل متفرق امور سے تھا:

1. Governance & Management.
2. Fundraising, Networking & Partnerships.
3. Programmes & Operations.
4. Disaster Response.
5. Global Health Programme.
6. Communications (& Marketing).

ان سب کمیٹیوں کے اجلاسات ایک ہی وقت میں مختلف مقامات پر منعقد ہوئے اور ان کے نتیجہ میں نہایت عمدہ تجاویز پیش کی گئیں جن کا تعلق فوری طور پر کئے جانے والے متفرق کاموں میں کامیابی حاصل کرنے کے علاوہ ہیومینیٹی فرسٹ کے طویل عرصہ کے لئے جاری کئے گئے منصوبوں کو عمدگی اور استقلال کے ساتھ جاری رکھنے سے بھی تھا۔ سب کمیٹیوں کے اجلاسات رات گئے تک جاری رہے اور مرتّب شدہ رپورٹس کانفرنس کے آخری دن 4 مارچ 2018ء کو مندوبین کے سامنے اجلاس عام میں رکھی گئیں۔ جس کے بعد نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنے مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر رائے دی۔ چنانچہ غور و خوض کے بعد اُس حکمت عملی کی منظوری دی گئی جو ہیومینیٹی فرسٹ کے چھ اہم مقاصد کے پیش نظر اختیار کی جائے گی۔ جن کا خلاصہ ذیل میں پیش ہے:

اوّل: ہیومینیٹی فرسٹ کے عالمی تشخص کو اُجاگر کرنے، اس کی بین الاقوامی حوالہ سے تنظیم سازی کرنے اور رپورٹس مرتب کرنے کے نظام کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔

دوم: متعلّقہ عالمی رفاہی اداروں اور انٹرنیشنل فورمز کے ساتھ اب تک اُستوار کئے جانے والے تعلقات کو مزید بہتر بنایا جائے گا نیز دیگر رفاہی اداروں کے ساتھ بھی رابطہ کر کے مفید لائحہ عمل ترتیب دیا جائے گا۔

سوم: رفاہی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ کو حاصل ہونے والی گرانٹ اور عطایا کا نظام مزید مربوط بنایا جائے گا۔

چہارم: موجودہ حالات کے تناظر میں ہیومنیٹی فرسٹ کے بین الاقوامی تشخّص کو اُجاگر کرنے کے لئے تمام متعلّقہ افراد اور متعلّقہ اداروں کے درمیان موجود باہمی رابطہ مزید مؤثر بنایا جائے گا۔

پنجم: بین الاقوامی طور پر محدود عرصہ کے لئے ہنگامی طور پر کئے جانے والے امدادی پروگراموں یا مستقل طور پر سرانجام دیئے جانے والے رفاہی اور ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے دوران اس امر کو یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی کہ بین الاقوامی معیار کو پیش نظر رکھا جائے۔

ششم: ہیومینیٹی فرسٹ کی انتظامیہ اور رضاکاروں کے کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مجموعی نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ قوانین اور لائحہ عمل اور صلاحیت کو ترقی دی جائے گی تاکہ زیادہ مؤثر طور پر انسانیت کی خدمت کی جا سکے۔

کانفرنس کے شرکاء نے اس امر پر اتفاق کیا کہ مختلف ممالک کی سطح پر ہیومینیٹی فرسٹ کی انتظامیہ باہمی روابط اور گفت و شنید کے ذریعہ ضرورتمند انسانوں کی مدد کرنے اور اُن کے حالات میں بہتری لانے کی بھرپور کوشش کرے گی۔

یہ بھی طے پایا کہ اس کانفرنس میں پیش کی جانے والی تمام منظور شدہ تجاویز کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے اور حکمت عملی کے مؤثر طور پر نفاذ کے لئے ادارہ کی مرکزی انتظامیہ اور اس کے بین الاقوامی پروگراموں کی نگران ٹیم جائزہ لیتی رہے گی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس کانفرنس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور انسانیت کے لئے کی جانے والی مساعی کو قبول فرماتے ہوئے اس کی انتظامیہ اور رضاکاروں کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ جلسہ سالانہ مالی از صفحہ 20

خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کا موضوع ''اسلام۔ باہمی ہم آہنگی اور امن کا ضامن'' تھا۔

اس کے بعد مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مذہبی اور سیاسی لیڈرز نے شاملین جلسہ کے سامنے جماعت احمدیہ اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

افتتاحی تقریب کے موقع پر نیشنل ٹیلی ویژن سمیت 2 ٹیلی ویژنز اور 2 اخبارات 2 ایف ایم ریڈیوز کے نمائندوں نے شرکت کی اور پریس کوریج دی۔

سیشن کے اختتام پر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد کھانا کھایا گیا اور اس کے بعد ویڈیو پروجیکشن کا انتظام کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ کی تصاویر اور ویڈیوز چلائی گئیں۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم یوسف یوی صاحب نے ''احیاء اسلام کا فلسفہ'' کے موضوع پر درس دیا۔

دوسرا سیشن

صبح 9 بجے جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ آدما سونغے صاحب نے تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم طارق محمود بٹ صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب مبلغ سلسلہ نے ''اسلام میں نماز باجماعت کی اہمیت اور فلسفہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم عبدالوہاب دامبیلے صاحب لوکل مشنری نے ''شہدائے احمدیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم سیکو تراورے صاحب لوکل مشنری نے لوکل زبان میں نظم پیش کی۔

بعد ازاں مکرم حافظ شرف الدین صاحب نے ''امام مہدی کے ظہور کے نشانات'' کے موضوع پر تقریر کی۔

پھر مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ نے ''اسلام کی تبلیغ میں جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کا کردار'' کے موضوع پر نہایت مؤثر تقریر کی۔

تیسرا سیشن

نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد شام 4 بجے جلسہ سالانہ کے تیسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ عطاء الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم نور ثاقب صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے کچھ منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے اور ان کا ترجمہ لوکل زبان میں پیش کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم عرفان احمد ظفر صاحب مشنری انچارج ٹوگو نے ''خلافت: اسلام کی ترقی کا واحد ذریعہ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ مالی کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کا نبی پاک ﷺ کی شان میں لکھا گیا قصیدہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔

بعد ازاں مکرم سایوں تراورے صاحب لوکل مشنری نے ''اسلام کی تاریخ میں عورتوں کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد جلسہ میں شامل معزز سیاسی اور مذہبی مہمانوں نے شاملین جلسہ کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

بعد نماز مغرب وعشاء وطعام تمام مہمانان کے لئے مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا جس میں احمدی و غیر احمدی مرد وخواتین نے حصہ لیا۔ مکرم عمر معاذ صاحب مبلغ سلسلہ نے احباب کے سوالوں کے جواب دیئے۔ یہ مجلس رات 12 بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

جلسہ کے تیسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ نے ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ'' کے موضوع پر درس دیا۔

آخری سیشن

سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ناصر احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی اور اس کے بعد خدام الاحمدیہ مالی نے ترانہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم کیرے الحسن صاحب لوکل مشنری نے ''نبی کریم ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم ابو بکر سانوغو صاحب لوکل مشنری نے ''اسلام اور شہریت'' کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں لجنہ کی طرف سے ترانے پیش کئے گئے اور دوران سال پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں سندات اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

پھر امیر جماعت مالی مکرم ظفر احمد بٹ صاحب نے تقریر کی۔ تمام شاملین جلسہ و منتظمین جلسہ اور مربیان و معلمین کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی محنت اور دعاؤں سے حدیقۃ المہدی میں پہلا جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا اور دعا کی کہ خدا کرے کہ تمام لوگ جو اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے وارث ہوں۔ پھر امیر صاحب نے جلسہ کی رپورٹ پیش کی۔

آخر میں مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ کے موقع 700 سعید روحیں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب پر ایک ٹیلی ویژن، 2 ریڈیوز اور 2 اخبارات نے کوریج دی۔

حاضری جلسہ سالانہ

الحمد للہ امسال 12578 احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ مالی کے علاوہ مختلف ممالک کے احمدی احباب نے جلسہ میں نمائندگی کی جن میں آئیوری کوسٹ، گھانا، برکینا فاسو، نائیجر اور ٹوگو شامل ہیں۔

جلسہ سالانہ میں مختلف سیاسی اور مذہبی شخصیات نے بھی شرکت کی جن میں کولیکورو ریجن کا گورنر، کولیکورو شہر کا پریفے، گورنر کا چیف آف کیبنٹ، کولیکورو شہر کا میئر، نمائندہ منیر باما کو، کمشنر آف پولیس، کولیکورو میں واقع زرعی یونیورسٹی کا ڈائریکٹر نیز ملک بھر سے مختلف گاؤں کے چیف اور امام شامل تھے۔

نمائش اور بازار

جلسہ گاہ میں احمدی احباب کی دلچسپی کے لئے ایک جماعتی نمائش کا انتظام بھی کیا گیا جس میں تصاویر، پمفلٹس، بینرز اور کتابوں کی نمائش بھی لگائی گئی۔ تمام حاضرین جلسہ نے نمائش سے استفادہ کیا اور اسے پسند کیا۔

اس کے علاوہ ایک جلسہ گاہ کی ایک طرف بازار بھی لگایا گیا جس میں خورونوش کی اشیاء کے علاوہ احباب کی ضرورت کی دوسری اشیاء بھی رکھی گئیں۔

افتتاح ریجنل مسجد نور کولیکورو

غلبہ اسلام کے عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق جماعت احمدیہ ساری دنیا میں مساجد کی تعمیر کر رہی ہے کیونکہ مساجد خدا کا گھر ہونے کے ساتھ تبلیغ اسلام کا ذریعہ بھی ہیں۔ 2018ء کا سال جماعت احمدیہ مالی کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ امسال جماعت احمدیہ مالی کو 2016ء میں جلسہ سالانہ کے لیے خریدی گئی 13 ہیکٹرز زمین پر جماعت احمدیہ مالی کا گیارھویں اور اس جگہ پر پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس جگہ کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''حدیقۃ المہدی'' عنایت فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ جلسہ گاہ میں جماعت احمدیہ مالی کو ایک خوبصورت اور وسیع مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ جس کا افتتاح جلسہ سالانہ مالی کے پہلے روز مؤرخہ 30 مارچ 2018ء کو مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ فرانس جو کہ مالی کے جلسہ سالانہ میں بطور نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے، نے

جمعہ کی نماز کے ساتھ کیا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں مساجد کی اہمیت اور مساجد کے حوالے سے احباب جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ مساجد کی اصل خوبصورتی اور اہمیت نمازیوں سے وابستہ ہے اور مساجد کی تعمیر کا مقصد ہمیں ہماری پیدائش کی اصل غرض کی طرف توجہ دلانا ہے۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر امیر صاحب آئیوری کوسٹ، امیر صاحب نائیجر، امیر صاحب ٹوگو، گھانا

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

Morden Motor (UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

اور برکینا فاسو سے آئے جماعتی وفود کے علاوہ اعلیٰ حکومتی شخصیات جس میں کولیکورو ریجن کے گورنر، میئر کولیکورو، کمشنر پولیس اور کولیکورو ریجن کی سرکاری اور نجی شخصیات موجود تھیں۔

یہ مسجد مالی کے ریجن کولیکورو کی ریجنل مسجد بھی ہے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا نام ''مسجد نور'' عطا فرمایا ہے۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد مکرم منعم نعیم صاحب چیئرمین ہومینیٹی فرسٹ امریکہ نے امیر جماعت مالی اور احباب جماعت کی کثیر تعداد کی معیت میں فروری 2017ء میں رکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کا مین ہال 20 میٹر چوڑا اور 15 میٹر لمبا ہے اور مسجد کا صحن 20 میٹر چوڑا اور 20 میٹر لمبا ہے۔منارۃ المسیح کی طرز پر مسجد کے دو 15 میٹر لمبے منارے تعمیر کئے گئے اور چونکہ یہ مسجد شہر کی اونچی جگہ پر تعمیر کی گئی ہے اس لحاظ سے یہ منارے دور فاصلے سے دیکھے جا سکتے ہیں۔مسجد کے ہال اور صحن میں تقریباً 2000 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔''مسجد نور'' کو لیکورو کے صدر جماعت مکرم محمد داؤ صاحب کی خاص قربانی سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مکرم ناصر احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ کولیکورو ریجن نے دن رات اس کام کی نگرانی کی اور جماعت احمدیہ کولیکورو کو مسجد کی تعمیر کے دوران مسلسل وقارِ عمل کرنے کی توفیق ملی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس مسجد کی تعمیر کے دوران اللہ تعالیٰ کا ایک خاص نشان بھی ظاہر ہوا۔مسجد کی تعمیر کے دوران جب مسجد کی چھت ڈالی جا رہی تھی تو نیشنل ہائی وے کے کچھ نمائندے آئے اور بتایا کہ نیشنل ہائی وے سے ایک بائی پاس روڑ گزرنا ہے اور اس کے نشان ہمارے پلاٹ کے اندر تھے اور بائی پاس روڈ ہمارے پلاٹ کے درمیان سے گزرنا تھا اور جلسہ گاہ بھی دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا یہ منصوبہ بیس سال پرانا ہے۔اس پریشانی کے باعث امیر صاحب مالی نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا اور مالی کی جماعت کو بھی خدا کے حضور گریہ وزاری کا کہا۔ پیارے آقا اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اللہ کی خاص تقدیر جاری ہوئی اور جو بائی پاس روڈ آج سے بیس سال پہلے منظور تھا اس کا اچانک راستہ تبدیل کر دیا گیا کیونکہ ہمارا پلاٹ اونچائی پر واقع ہے۔ اگر روڈ اوپر سے گزارتے تو ان کا بہت زیادہ خرچ ہونا تھا اس لیے اب بائی پاس روڈ جلسہ گاہ کی باؤنڈری کے ساتھ سے گزر رہا ہے۔ اور جس نیشنل ہائی وے کی وجہ سے مسجد کو نقصان ہونا تھا اب اللہ کے فضل سے اس راستہ کے ذریعہ لوگ اس مسجد میں بآسانی آسکیں گے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد شہر کے اس علاقہ کی پہلی بڑی و خوبصورت مسجد ہے جہاں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد کی ایک بڑی تعداد آباد ہے جو پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ یہاں جمعہ کی نماز کی ادائیگی کرتے ہیں اور احمدیت حقیقی اسلام کی تعلیمات سے بھی مستفیض ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ مسجد نور حقیقی معنوں میں احمدیت کا نور پھیلائے اور اللہ تعالیٰ مالی کی جماعت کو مزید مساجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ اندرون مالی

جلسہ سالانہ کے بعد مہمانوں نے مالی کی مختلف جماعتوں کا دورہ کیا جن میں Didieni، Fana، Segou، Bla، San، Koutiala، Bougni، Sikasso اور Koulikoro کی جماعتیں شامل ہیں۔ ان دورہ جات کے دوران مکرم نصیر احمد شاہد صاحب اور دیگر مہمانوں نے احباب جماعت کا تربیتی جائزہ بھی لیا اور ان کو نصائح بھی فرمائیں۔ ان تمام ریجنز میں جماعتی ریڈیو اسٹیشنز موجود ہیں۔ وہاں مہمانوں نے لائیو پروگرامز کئے جن میں تبلیغ کے علاوہ لوگوں کے سوالوں کے جواب لائیو کالز پر دیئے گئے۔ ان پروگرامز کو خوب پسند کیا گیا اور لائیو کالز کے ذریعے ان کو سراہا گیا۔ الحمدللہ تمام دورہ جات بہت اچھے طریق پر مکمل ہوئے۔

افتتاح ریجنل مسجد ساں san

دورہ کے دوران جماعت احمدیہ ساں (SAN) کی ریجنل مسجد، جماعتی ریڈیو اور ریجنل دفتر کا افتتاح ہوا۔ جماعتی وفد کے علاوہ ساں شہر کی سرکاری اور دیگر مذہبی شخصیات بھی اس موقع پر موجود تھیں جن میں ساں شہر کا پریفے، چرچ کا پادری، میئر کا نمائندہ اور دیگر مساجد کے امام شامل تھے۔ افتتاحی تقریب کے بعد معزز مہمانان کرام نے ایف ایم ریڈیو پر لائیو اظہار خیال کیا اور آخر پر تمام مہمانان کو کھانا کھلایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہا اور مالی کے تمام ریجن سے احباب جماعت دور دراز کا سفر کر کے مالی کے ریجن ٹمبکٹو سے جو کیپٹل سے ایک ہزار سے زائد کلو میٹر بنتا ہے اسی طرح بعض ریجن سے سات، آٹھ سو کلو میٹر کا لمبا سفر طے کر کے خود ٹرانسپورٹ کے اخراجات ادا کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ یہ حدیقۃ المہدی میں پہلا جلسہ تھا۔ تمام ممبران بہت خوش تھے کہ ہم اپنی جگہ پر جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام شاملین جلسہ کو اخلاص و وفا میں بڑھائے اور اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

مکرم چوہدری صادق علی ہُندل صاحب (مرحوم)

(وسیم احمد چوہدری۔ومبلڈن۔لندن)

خاکسار کے والد محترم چوہدری صادق علی ہندل صاحب ولد چوہدری ضیاء اللہ خان بہلولپور ضلع سیالکوٹ کی ایک ذیلدار فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قلعہ سوبھا سنگھ سے حاصل کی۔ اس کے بعد پسرور میں داخلہ لے لیا اور اعلیٰ نمبروں میں میٹرک پاس کیا۔ آپ اپنے سکول کے ذہین طلباء میں شمار کئے جاتے تھے۔ اور اپنی ذہانت کی وجہ سے اپنے پورے گاؤں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

آپ بتاتے تھے کہ جب مَیں سات سال کا تھا تو میرے والد صاحب جو کہ نمازوں کے متعلق بڑا سخت رویّہ رکھتے تھے۔ ایک دن انہوں نے پوچھا کہ صادق علی! تم نے آج نماز پڑھی ہے تو مَیں نے جواب دیا کہ آج نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے اس کا اتنا بُرا منایا کہ کئی دن تک مجھ سے بات نہیں کی۔ مَیں نے اس بات کو دل میں بٹھایا اور اپنے آپ سے وعدہ کیا کہ آج کے بعد مَیں اپنی پوری زندگی نماز اور تلاوت قرآن کو نہیں چھوڑوں گا اور وہ مرتے دم تک اس بات پر قائم رہے۔

اُن کے خاندان میں اُن کے بزرگ چوہدری عنایت اللہ خان اور چوہدری عبداللہ خان صاحب نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ آپ کے بقول ساری رات تمام گاؤں کے ساتھ چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب سے احمدیت کے متعلق بحث جاری رہتی اور مَیں بھی اس بحث میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ میری عمر اُس وقت پندرہ سال تھی۔ ایک دن چوہدری عنایت اللہ صاحب نے کہا کہ صادق علی! تم تو بڑے سمجھدار ہو تمہیں کیوں سمجھ نہیں آرہی۔ کہتے ہیں کہ اُسی روز مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے احمدیت کی سچائی کے متعلق بتایا گیا۔ مَیں کچھ دن سوچتا رہا اور پھر مجھے خواب میں دوبارہ وہی بات بتائی گئی۔ پھر مَیں نے احمدیت قبول کر لی۔ آپ اپنے تمام بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ کے بقول احمدیت کے بعد مجھے بہت زیادہ دلی سکون ملا۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے برٹش آرمی کو جوائن کیا اور جنگ عظیم دوم میں مختلف ملکوں میں رہے۔ آپ کو آپ کے انگریز آفیسر بہت پسند کرتے تھے۔ وہ آپ کی ایمانداری اور ذہانت کے بہت معترف تھے۔ جب انگریز ہندوستان سے جانے لگے تو آپ کے انگریز آفیسرز نے بہت زور لگایا کہ آپ ان کے ساتھ برطانیہ چلیں کیونکہ اس ملک میں تمہاری قدر کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ لیکن آپ نے یہ آفر نہ مانی۔ نظر کی کمزوری کی وجہ سے آپ نے فوج کو چھوڑ کر کیبنٹ ڈویژن میں نوکری کر لی۔ پہلے آپ کراچی میں رہے اور بعد میں لاہور تبدیلی کروالی۔ آپ جب لاہور شفٹ ہوتے تو اُس وقت آپ کے رشتہ داروں میں کوئی بھی لاہور میں نہیں رہتا تھا۔ جب آپ نے اپنا گھر لیا تو اس کے بعد قریبی اور دُور کے کافی رشتہ دار آپ کے پاس آگئے۔ محدود آمدن کے باوجود کبھی بھی آپ نے کسی کو محسوس نہیں ہونے دیا اور تمام مہمانوں کی بھرپور خدمت کرتے۔ کبھی کسی کو بوجھ نہ سمجھا۔ جو مہمان کسی نہ کسی کام کے لئے لاہور آتے آپ اُن کے ساتھ بھی جاتے اور اُن کے کام بھی کرواتے۔ اپنے تمام بچوں کو بھی صبر اور برداشت کا کہتے اور اُن کو ہمیشہ مہمان نوازی کا درس دیتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ مہمان کافی تعداد میں آتے تو بچوں کو کہتے آپ لوگ چارپائیاں چھوڑ دیں اور نیچے فرش پر سو جائیں اور خود بھی فرش پر سو جاتے۔ کئی مہمان ہفتوں یا مہینوں کے لئے آتے لیکن کبھی اُن کی مہمان داری میں فرق نہ آنے دیا۔ تمام احباب اور رشتہ دار اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے کبھی بھی کسی کے کام آنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔

اپنے بچوں کی دینی اور جماعتی حالتوں پر بڑی گہری نظر رکھتے۔ تمام بچوں کو باری باری پوچھتے کہ آپ نے تمام نمازیں پڑھی ہیں کہ نہیں؟۔ اگر کسی نے نماز نہ پڑھی ہوتی تو بہت زیادہ ناپسندیدگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے۔ آپ دفتر سے سیدھا جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد جاتے۔ وہاں تمام بھائیوں کو چیک کرتے اور اگر کوئی نہ ہوتا تو گھر آ کر سخت سرزنش کرتے۔ ایک دفعہ ہم گھر میں سب دوپہر کو سوئے ہوئے تھے کہ دروازہ کھٹکا۔ بھائی نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ میں کافی زیادہ چیزیں پکڑے کھڑا ہے۔ اُس نے پوچھا کہ چوہدری صاحب گھر میں ہیں؟ اُسے بتایا گیا کہ وہ تو دفتر میں ہیں۔ تو اُس نے کہا کہ یہ چیزیں لے لو جب وہ آئیں تو اُن کو میرا بتانا۔ جب آپ گھر آئے تو والدہ نے اُن کو بتایا کہ فلاں شخص آیا تھا اور یہ چیزیں دے کر چلا گیا ہے۔ والدہ نے اُن چیزوں کو ہمیں ہاتھ بھی نہ لگانے دیا۔ آپ نے چیزیں دیکھیں اور ناراضگی کا اظہار کیا کہ آپ نے یہ چیزیں کیوں لی ہیں۔ پھر اُسی وقت بھائی کو کہا کہ یہ چیزیں اُس کو واپس کر کے آؤ۔ اس وقت چار بجے بعد دوپہر کا وقت تھا اور گرمی بھی بہت زیادہ تھی اور وہ شخص سمن آباد سے کافی دُور سانده میں رہتا تھا۔ بھائی کو کہا کہ ابھی جاؤ اور اس کو یہ واپس کر کے آؤ۔ اصل میں اُس شخص کی آپ کے پاس فراڈ کی انکوائری چل رہی تھی اور اُس نے رشوت دینے کی کوشش کی تھی۔

آپ تمام بچوں کا چندہ خود باقاعدگی سے دیتے اور جب رسیدیں کٹواتے تو ہمیں پاس بٹھا کر دکھاتے کہ آپ لوگوں نے بھی اسی طرح ہمیشہ جماعتی چندہ جات میں باقاعدگی رکھنی ہے۔ تمام بچوں سے بھی جماعتی چندہ جات اور تحریکات کی ادائیگی کا پوچھتے اور خود اس کا حساب دیکھتے۔ اسی طرح تمام بچوں کو جماعتی کاموں میں

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

اسلام بزمانۂ خلافت اور بعد از زمانہ خلافت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 24 مئی 2012ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحبؓ کی ایک تقریر، جو کسی پرانی اشاعت سے منقول ہے اور جو آپؓ نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر 26 دسمبر 1939ء کو فرمائی تھی۔ اس تقریر میں اسلام کی تاریخ کے دو ادوار (یعنی خلافت اور خلافت کے بعد کے زمانہ) کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔

حضرت مولانا صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت جس سرعت اور طاقت کے ساتھ ہوئی، اس کی نظیر کسی دوسرے مذہب کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ سر ولیم میور لکھتا ہے کہ ’’نصف درجن سالوں کے اندر اسلام نے عرب، شام، ایران و مصر پر قبضہ کرلیا۔ اور ایک صدی کے ختم ہونے سے قبل اسلام کی حکومت جبل الطارق سے دریائے جیجون اور بحیرۂ اسود سے دریائے سندھ تک پھیل گئی۔ اور جس کامیابی کے حاصل کرنے میں مسیحیت کو صدیاں لگیں، اسے اسلام نے دس بیس سال میں حاصل کرلیا۔‘‘

رسول کریم ﷺ کی وفات کے وقت باب المندب سے عمان تک قرآن پاک کی حکومت قائم ہوچکی تھی اور اسلام کی سرحد قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کی سرحدات سے ٹکرا رہی تھی۔ خلافتِ راشدہ میں اسلامی ریاست نے اندرونی فتنوں کو فرو کرلینے کے بعد صُحف سابقہ میں مندرجہ خبروں کے مطابق روما کی سلطنت کے ٹکڑے کئے اور کسریٰ کے ملک پر قابض ہوئی۔ اس وقت کے مسلمان بچے، عورتیں، جوان، بوڑھے سب ایمان کے نشہ میں چُور، شہادت کے شائق، موت سے نڈر، تقویٰ میں بالا، انصاف میں اعلیٰ، صفاتِ انسانی میں فائق اور غیرمسلم مخالفین کی نسبت شہزوری، فنون جنگ اور علوم ظاہری و باطنی میں بہتر تھے۔ وہ غیرمسلم رعایا کے جسم کے علاوہ دل پر بھی حکمران تھے۔ طاقت و اخلاق کی فوقیت رکھتے ہوئے وہ اندلوسیہ (سپین) فتح کرنے کے بعد فرانس میں داخل ہوئے اور مرکزی یورپ میں بھی ویانا کا محاصرہ کرلیا۔

دورِ اوّل رسول اللہ ﷺ سے فیض یافتہ صحابہ کا تھا۔ چنانچہ غلطی خوردہ مومنین آپس میں لڑے مگر پھر توبہ کرلی۔ لیکن بعدازاں رسول اللہ کی سلطنت کے دو حصے ہوگئے اور خلافت و امارت کی تقسیم ہوگئی۔ چنانچہ پہلا زمانہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ اوّل خلافت راشدہ اور دوسری وہ خلافت جو مدینہ سے مرکز سلطنت بدل کر کوفہ چلی گئی اور اس طرح حکومتِ اسلام کو ضعف ہوا اور خلافت کے روحانی اثرات جاتے رہے۔

دوسرا زمانہ وہ ہے جب امارت و خلافت یکجا نہ رہی بلکہ دمشق میں جا کر خلافت کو سلطنت مادی کی طرح ورثہ بنالیا گیا۔ اس زمانہ کو بھی اُس وقت تک خلافت کا زمانہ کہا جاسکتا ہے جب تک کُل اسلام کا ایک مرکز رہا۔ اس دوسرے زمانہ میں خلافتِ روحانیہ منتقل ہوکر علماء اور صوفیاء کرام کے حصہ میں آگئی اور امارت زمینیہ بغداد، دہلی، قرطبہ، قسطنطنیہ، قاہرہ وغیرہ میں قائم ہوگئی۔

خلافتِ راشدہ کے دَور کی چند مثالیں ملاحظہ کریں۔ ارونگ واشنگٹن لکھتا ہے: ’’جائے حیرت ہے کہ مدینہ کی مسجد میں چند ایسے بوڑھے عرب جمع ہیں جو چند سال قبل بھگوڑوں کی حالت میں اپنے وطن مکّہ سے آئے تھے وہ اب قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ کررہے ہیں‘‘۔

☆ جنگ یرموک کے وقت ایک نوجوان کو شوقِ شہادت پیدا ہوا اور اُس نے حضرت ابوعبید بن جراحؓ سالارِ لشکر کے پاس آکر کہا: جب میں سرکارِ دوعالم سے ملاقات کروں تو آپ کی طرف سے حضور کو میں کیا پیغام پہنچاؤں؟ قائدلشکر نے بچہ کو یہ ایمان افروز جواب دیا:

’’پورے ہوئے، جو وعدے کئے تھے حضورؐ نے‘‘

☆ محاصرۂ دمشق کے وقت جب مسیحی مندوب سپہ سالار لشکر اسلام حضرت ابوعبیدہؓ کے خیمہ میں صلح کی بات چیت کرنے آتے ہیں تو وہ سخت متعجب ہوکر کہتے ہیں ’’قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کو ہلانے والے جرنیل کا لباس اور خیمہ بالکل سادہ ہیں۔‘‘

☆ یزدجرد شاہ ایران ورطۂ حیرت میں غرق ہوا جب اُس نے دیکھا کہ ’’عرب سفارت کے اراکین اس کے سامنے فرش پر بیٹھ کر بےخوف باتیں کرنے لگے۔‘‘ اور جب اس متکبر بادشاہ نے حقارت سے عربوں پر ’’مٹی کے بورے لاد دیئے‘‘ اور یہ کہہ کر رخصت کیا کہ ’’تمہارے افسروں کی قبریں قادسیہ کی زمین میں بنیں گی اور یہ مٹی اس کی خبر دیتی ہے۔‘‘ اس حقیر پیغام اور مٹی کے بوروں سے مومنین نے اپنے ایمان سے بشارت لی اور خوش ہوکر بولے کہ ’’یہ مٹی سرزمین ایران کی فتح کی بشارت ہے۔‘‘

☆ سیف اللہ خالدؓ میدانِ جنگ میں شجاعت کے جوہر دکھاتے ہیں اور تھک سے گئے ہیں۔ اُس وقت برہنہ جسم لڑنے والے نامور مسلم سپاہی ضرار بن ازور کہتے ہیں ’’خالد! ذرا آرام کرلو‘‘۔ آپؓ جواباً فرماتے ہیں: ہاں، ضرور! مگر آرام یہاں نہیں، بہشت میں ہوگا۔

☆ فاتح شمالی افریقہ جنرل عقبہ نے سمندر میں گھوڑا ڈال دیا اور ایٹلانٹک بحرظلمات کے پانیوں نے ان کے زین تک پہنچ کر اس سپہ سالار لشکر اسلام کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ بہادر مسلم کی آنکھ آسمان کی طرف اٹھی، دل ایمان سے بھرپور تھا اور رسول اللہ کے روضہ مبارک میں پہنچا اور لب کشا ہوکر اللہ کو مخاطب کیا اور کہا: ’’اے خدا! اگر یہ پانی میرے راستہ میں روک نہ ہوتے تو میں تیرے دین کے عَلَم کو اس وقت اور آگے لے جاتا۔‘‘

☆ یہی عقبہ تھے کہ جب انہوں نے تیونس میں شہر قیروان کی بنیاد رکھنے کا فیصلہ کیا تو جنگل کو سانپوں اور درندوں سے پُر پایا۔ تب وحشی باشندگانِ جنگل کو مخاطب کرکے کہا: ’’سنو! محمدؐ رسول اللہ کے صحابہ یہاں چھاؤنی ڈالنا چاہتے ہیں تم نکل جاؤ۔‘‘ اس آواز میں کیا رُعب تھا، کیا جادو تھا، کیا خاص بات تھی کہ درندے اور سانپ اپنے بچوں کو مُنہ میں دبا دبا کر جنگل سے نکل گئے۔

☆ طارق نے سپین کی سرزمین پر جھنڈا گاڑ کر بحری سواری کے سامان جلوا دیئے۔ اکثر نوجوانوں نے جوشِ ایمان سے کہا ’’اگر مریں گے تو جامِ شہادت پئیں گے اور اگر جیتیں گے تو فتح کا تاج پہنیں گے‘‘۔

☆ مَردوں کے علاوہ عورتوں اور لڑکیوں میں بھی یہی جوشِ ایمان تھا۔ نوعمر خولہ، ضرار ابن اَزور کی بہن تھیں۔ ایک موقعہ پر مسلمان عورتیں قید ہوگئیں۔ اُن کے پاس ہتھیار نہ تھے۔ مسیحی لشکر کا سردار پطرس خولہ پر عاشق ہوگیا۔ بےبس قیدیوں میں سے بہادر خولہ نے ساتھی عورتوں سے کہا کہ ’’ہم مجاہدین اسلام کی لڑکیاں، محمدؐ رسول اللہ کی پیرو ہیں اور کیا اب ہم ان وحشیوں اور بت پرستوں کی لونڈیاں اور معشوقہ بنیں! وہ موت بہتر ہے‘‘۔ خولہ کی تائید عفیرہ نے کی اور خیمہ کی چوبوں کو ہتھیار بنا کر ان دونوں لڑکیوں کی قیادت میں عورتیں صف بند ہوکر دائرہ میں کھڑی ہوگئیں اور جو آگے بڑھا اسے موت کے گھاٹ اتارا۔

یہ حالت دیکھ کر پطرس خود آیا اور اظہارِ محبت کرتے ہوئے عزت و عظمت کا لالچ دینے لگا۔ خولہ بولیں: ’’اے کافر بُت پرست! کیا تُو محمد رسول اللہ ﷺ کی ماننے والیوں سے اظہار تعشق کرتا ہے۔ آ تجھے واصل جہنم کروں‘‘۔ اسی اثناء میں آواز آئی: ’’خالد ضرار‘‘۔ اور یہ آواز ہی مسیحی فرار کے لئے کافی تھی۔

☆ ملک شام کی لڑائیوں میں ایک اَور جگہ حضرت خالدؓ نے ان دونوں بہادر لڑکیوں کو عورتوں کی پلٹنوں کا کمان افسر مقرر کیا اور حکم دیا کہ بھاگنے والے مسلمانوں کو گنہ گار اور مرتد کہہ کر میدان جنگ میں واپس کریں اور ضرورت کے وقت اپنی حفاظت خود کریں۔ ان بہادر خواتین نے اس حکم کی تعمیل ایسی مستعدی سے کی کہ تاریخ اس پر شاہد ہے۔

☆ آبان ایک نوعمر سپاہی تھے اور ٹامس مسیحی لشکر کا دمشق میں سردار تھا۔ مؤخرالذکر نے زہر میں بجھے ہوئے تیر سے آبان کو زخمی کرکے شہید کردیا۔ آبان اور اس کی بیوی نئے دولہا دلہن تھے۔ دلہن میدان کے دوسرے حصہ سے بھاگ کر میاں کو دیکھنے آئی مگر اُس کے آنے سے قبل اس کا محبوب خاوند واصل بحق ہوگیا۔ اس پر بیوی نے شہید کی لاش پر جھک کر کہا: ’’میرے محبوب! ہم کو خدا نے جدا کرنے کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ میں تمہیں ملنے کے لئے آتی ہوں۔ اب اس جسم کو تیرے بعد کوئی نہیں چھوئے گا۔ یہ اب خدا کے سپرد ہے۔‘‘ اس کے بعد خاوند کا تیرکمان سنبھالا اور پہلے دشمن کے علمبردار کو پیوندِ خاک کیا اور اس کے بعد ٹامس کی آنکھ میں تیر مار کر اسے ایسا سخت زخمی کیا کہ وہ لڑائی کے قابل نہ رہا اور آخر مارا گیا۔ اور اس کے بعد شربت شہادت پی کر اپنے شہید دولہا سے جا ملی ہوں گی۔

☆ خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں ہی خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو افلاس سے نکال کر تموّل بخشا اور زمین کے خزائن کا مالک بنایا اور اس قدر کہ حضرت عمرؓ نے ہزاروں قصبات آباد کئے اور رُخِ زَر پر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا سکّہ نقش ہوا اور بیت المال کی باقاعدہ بنیاد پڑی اور ایران کی فتح پر 900 اونٹ مال غنیمت سے لدے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچے اور 60 ہزار فاتحین قادسیہ میں سے ہر ایک کو 1200 درہم ملے اور علاوہ دوسرے اموال کے اکیلے سیّدنا علیؓ کے حصہ میں کسریٰ کے ایک خاص غالیچہ کا جو ٹکڑا آیا اس سے آپؓ کو 8 ہزار درہم ملے۔

خلافت ثانیہ میں حضرت عباسؓ کو 2 لاکھ درہم سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ بدری صحابہ کو پانچ پانچ ہزار، صاحبزادگان حسینؓ و حسنؓ میں سے ہر ایک کو اسی قدر۔ امّہات المومنین میں سے ہر ایک کو دس ہزار اور حضرت عائشہ صدیقہ کو 12 ہزار درہم سالانہ ملتے تھے۔ باوجود اس قدر دولت کے یہ لوگ دل کے غریب، فیاض اور دین کے پابند تھے۔

ان علوم و فنون کے علاوہ جن کی شہادت معروف علوم اور اعلیٰ عمارتیں دہلی و غرناطہ و قرطبہ میں اور عربی عبارتیں انگلستان کے محلّات پر (کرسٹل پیلس برائٹن وغیرہ) پیش کرتی ہیں۔ مسلمان سپاہی فنون جنگ اور میدان جنگ میں اپنی سادگی کے باوجود دماغی لحاظ سے بھی ممتاز تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کہیں 40 صندوقوں میں جانباز سپاہی بند کردیئے جاتے ہیں اور جب مال غنیمت سمجھ کر دشمن ان کو قلعہ میں لے جاتا ہے تو صندوق توڑ کر موقعہ شناس بہادر باہر نکل پڑتے ہیں اور اللہ اکبر کہہ کر قلعہ کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ کہیں مسیحی کا بھیس بدل کر تدبیر سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ کہیں ایسی ہوشیاری و کرتب دوزی سے کام لیتے ہیں جیسے حلب کا محاصرہ تھا۔ فصیل کا توڑنا یا اس پر چڑھنا محال ہورہا تھا۔ تب سردار لشکر اسلام نے تمام سپاہ کو مخاطب کرکے تدبیر پوچھی اور خواہش ظاہر کی کہ کوئی صاحبِ تدبیر بہادر اس شہر پناہ کو تسخیر کرے۔ اس پر ایک جری قدآور جسیم و شہزور عرب نے اپنے تئیں پیش کیا اور سات مددگار طلب کئے۔ رضاکاروں کی کہاں کمی تھی۔ آٹھوں مجاہدین روانہ ہوئے۔ بکریوں کی کھالیں اوڑھ لیں، منہ میں سوکھی روٹی پکڑ لی۔ چاروں ہاتھ پاؤں پر اس طرح چلتے گئے اور روٹی کی ایسی آواز نکالی کہ مسیحی پہرہ دار سمجھے کتّے جارہے ہیں۔ دیوار کے پاس پہنچ کر لیڈر بیٹھ گیا اور ساتوں بہادروں کو اوپر نیچے اپنے کندھوں پر بٹھالیا اور ایک ایک کرکے پہلے ساتوں اور بعد میں آٹھواں کھڑا ہوگیا۔ اس طرح اوپر کا جوان دیوار پر چڑھ گیا۔ پہلے عمامہ پھینکا، پھر ایک ایک نے عمامے کو جوڑا اور اوپر کھینچ لیا گیا۔ پہلے پہرہ داروں کو زیر کیا اور شہر کے دروازے کھول دیئے۔ فتح کا آغاز ہوا۔

یہ ہے نقشہ زمانہ خلافت کا اور اس کے بعد کا۔ جس کی نسبت ایک دشمنِ اسلام مؤرخ کہتا ہے ’’جائے حیرت ہے کہ جو شخص بھی ایک دفعہ اسلام لایا خواہ وہ شمشیر کے ذریعہ ہی لایا ہو جو کہ اسلام کا خاص حربہ تھا۔ وہ پھر ایسا ایمان دار ہوا کہ اس نے اپنے نئے مذہب کے لئے ہر طرح قربانی کی اور مرتد نہیں ہوا۔‘‘ (تاریخ اس کی بہت مثالیں پیش کرتی ہے)۔

خدا نے ہم کو وعدہ دیا ہے کہ کُل ادیان پر دین غالب ہوگا۔ خلافت پھر سے ہم میں موجود ہے۔ تاریخ کا وہ زمانہ عود کررہا ہے جو فتوحات میں بےنظیر تھا۔ ضرورت ہے کہ ایمان کی نعمت سے مالامال ہونے کے بعد تنظیم کی برکت سے ایثار کرتے ہوئے زمانہ خلافت کا ہر مرد اور ہر عورت اور ہر نوجوان نمونہ بن جائیں۔ اور فرطِ محبت سے تجربہ کی بِنا پر ہم یہی کہتے ہیں ؎

ہے عدو کے ہاتھ میں تیغ وسناں تیر وتفنگ
ہاتھ میں اپنے بجز تیرِ دعا کچھ بھی نہیں
مطلع مغرب سے چمکا نیّر نصف النہار
آنکھ کھولو منکرو اب بھی گیا کچھ بھی نہیں

اور درج ذیل شعر جو مسیح موعود کی آمد اور خوشخبری اور ایک بار پھر سے مایوسی میں آس اور ناامیدی میں امید کی جھلک پر دال ہے:

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
May 11, 2018 – May 17, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday May 11, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 1-50.
00:35 Dars-e-Hadith
00:55 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 71.
01:25 Convocation Jamia Ahmadiyya Germany 2016
02:30 In His Own Words
03:00 Spanish Service
03:35 Khazain-ul-Mahdi
04:05 Tarjamatul Qur'an Class
05:05 The True Concept Of Khilafat
05:45 Islami Mahino Ka Ta'aruf
06:00 Tilawat: Surah Yoonus, verses 35-48.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 72.
07:00 Beacon Of Truth: Recorded on May 6, 2018.
08:00 Pakistan National Assembly 1974
09:00 Huzoor's Interviews By The German Media 2017
09:20 History Of Cordoba
09:55 In His Own Words
10:25 Food For Thought
10:55 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30 Tilawat [R]
13:45 Noor-e-Mustafwi
14:05 History Of Cordoba [R]
14:30 Shotter Shondhane
15:30 Pakistan National Assembly 1974 [R]
16:30 Friday Sermon [R]
17:40 Noor-e-Mustafwi [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 51-99.
18:35 Beacon Of Truth [R]
19:30 Huzoor's Interviews By The German Media 2017
19:50 Food For Thought [R]
20:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Friday Sermon [R]
22:45 Noor-e-Mustafwi [R]
23:00 Pakistan National Assembly 1974

Saturday May 12, 2018

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:45 Masjid Mubarak Rabwah
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Huzoor's Interviews By The German Media 2017
01:50 Food For Thought
02:30 In His Own Words
03:05 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon
05:00 Noor-e-Mustafwi
05:30 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00 Tilawat: Surah Yoonus, verses 49-62.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 28.
07:10 Aao Urdu Seekhein
07:30 Open Forum
08:05 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on May 11, 2018.
10:10 In His Own Words
10:45 Dua-e-Mustaja'ab
11:10 Indonesian Service
12:15 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:15 Khazain-ul-Mahdi
15:45 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper)
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel [R]
18:05 World News
18:25 Tilawat
18:40 Aao Urdu Seekhein [R]
19:00 Open Forum [R]
19:35 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on June 14, 2014.
21:00 International Jama'at News [R]
21:55 Khazain-ul-Mahdi [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:50 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper) [R]

Sunday May 13, 2018

00:00 World News
00:25 Tilawat
00:40 Khilafat Turning Fear Into Peace
00:55 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
02:30 In His Own Words
03:05 Aao Urdu Seekhein
03:25 Open Forum
04:00 Friday Sermon
05:10 Khazain-ul-Mahdi
05:50 Khilafat Turning Fear Into Peace
06:00 Tilawat: Surah Yoonus, verses 63-75.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 72.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on May 12, 2018.
08:35 Roots To Branches
09:05 Bustan Waqfe-Nau
10:30 Ilmul Abdaan
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on May 11, 2018.
14:10 Shotter Shondhane
15:15 Bustan Waqfe-Nau [R]
16:20 In His Own Words [R]
16:55 Freedom Of Speech
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 33-75.
18:35 Story Time
19:00 Islamic Jurisprudence
19:55 Bustan Waqfe-Nau [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:35 Freedom Of Speech [R]
22:15 A Brief History Of Denmark
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Roots To Branches [R]

Monday May 14, 2018

00:10 World News
00:30 Tilawat
00:45 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Bustan Waqfe-Nau
02:35 In His Own Words
03:10 Freedom Of Speech
03:55 Friday Sermon
05:00 Ilmul Abdaan
05:35 Roots To Branches
06:00 Tilawat: Surah Yoonus, verses 76-90.
06:20 Al-Tarteel: Lesson no. 28.
07:00 Rencontre Avec Les Francophones
08:05 Blessings And Importance Of Ramadhan
09:00 Inauguration Of Baitul Samad Mosque: Recorded on August 21, 2017.
10:10 Aao Urdu Seekhein
10:30 Swahili Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on December 1, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:20 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Inauguration Of Baitul Samad Mosque [R]
16:15 Aao Urdu Seekhein [R]
16:35 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat
18:30 Swedish Service: Stoppa Krisen
19:05 Blessings And Importance Of Ramadhan [R]
20:00 Inauguration Of Baitul Samad Mosque [R]
21:10 Islami Mahino Ka Ta'aruf
22:00 The Review Of Religions
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)

Tuesday May 15, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Al-Tarteel
01:20 Inauguration Of Baitul Samad Mosque
02:30 Kasre Saleeb
03:00 International Jama'at News
03:55 Rencontre Avec Les Francophones
05:00 Aao Urdu Seekhein
05:20 Blessings And Importance Of Ramadhan
06:00 Tilawat: Surah Yoonus, verses 91-104.
06:15 Dars-e-Ramadhan
06:25 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
06:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 201.
07:50 Story Time
08:15 MTA Travel
08:45 Question And Answer Session: Recorded on October 22. 1995.
09:50 In His Own Words
10:20 Blessings And Importance Of Ramadhan
11:05 Indonesian Service
12:05 Tilawat [R]
12:20 Dars-e-Ramadhan [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on May 11, 2018.
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Bustan Waqfe-Nau
16:15 Beacon Of Truth: Recorded on May 13, 2018.
17:00 Maidane Amal Ki Kahani
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Maryam, verses 23-99.
18:35 Rah-e-Huda: Recorded on May 12, 2018.
20:10 Bustan Waqfe-Nau [R]
21:10 In His Own Words [R]
21:45 MTA Travel [R]
22:15 Liqa Ma'al Arab [R]
23:15 Maidane Amal Ki Kahani [R]

Wednesday May 16, 2018

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:40 Dars-e-Ramadhan
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Bustan Waqfe-Nau
02:20 Rishta Nata Ke Masa'il
02:35 Beacon Of Truth
03:30 Liqa Ma'al Arab
04:30 Story Time
05:05 An Introduction To Ahmadiyyat
06:00 Tilawat
06:10 Dars-e-Ramadhan
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 28.
07:00 Question And Answer Session: Recorded on February 16, 1997.
08:00 Kuch Yaadein Kuch Baatein
09:00 Huzoor's Address To German Guests: Recorded on June 14, 2014.
09:35 Masjid-e-Aqsa Rabwah
09:55 In His Own Words
10:30 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:10 Dars-e-Ramadhan [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on May 11, 2018.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Huzoor's Address To German Guests [R]
16:00 In His Own Words [R]
16:35 Hazrat Umar Farooq (ra)
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Taa Haa, verses 1-83.
18:35 French Service: Horizons d'Islam
19:30 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00 Huzoor's Address To German Guests [R]
20:40 In His Own Words [R]
21:15 Hazrat Umar Farooq (ra) [R]
22:00 Question And Answer Session [R]
23:05 Blessings Of Ramadhan

Thursday May 17, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Ramadhan
00:55 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Address To German Guests
02:25 In His Own Words
03:00 Kuch Yaadein Kuch Baatein
04:00 Question And Answer Session
04:55 Tasheez-ul-Azhan
05:15 Hazrat Umar Farooq (ra)
06:00 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 62-97.
06:45 Dars-e-Ramadhan
07:05 The First Ashra Of Ramadhan
07:25 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:50 Beacon Of Truth: Recorded on January 21, 2018.
08:40 In His Own Words
09:15 Dars-ul-Qur'an: Recorded on April 6, 1991.
10:55 Japanese Service
11:30 Khazain-ul-Mahdi
12:00 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 98-142.
13:00 Friday Sermon: Recorded on May 11, 2018.
14:05 Beacon Of Truth [R]
14:55 In His Own Words
15:30 Persian Service
16:00 Friday Sermon [R]
17:05 Hijrat
17:40 World News
18:00 Live Nashr-e-Ramadhan
18:55 Tilawat
20:00 The First Ashra Of Ramadhan [R]
20:25 Open Forum
21:00 Khazain-ul-Mahdi
21:30 Dars-ul-Qur'an [R]
23:10 Tilawat

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org
Vol 25 Friday 11 May 2018 Issue No. 19

مالی (مغربی افریقہ) میں گیارھویں کامیاب جلسہ سالانہ 2018ء کا بخیروخوبی انعقاد

700 سعید روحوں کی اسلام احمدیت میں شمولیت اور کلمہ توحید کا اقرار۔ نیشنل ٹیلی ویژن سمیت 2 ٹیلی ویژنز اور 2 اخبارات 2 ایف ایم ریڈیوز کے نمائندوں کی شرکت۔ 12578 احباب کی شرکت۔ متعدد ممالک بشمول آئیوری کوسٹ، گھانا، برکینافاسو، نائیجر اور ٹوگو سے مہمانوں کی آمد۔ حدیقۃ المہدی میں مسجد نُور کا بابرکت افتتاح۔ علمائے سلسلہ کی تقاریر۔ معززین کی شمولیت اور جماعت کی مساعی کی تعریف۔

(رپورٹ: بلال ناصر۔ مبلغ سلسلہ باماکو۔ مالی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالی کو 30، 31 مارچ و یکم اپریل 2018ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنا گیارھواں جلسہ سالانہ بخیروخوبی منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

پریس کانفرنس

24 مارچ 2018ء کو سنٹرل مشن ہاؤس میں باماکو میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ پریس کانفرنس میں ایک ٹی وی، 6 ریڈیوز، 6 اخبارات اور 1 آن لائن اخبار کے نمائندے شامل ہوئے۔ پریس کانفرنس کے شاملین کو جماعت احمدیہ و جلسہ سالانہ کا تعارف کروایا گیا اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے بریفنگ دی گئی۔ پروجیکٹر کے ذریعہ تعارف جماعت احمدیہ وجلسہ سالانہ پر مبنی پروگرام پیش کیا گیا اور آخر پر صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات اور کمیٹی کا قیام

جلسہ سالانہ کے انتظامات کی بہتر انجام دہی کے لئے جماعتی روایات کے مطابق جلسہ سے تین ماہ قبل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور جلسہ سالانہ تک اس کمیٹی کی میٹنگز کا انعقاد کیا جاتا رہا جس میں کمیٹی ممبران کو ہدایات دینے کے ساتھ ساتھ ان کے کام کا جائزہ بھی لیا جاتا رہا۔ امسال جلسہ سالانہ حضور انور کی اجازت سے ''حدیقۃ المہدی'' (جلسہ گاہ مالی)، جو کہ کولیکورو میں واقع ہے، میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کی تیاری کے سلسلہ میں بھرپور طریق پر وقار عمل کروائے گئے۔ امسال جلسہ سے قبل ایک مثالی وقار عمل ہوا جس میں مالی کے تمام ریجنز سے خدام وانصار شامل ہوئے اور جلسہ گاہ میں ٹائلٹس اور سٹیج کی تعمیر کی گئی۔ نیز مختلف کاموں کی انجام دہی کے لئے مالی کے مختلف ریجنز سے تقریباً 90 خدام جلسہ سالانہ سے 4 روز قبل ہی حدیقۃ المہدی میں پہنچ گئے اور بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ وقار عمل اور جلسہ کی تیاریوں میں حصہ لیا۔

جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے مارکیز کے علاوہ مرکزی دروازے اور مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ کے داخلی راستوں پر خوبصورت دروازے ڈیزائن کر کے نصب کئے گئے۔ اوران پر محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں، خوش آمدید، 'اسلام کا مطلب امن محبت بھائی چارہ' کی تحریریں لکھی گئی تھیں۔ گزشتہ سال کی نسبت مردانہ وزنانہ مارکیز کو وسیع بھی کیا گیا۔

مرکزی نمائندہ اور دیگر وفود

امسال جلسہ سالانہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مشنری انچارج فرانس، مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ، مکرم شاکرمسلم ناصرصاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجر، مکرم عرفان احمد ظفر صاحب صدر جماعت ومشنری انچارج ٹوگو اورمکرم شرف الدین صاحب مشنری گھانا ہمسایہ ممالک سے جلسہ سالانہ مالی میں شامل ہوئے۔

جلسہ گاہ کی تیاری کا جائزہ

مؤرخہ 29 مارچ 2018ء بروز جمعرات مکرم امیر صاحب مالی نے بعض مہمانوں کے ساتھ جلسہ گاہ کا وزٹ کیا اور جلسہ گاہ کی تیاری کا جائزہ لیا۔ وزٹ کے بعد مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے منتظمین کو نصائح کیں اور معزز مہمانوں نے کارکنان کی کوششوں کی تعریف کی اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔

مہمانان کی آمد

مالی رقبہ کے لحاظ سے ایک وسیع ملک ہے۔ آمدورفت کے ذرائع محدود اور اچھے نہ ہونے کی وجہ سے بعض علاقوں سے جلسہ سالانہ میں آنے کے لئے مہمانان کو بہت دقت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور بہت لمبا سفر طے کرنا پڑتا ہے۔ دور کے ریجنز سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جلسہ سے ایک روز قبل ہی بروز جمعرات شروع ہو گیا تھا اور جلسہ کے دن تک مہمانوں کی آمد کا یہ سلسلہ جاری رہا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

تقریب لوائے احمدیت

جلسہ سالانہ کے پہلے دن پہلے سیشن سے قبل شام چار بجے لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ لوائے احمدیت مرکزی نمائندہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب اور مالی کا قومی پرچم مکرم ظفر احمد بٹ صاحب امیر جماعت احمدیہ مالی نے لہرایا۔ اس کے بعد دعا کروائی گئی اور دعا کے بعد جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ الحمدللہ امسال جلسہ سالانہ کے تینوں دن لوائے احمدیت کو پروٹوکول دیا گیا اور خدام تینوں دن یونیفارم کے ساتھ ڈیوٹی دیتے رہے۔

پہلا سیشن

پہلے اجلاس کی صدارت مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ منیب احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی اور بعد میں اس کا لوکل زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم عبدالقادر صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدازاں مکرم محمد داؤ صاحب افسر جلسہ سالانہ نے تمام مہمانان کو جلسہ میں

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں